ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی، اگست ۲۰۱۵ء

یوگا کی مخالفت کتنی صحیح کتنی غلط

دنیا کے عجائب وغرائب ایک مفید سلسلہ

یوگا۔ شریعت کی نظر میں

RS.25/=

عاطف ہاشمی

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی، اگست ۲۰۱۵

یوگا کی مخالفت کتنی صحیح کتنی غلط

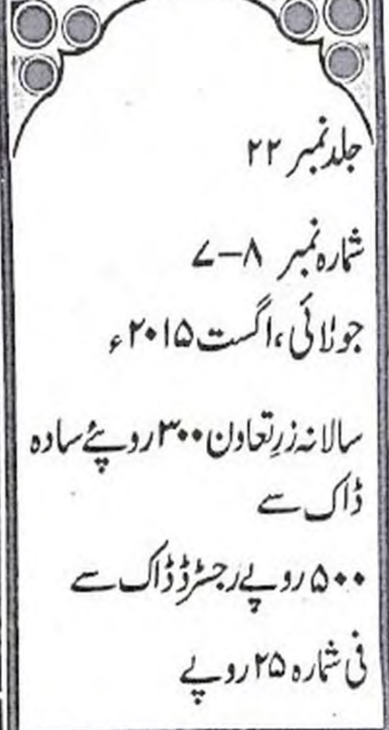
دنیا کے عجائب وغرائب ایک مفید سلسلہ

یوگا۔ شریعت کی نظر میں

RS.25/=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



جلد نمبر ۲۲

شمارہ نمبر ۸-۷

جولائی، اگست ۲۰۱۵ء

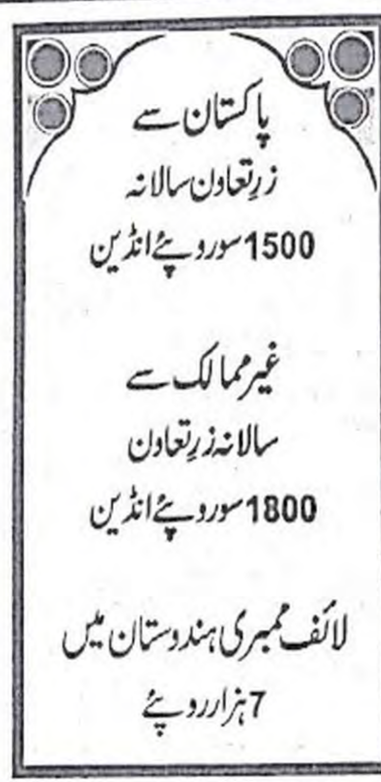
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے

۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۵ روپے



ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند



پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992



پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786



آفس ہاشمی روحانی مرکز
Ph: 09359882674, 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

یوگا کی مخالفت - کتنی صحیح کتنی غلط؟

یوگا وندے ماترم اور سوریہ نمسکار جیسی باتوں نے ملک کی سیاست میں ایک طرح کی ہلچل پیدا کردی ہے اور یقیناً ان باتوں سے مسلمان بھی متاثر ہوا ہے۔ مسلمان فرقہ پرستوں کی اس گندی ذہنیت کو محسوس کرتا ہے، جو مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے نت نئے جال بنتی ہے اور اس ملک میں مسلمانوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی۔ اس گندی ذہنیت نے ہزاروں بار اس ملک میں فرقہ وارانہ فساد کرا کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے اور اس ملک کے اندھے قانون نے ہر بار صرف معصوم لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور کھلے عام عدل وانصاف کا قتل عام کیا ہے۔ انصاف کی بات کرنے والا اگر ہندو بھی ہوا تو اس کو بھی ختم کرکے ہی چھوڑا۔ مہاتما گاندھی کا قتل اور کرکرے کی موت اس کا واضح ثبوت ہیں۔

مودی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس ملک میں اچھے دن لائیں گے، بے روزگاروں کو روزگار دیں گے، مہنگائی کو ختم کریں گے اور عوام کے اندر نابرابری کا جو کرب بکھرا ہوا ہے اس کا ملیامیٹ کریں گے، وہ سوا سو کروڑ لوگوں کی باتیں بناتے ہوئے ہیروشپ لینے میں کامیاب ہوئے لیکن ان کو ان کے ہی چاہنے والوں نے کچھ کرنے نہیں دیا۔ ان کے وعدے ہوائی ثابت ہوئے، وہ ہر محاذ پر ناکام ہیں، انہیں غیر ملکی اسفار سے فرصت نہیں ہے جب کہ ان کا ملک اس زبردست انتشار اور اضطراب کا شکار ہے۔ اس ملک کا ایک ایک بچہ اچھے دنوں کی تلاش میں ہے، نئی نسل کو عمل چاہئے اور ہمارے وزیراعظم کے پاس لچھے دار باتوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ان کی صفوں میں انتشار پھیل چکا ہے، وہ اس ملک کو تو کیا سنبھالیں گے ان سے تو ان کی اپنی پارٹی ہی نہیں سنبھل رہی ہے۔ کئی محاذ پر بغاوت کے آثار نمایاں ہیں، ممکن ہے کہ کسی بھی وقت بھارتیہ جنتا پارٹی سر پھٹول میں مبتلا ہو جائے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریباں کرنے پر مجبور ہوں۔ نریندر مودی ایک شاطر قسم کے انسان ہیں۔ انہوں نے یہ بات محسوس کرلی ہے کہ ان کے غبارے میں سے ہوا نکل رہی ہے، انہیں صاف طور پر یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہار اور یوپی کا الیکشن ان کے دانت کھٹے کردے گا۔ انہیں اپنی امیج کو بچانے کے لئے کوئی حکمت عملی مرتب کرنی ہے، انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ مسلمانوں نے اور بالخصوص مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں نے ان کی مخالفت جتنی شدت کے ساتھ کی تھی اتنی ہی شدت سے ہندو ووٹ ان کے کیمپ میں کھسک گیا تھا۔ ان کی مخالفت کچھ اس انداز سے ہوئی تھی کہ ان کو دل سے نہ چاہنے والے بھی ان کی حمایت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ علماء کی شدید ترین مخالفت نے انہیں ہندوؤں میں ہیرو بنا دیا اور پھر وہ پوری طاقت کے ساتھ ہندوستان کے وزیراعظم بن گئے۔ لیکن کچھ دنوں سے نریندر مودی یہ بات محسوس کر رہے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنے پالے میں سمیٹے رکھنا دشوار ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے سلگتے ہوئے مسئلے کو ہوا دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے جس سے مسلمان تڑپ اٹھے اور متفقہ طور پر ان کی مخالفت کے لئے کمربستہ ہو جائے تاکہ وہ ایک بار پھر ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ رام مندر کا موضوع پھیکا پڑ چکا ہے، لو جہاد، گھر واپسی جیسے نعرے بھی ہندوؤں کو ایک جٹ بنانے میں ناکام ہے۔ اب انہوں نے سوچ سمجھ کر "یوگا" کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ انہیں اندازہ ہے کہ اس مسئلے کی مخالفت مسلمانوں کی طرف سے بھرپور ہوگی اور مسلمان اس کو اپنے مذہب میں دخل اندازی پر محمول کریں گے اور اس کے خلاف شور وغل مچانے پر مجبور ہوں گے۔ نریندر مودی کی قسمت اچھی ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے جو مسلمانوں کا ایک موقر اور متحدہ پلیٹ فارم ہے "یوگا" کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا اعلان کر دیا۔ جب یوگا کے خلاف مسلم پرسنل لاء ماتھ کھڑا ہوگا تو مدرسوں، مسجدوں اور مسلمانوں کے گلی کوچوں میں نریندری مودی کی مخالفت پورے زور شور کے ساتھ ہوگی اور نریندر مودی کی پشت پناہی ہندوستان کا ہندو ایک بار پھر پوری لگن کے ساتھ کرے گا اور نریندر مودی بہار میں ہونے والے الیکشن میں سرخرو ہو جائیں گے اور ان کے بکھرتی ہوئی صفیں ایک بار پھر استوار ہو جائیں گی۔ ہم مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داران کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتے، لیکن اس وقت یوگا کے خلاف جنگ بجا دینا یقیناً حکمت عملی کے خلاف ہوگا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے رہنما اس انتشار کو ختم کرنے کی کوشش کریں جو مسلمانوں میں پھل پھول رہا ہے۔ داخلی انتشار نے ہمیں اس قابل کہاں چھوڑا ہے کہ ہم خارجی حملوں کا مقابلہ کر سکیں۔ جو خاندان خانہ جنگی کا شکار ہو وہ بیرونی لڑائیوں میں کیسے فتح حاصل کر سکتا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کو قائم ہوئے ۴۵ سال سے زیادہ ہو چکے ہیں، وہ آج تک مسلمانوں میں بیداری نہیں پیدا کر سکا۔ نکاح وطلاق کے مسئلے، وراثت اور باہمی حقوق کے معاملات آج بھی کس مپرسی کا شکار ہیں۔ بیٹیوں پر وہ مظالم ہو رہے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ بیٹیاں مائکہ میں بھی ناانصافی کا شکار ہیں اور سسرال میں بھی اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں مولانا ولی رحمانی صاحب اس قوم کی نیا کیسے پار کر سکیں گے جس قوم کی حس ختم ہوتی جا رہی ہے اور جن کے بڑے، بہت کم پیسوں میں برسر عام بک جاتے ہیں اور قوم کو روتی بلکتی چھوڑ کر راجیہ سبھا کی سیٹ وصول کرکے مگن ہو جاتے ہیں۔ سوچیں! خدارا بار بار سوچیں!!

مختلف پھولوں کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

ارشاد ربانی

☆ عورتوں کا بھی تم پر ایسا ہی حق ہے جیسا تمہارا حق عورتوں پر ہے۔

☆ اہل ایمان کے دل اللہ کی یاد سے سکون پاتے ہیں۔ خبردار ہو کہ دلوں کا چین اللہ کے ذکر ہی میں ہے۔

☆ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ۔

☆ والدین، رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے نیک سلوک کرو۔

☆ بے شرمی کی باتیں کھلی ہوں یا چھپی ان کے پاس تک نہ پھٹکو۔

☆ ناحق سرکشی نہ کرو۔

☆ ناشکری نہ کرو۔

☆ فضول خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

☆ خدا کی یاد عظیم ترین شے ہے۔

☆ کان، آنکھ، دل، سب کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

☆ اللہ ہی تمہارا مالک ہے اور وہ سب سے اچھا مددگار ہے۔

+++++++++++++

☆ خدا کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو نیکوکار ہے۔

☆ ہم میں ہر فرد مواقع کی تلاش میں رہتا ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ آپ عمر بھر دروازے کو دیکھتے رہیں اور اسے کھولنے کی کوشش نہ کریں۔

+++++++++++++

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس اقراع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ اقراع رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے تو دس لڑکے ہیں، میں نے تو کبھی ایک کو بھی نہیں چوما تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا!"

"جو شخص رحم نہ کرے اس پر (اللہ کی طرف سے بھی) رحم نہیں کیا جائے گا۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے۔ اس ایک حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے کو اپنا سم نہیں لگنے دیتی، اسے اٹھالیتی ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

اعمال

☆ توبۃ النصوح اس کا نام ہے کہ برے عمل سے اس طرح توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہیں کرے گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ جب تو کسی سے احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر۔ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

☆ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر

ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ اگر کسی نے تیری ایذا کے لئے راستے میں کانٹے رکھے تو اسے راستے سے ہٹادے۔ اگر تو نے بھی اس کے جواب میں اس کے راستے میں کانٹے رکھے تو پھر تمام دنیا میں کانٹے ہی کانٹے ہو جائیں گے۔ (حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ)

☆ اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ جگہ بناؤ، جیسے برائیوں کے لئے بناتے ہو۔

زاویۂ نگاہ

☆ وقت سے پہلے کبھی ارادے کا اظہار نہ کرو۔ (جان سلڈن)

☆ دیوار کا ہر پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو، اپنی قیمت رکھتا ہے۔ (لانگ فیلو)

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)

☆ تقلید سے کبھی کوئی عظیم نہیں ہوتا۔ (جانسن)

☆ اگر غرور علم ہوتا تو اس کے سند یافتہ بہت ہوتے۔ (ہربرٹ اسپنسر)

☆ کسی نے ایک ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ "مخلص کون ہے؟" فرمایا۔ "مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جیسے برائیوں کو چھپاتا ہے۔

پوچھا۔ "اخلاص کی غایت کیا ہے؟"

فرمایا۔ "لوگوں کی جانب سے کی جانے والی تعریف کو پسند نہ کرو۔"

حضرت معروف کرخیؒ کے اقوال

☆ اگر صاحب بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اسے قبول نہ کرو۔

☆ درویش وہ ہے کہ جو کسی چیز کی طمع نہ کرے جب بے طلب لائے تو منع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

☆ عقل مند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اول روز وہی کرے جو کہ وہ تیسرے روز کرے گا۔

☆ شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔

☆ جس طرح تو برائی کو ناپسند کرتا ہے اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بھی بچا۔

☆ شیطان کو سب سے پیارا بخیل مسلمان، ناپسند گنہگار سخی ہے۔

زریں اقوال

☆ سب سے بڑا خطاوار وہ شخص ہے جو دوسروں کی برائیاں بیان کرتا پھرے۔

☆ دوسروں کی بدخواہی چاہنے والا انسان دنیا میں کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔

☆ وہ لقمہ سب سے زیادہ حلال اور طیب ہے جو اپنی محنت سے کما کر کھایا جائے۔

☆ حیا کی کشش حسن سے زیادہ حسین ہوتی ہے۔

☆ غصہ سے جہالت پیدا ہوتی ہے اور جہالت سے حافظہ کمزور

ہو جاتا ہے۔

☆ بزدل انسان موت آنے سے پہلے ہی کئی بار مر چکا ہوتا ہے، لیکن بہادر انسان صرف ایک ہی بار مرتا ہے۔

☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے، ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سو جھوٹ اور بولنے پڑتے ہیں۔

☆ آنکھ دل کا دروازہ ہے، اس کی حفاظت کرو، کیوں کہ تمام آفات اسی راہ سے داخل ہوتی ہیں۔

☆ شیشہ توڑنے سے پہلے سوچئے کہ اس کی کرچیاں آپ کے ہاتھوں کو زخمی کر سکتی ہیں۔

نمونہ

ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے زندگی کانچ کا پیالہ نہیں جو ایک جھٹکے سے ٹوٹ جائے وقت کی ساری اذیتیں بھی اس میں بھر دیں گے تو بال تک نہ آئے گا اس لئے کہ موت وزیست کی لگام عرش پر بیٹھے ہوئے مولا کے ہاتھ میں ہے۔ حالات کی گرفت کتنی ہی تنگ کیوں نہ ہوں ہم تن سے سانس کا رشتہ منقطع نہیں کر سکتے، ہاں اتنا ضرور کر سکتے ہیں کہ ان اذیتوں کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں کیوں کہ اس کے سوا چارہ نہیں ہے۔

تکلیف

حضرت سفیان ثوریؒ اکثر اس بات پر زور دیتے کہ لوگوں سے واقفیت کم کرو، کیوں کہ ان کی واقفیت میں سوائے نقصان کے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا اور انسان کو ہمیشہ تکلیف واقف سے ہی پہنچتی ہے، اجنبی سے نہیں۔

حقیر جاننا

حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی۔ "اے بیٹے! تو حلال کی کمائی کے ذریعہ فقر سے بچ، کیوں کہ جو محتاج ہوتا ہے اس پر تین آفتیں آتی ہیں۔ دین میں ضعف، عقل میں کمی اور مروت کی معدومی، یہ تمام مصیبتوں سے بڑھ کر ہے اور ان تینوں سے بڑھ کر لوگوں کا مفلس کو حقیر جاننا۔

میری ڈائری سے

☆ جب پیسہ بولتا ہے تو سچائی خاموش ہو جاتی ہے۔

☆ ایک بے وقوف ہی ایک گڑھے میں دو بار گرتا ہے۔

☆ وہ رزق کی فراخی جس میں شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔

☆ مصیبت میں بے صبری مصیبت ہے۔

☆ تین آدمی تین موقعوں پر پہچانے جاتے ہیں۔ "بہادر" لڑائی کے وقت "دانا" غصے کے وقت اور "دوست" حاجت کے وقت۔

☆ خواب میں اونچی اڑانیں بھرنے سے زندگی کی پستیاں تو ختم نہیں ہوتیں۔

☆ پیغمبر کے بعد سب سے بڑا رتبہ والدین اور استاد کا ہے۔

زندگی اے زندگی

☆ زندگی ایک ایسا نغمہ ہے جس کی فرمائش کی جائے تو دوبارہ نہیں چلتا۔

☆ زندگی ایک ایسا کھیل ہے جس میں جوں ہی کھلاڑی کو کھیل کی سمجھ آتی ہے اسے ریٹائرڈ کر دیا جاتا ہے۔

☆ زندگی کی گاڑی میں فالتو ٹائر نہیں ہوتا، پنکچر ہو گئی تو منزل آ گئی۔

☆ زندگی کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ وہ ہم سے صرف ایک بار روٹھتی ہے۔

☆ زندگی کی گلی میں ٹریفک یک طرفہ ہے آپ جا سکتے ہیں، واپس نہیں آ سکتے۔

☆ زندگی کی مشکلات گھاس کی مانند ہوتی ہیں، اگر ان پر توجہ نہ دی جائے تو بڑھنے لگتی ہیں۔

عظیم لوگ، عظیم باتیں

☆ سورج اور سورج مکھی کے حیرت انگیز تعلق میں کتنا گہرا راز پوشیدہ ہے۔ (بلیک)

☆ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے قتل کرنے والا کوئی ہتھیار ایجاد نہیں کیا۔ (ایڈیسن)

☆ آزادی صحافت میں جھوٹ بولنے کی آزادی نہیں ہے۔ (پاک)

☆ ہماری نفرت ہمارے دشمنوں کو کم اور ہمیں زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ (پلیٹ سن)

مہکتی کلیاں

☆ میں اپنے حریفوں میں اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ چار منٹ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے لیکن میں اس تھوڑے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت سے بہ خوبی واقف ہوں۔ (نپولین)

☆ جس کے پاس مضبوط قوت ارادی ہے وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق بناتا ہے۔ (گوئٹے)

☆ آدمی کی زندگی کا بہتر حصہ وہ ہے جس میں وہ اچھے کام کر کے بھول چکا ہوتا ہے۔ (ورڈز ورتھ)

☆ ایک کنجوس آدمی کی ذخیرہ اندوزی کا وہی حال ہوتا ہے جو شہد کی مکھیوں کے چھتے کا، محنت مکھیاں کرتی ہیں جب کہ شہد آدمی حاصل کرتا ہے۔

☆ غصہ ہمیشہ حماقتوں سے شروع ہوتا ہے اور ندامتوں پر ختم۔ (ارسطو)

☆ خاموش رہنا اور بے وقوف شمار ہونا، بول کر تمام شبہات کو دور کرنے سے بہتر ہے۔ (برنارڈ شاہ)

☆ ماں کا دل ایک ایسا بینک ہے جہاں ہم اپنی تمام پریشانیاں اور دکھ جمع کرا دیتے ہیں۔ (ڈی وٹ ٹاکیج)

کرن کرن روشنی

☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں کر سکتی۔

☆ جھوٹ کا سہارا کبھی مت لو، کیوں کہ سچ ہر جھوٹی چیز سے نقاب اتار پھینکتا ہے۔

☆ آزمائے ہوئے کو آزمانا بے وقوفی ہے۔

☆ زندگی کچھ پانے اور کچھ کھونے کا نام ہے۔

☆ دوست کو پر خلوص محبت دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ زبان سے دوست کو دشمن، دشمن کو دوست بنایا جا سکتا ہے۔

☆ جن لوگوں کے خیالات اچھے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ ملازم کو راز بتانا اسے آقا بنانا ہے۔

☆ شیر بھوکا مر جائے گا مگر کسی کا جھوٹا کھانا پسند نہیں کرے گا۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ آپ کے ساتھ اچھی گاڑی میں سواری کرنے کے لئے بہت سے لوگوں کی خواہش ہوگی مگر آپ کی زندگی میں کوئی ایسا شخص ہے جو گاڑی خراب ہونے پر آپ کے ساتھ بس میں سفر کر سکے۔

☆ بیماری نے دولت سے کہا تم کتنی خوش نصیب ہو کہ ہر کوئی تمہاری تمنا کرتا ہے اور میں کتنی بدنصیب ہوں کہ ہر کوئی مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ دولت بولی خوش نصیب تو تم ہو کہ جب تم آتی ہو تو لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں، میری بدنصیبی کہ مجھے پا کر لوگ اللہ کو بھول جاتے ہیں۔

منتخب اشعار

اپنا تو کام ہے کہ جلاتے چلو چراغ
رستے میں خواہ دوست یا دشمن کا گھر ملے

☆

اس کے دشمن ہیں بہت آدمی وہ اچھا ہوگا
وہ بھی میری طرح شہر میں تنہا ہوگا

☆

خدا کی دین ہے جس کو نصیب ہو جائے
ہر اک دل کو غم جاوداں نہیں ملتا

☆

ملی ہے زخموں کی سوغات جس کی محفل سے
اسی کے ہاتھ میں مرہم ہے کیا کیا جائے

☆

اک عمر تک احساس کے شعلوں میں تپا ہوں
تب جا کے غم زیست کو پہچان سکا ہوں

☆

روز کہتا ہوں بھول جاؤں تجھے
روز یہ بات بھول جاتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ کا قرب تمام پریشانیوں کا حل

موجودہ دور میں انسانوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا ہے یہ ناقابل بیان حقیقت ہے۔جس کو دیکھو کسی بیماری،پریشانی یا کسی مصیبت میں مبتلا نظر آتا ہے۔فی زمانہ کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جس کو کوئی نہ کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو۔ان سب مسائل کی وجہ ہے انسان کا خود پر اور اللہ کی ذات پر کامل یقین نہ ہونا۔اللہ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی رشد وہدایت کا بندوبست بھی کردیا،کوئی مسئلہ ایسا نہیں بنایا جس کا حل پہلے سے موجود نہ ہو،پھر کیا وجہ ہے کہ میں ہر طرف لاتعداد مسائل کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔اگر انسان اللہ کا قرب حاصل کرلے تو یقیناً کوئی مسئلہ باقی نہیں رہے گا،کیا وجہ ہے کہ ہم دعائیں مانگتے ہیں لیکن ان دعاؤں کو قبولیت کی سند نہیں ملتی۔قرآنی آیات میں ہر بیماری کے لئے شفا موجود ہے،مگر کیا وجہ ہے کہ انسان کو اس کے پڑھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔وجہ صرف یہ ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں لیکن صدق دل سے نہیں،قرآن پڑھتے ہیں لیکن خلوص دل کے ساتھ نہیں،پورے یقین کے ساتھ نہیں۔تب ہی تو ہماری زبانوں میں تاثیر نہیں رہی،کیوں کہ ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں محض اپنے فائدے کے حصول کے لئے نہ کہ اس کے قرب کے لئے۔

حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اللہ کو تین اعمال بہت پسند ہیں،سب سے پہلے شکر پھر دعا اور اس کے بعد استغفار۔یعنی ہم میں سے ہر ایک کو ان تین چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ اس حدیث پاک کا دراصل مفہوم کیا ہے۔

شکر: انسان جب اس دنیا میں آنکھ کھولتا ہے اس وقت سے لے کر اس کے مرنے تک اللہ کی نعمتوں،رحمتوں اور برکتوں کا سلسلہ اس پر جاری رہتا ہے۔کتنی چیزیں اللہ بن مانگے اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے،مگر انسان پھر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔جن چیزوں سے اللہ اپنے بندوں کو محروم کرتا ہے وہ چیزیں انگلیوں کے پوروں پر گنی جاسکتی ہیں،لیکن جو کچھ وہ بن مانگے ہی عطا کرتا ہے اس کا شمار ناممکن ہے،پھر بھی انسان بجائے شکر کرنے کے ان چیزوں کا رونا روتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتیں جب کہ وہ رحیم وکریم رب ہر حال میں اپنا لطف وکرم جاری رکھتا ہے۔

دعا: اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا (سورۂ مومن:۴۰ آیت ۶۰) اللہ نے خود قرآن میں وعدہ کیا ہے اپنے بندوں سے کہ تم مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا،اس کے باوجود انسان بے یقینی کا شکار ہوجاتا ہے کہ معلوم نہیں کہ دعا قبول بھی ہوگی یا نہیں،پھر جب دعا قبول نہیں ہوتی تو اللہ سے شکوہ کرتا ہے،اللہ اپنے بندے کی ہر حاجت کو پورا کرتا ہے،مگر بعض اوقات انسان اپنے لئے کوئی ایسی چیز طلب کر بیٹھتا ہے جو اس کے لئے ٹھیک نہیں ہوتی اور اللہ تو اپنے بندوں کی بہتری سے بہ خوبی واقف ہے،اس لئے دعا کی قبولیت میں تاخیر کرکے اس سے بہتر چیز اپنے بندے کو عطا کردیتا ہے۔انسان کو دعا مانگنے کے ساتھ مکمل یقین بھی رکھنا چاہئے کہ دعا ضرور قبول ہوگی کیوں کہ یہ اللہ کا اپنے بندے سے وعدہ ہے۔دعا دراصل دینے والے کی عطا کو دیکھ کر مانگنی چاہئے کہ وہ اتنا عظیم رب ہے اس کے بس میں کیا نہیں،مکمل یقین کے ساتھ مانگی گئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی،لیکن انسان اس کے برعکس بے یقینی کا شکار ہوجاتا ہے اور یہی وجہ دعا کے نہ قبول ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔

استغفار: انسان اپنی زندگی میں کتنے ہی گناہ کتنی ہی کوتاہیاں کرتا چلا جاتا ہے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں ان گناہوں کا اعتراف کرے یا ان کے لئے توبہ کرے۔صرف ایک ہی دن کا حساب لگایا جائے کہ صبح سے شام تک کتنے گناہ کئے،کتنے لوگوں کا دل دکھایا،کتنے ایسے عمل کئے جو اللہ کو ناپسند ہیں تو یہ فہرست طویل تر ہوتی چلی جائے گی،لیکن انسان گناہ کرتا ہے اور کرتا ہی چلا جاتا ہے،مگر توبہ نہیں کرتا جب کہ اللہ تو توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے کہ کوئی آئے اور مغفرت طلب کرے۔

کسی کتاب میں ایک بہت اچھی بات پڑھی جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ انسان دن میں پانچ مرتبہ بھی خلوص دل سے اللہ کو یاد کرنے

میں جیل وجت سے کام لیتا ہے، لیکن اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ ہردم اس کو یاد رکھے اور اس کو ہر وہ چیز عطا کرے جس کی وہ خواہش کرے اگر ایسا نہیں ہوتا تو انسان کی زبان پر فوراً شکوہ آجاتا ہے۔ یہ بالکل درست بات ہے کہ شکر، دعا اور استغفار کرنے میں تو انسان بے یقینی کا شکار ہوجاتا ہے لیکن شکوہ کرنے سے اس کی زبان نہیں چوکتی۔ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو اللہ کے یہ تین پسندیدہ افعال انجام دیتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس حوالے سے ہر انسان کو اپنا تجزیہ خود کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تو وہ ہے جو انسان کو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے جیسے کوئی ماں اپنے بچے کا برا نہیں چاہ سکتی تو وہ رحیم و کریم رب ہمارا برا کیسے چاہے گا جو ستر ماؤں سے زیادہ مہربان ہے۔ یہ انسان کے اپنے اعمال ہیں جو اس کو اللہ سے دور کرتے ہیں۔ اللہ تو انتظار کرتا ہے کب میرا بندہ میرا شکر ادا کرے اور میں اس کو مزید رحمتوں سے نوازوں، کب مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی جھولی بھر دوں، کب توبہ کرے اور میں اس کی توبہ قبول کرکے اس کے دل کو برائی سے پاک کردوں۔

انسان اللہ کی ذات پر بے یقینی کی وجہ سے اس کے قرب سے محروم رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا میں لاتعداد پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔ اگر انسان صدق دل سے اللہ پر مکمل یقین کرلے اور یہ سوچ لے کہ اللہ ہر پل اس کے ساتھ ہے اور اس کو دیکھ رہا ہے تو وہ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرے گا جب وہ اس حقیقت کو تسلیم کرلے گا کہ اللہ اس کے قریب ہے تو اس کی ہر پریشانی اور بڑی سے بڑی مصیبت خود بخود ختم ہوجائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



دنیا کی مثال ایک شیشہ کی دکان کی سی ہے۔ جس میں ہر طرف شیشے لگے ہوئے ہیں، یہاں ذرا احتیاط سے قدم رکھو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی شیشے کو ٹھیس لگے، اگر ایسا ہوا تو اس بے احتیاطی کا خمیازہ شیشے کے ٹوٹنے کے ساتھ تم کو بھی اٹھانا پڑے گا اور تمہارے تلوے بھی زخمی ہوں گے۔

قسط نمبر ایک

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

آسمان اور اس پورے عالم میں غور وفکر

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ. (سورۂ ق :۶)

"یعنی کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسکو کیسا بنایا اور ستاروں سے اس کو آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں۔"

یا ارشاد فرمایا۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ الخ. کہ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے۔ اگر آپ اس عالم کو غور سے دیکھیں اور فکر وتفکر وسوچ سے کام لیں تو اس کو انسان کے لئے ایک گھر کی طرح پائیں گے جو اس کی تمام ضروریات سے بھرپور ہے۔ ستارے روشن چراغ ہیں جو اس گھر کو روشنی سے جگمگا رہے ہیں اور پہاڑوں کے دامنوں میں جواہر ومعدنیات اس کی ضرورت کے لئے رکھے ہوئے خزانے ہیں۔

یہ رنگارنگ نباتات انسان کی خورد ونوش کی ضروریات کو حل کرنے کے لئے اگائی گئی ہیں۔ یہ حیوانات چرند وپرند اسی انسان کی حاجت روائی کے لئے وجود میں لائے گئے ہیں۔ انسان ان سب اشیاء کا وقتی طور سے مالک بنادیا گیا ہے اور اس کو ان پر تاحیات مالکانہ حقوق دیدیئے گئے ہیں۔

حق سبحانہ نے آسمان کو نیلا رنگ بخشا، چمکیلا اور روشن نہیں بنایا کیوں کہ نگاہ سبز اور نیلے رنگ سے آرام اور سکھ پاتی ہے نیز قوت وطاقت حاصل کرتی ہے۔ اگر آسمان چمک دار ہوتا تو نگاہ کو دکھ پہنچتا، نظر اذیت پاتی۔ انسان جب اس کھلے اور کشادہ آسمان پر نظر ڈالتا ہے تو نفس میں ایک راحت ومسرت پاتا ہے، خصوصاً جب کہ رات کا سماں ہو، ستارے چمک رہے ہوں، چاند اپنی پوری آب وتاب سے عالم پر نور افگن ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سلاطین اپنی نشست گاہوں کی چھتوں کو دل پسند نقش ونگار اور خوش کن بیل بوٹوں سے آراستہ اور پیراستہ کرتے ہیں تاکہ ان کو دیکھنے والا راحت وفرحت محسوس کرے، لیکن اگر کوئی ان چھتوں کو لگاتار دیکھتا ہی رہے تو وہ اپنی مسرت میں یکا یک زبردست کمی پائے گا، البتہ آسمان کی طرف دیکھنے والے کا یہ حال نہیں کیوں کہ کوئی بادشاہ ہو یا رعایا کا ایک فرد بڑا ہو یا چھوٹا جب ناخوشگوار اور ناسازگار حالات سے گھبرا جاتا ہے تو اپنے دل کو آسمان کی پنہائی پر نظر ڈال کر خوش اور مسرور کرلیتا ہے۔ دل کی کدورتوں کو بیک قلم مٹا ڈالتا ہے۔ چنانچہ سنجیدہ حضرات نے اس لئے کہا ہے کہ گھر میں جس قدر آسمان دکھائی دے گا اسی قدر وہ گھر باعث مسرت وفرحت ہوگا، اس میں تسلی اور طمانیت نصیب ہوگی۔

آسمان میں ستارے اور چاند سب سمائے ہوئے ہیں اور آسمان کی گردش سے تمام ستارے حرکت وگردش میں ہیں۔ ان ستاروں سے اہل دنیا راہنمائی پاتے ہیں، ان کی مدد سے اپنی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ آسمان میں نورانی شکل کے راستے بھی ہیں جو مشرق ومغرب ہر جگہ سے دکھائی دیتے ہیں، یہ ایک جگہ قائم اور برقرار ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ راہیں نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے جمع شدہ ستارے ہیں کہ راہ کو گم کرنیوالا ان کی راہنمائی سے راستہ ڈھونڈ نکالتا ہے۔ کہتے ہیں کہ کلام الٰہی "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ" سے یہی آسمانی راہیں مراد ہیں۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ حبک سے مقصود زینت ہے۔

غرض آسمان اپنے بنانے والے کی قدرت کاملہ کا صحیح پتہ دیتا ہے اور صانع حقیقی کا سچا آئینہ دار ہے۔ اس کی ایک ایک چیز بتاتی ہے کہ اس کی خلقت سے خالق حقیقی کا کیا مقصد ہے اور وہ کسی بے پناہ علم کا مالک ہے۔

کہتے ہیں آسمان کو دیکھنے میں دس فائدے ہیں۔

(۱) غم کم ہوتا ہے (۲) وسوسے گھٹتے ہیں (۳) خوف دور ہوتا ہے (۴) اللہ یاد آتا ہے (۵) دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پیدا ہوتی ہے (۶)

برے انکار مٹتے ہیں (۷) سوداویت کی بیماری کو نفع پہنچتا ہے (۸) اشتیاق کو تسلی ملتی ہے (۹) عاشقوں کو سکون ملتا ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا مرکز اور قبلہ بھی بنتا ہے۔

ف: یہ آسمان کا لمبا چوڑا سائبان جو ہم پر چھت کی طرح چھایا ہوا ہے اور ہر رخ سے ہم کو گھیرے ہوئے ہے، یہ اس عالم ظاہری میں اللہ تعالیٰ کی قدرت بے پایاں کا سب سے بڑا مظہر اور اس کی عظمت و رفعت کا سب سے زبردست نمونہ ہے۔ عبرتوں اور نصیحتوں کا یہ مخزن و معدن ہے۔ حکم و اسرار مصالح و منافع کا یہ سرچشمہ اور منبع ہے۔

حضرت امام نے اس کے خصوصی رنگ کی کیا خوب حکمت ظاہر فرمائی کہ اس کا نیلا رنگ آنکھوں کو مرغوب ہے، نظر کو پیارا ہے، دل کو تسلی بخش اور قلب کو راحت رساں ہے۔ پھر آخر بیان میں دس مزید فوائد گنائے جو نہایت دلچسپ اور کارآمد ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مصروف کلام ہوتے تو دوران گفتگو میں بار بار آسمان کو دیکھتے نیز اس طرح بھی آیا ہے کہ جب آپ رات کی پرسکون گھڑیوں میں اپنے مولیٰ کی یاد میں بیدار ہوتے تو سب سے پہلے آسمان پر نظر ڈالتے اور زبان مبارک سے یہ الفاظ ارشاد فرماتے۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا. (یعنی اے ہمارے پروردگار تو نے اس کو بے کار اور بے فائدہ پیدا نہیں کیا) گویا اشارہ فرماتے کہ اس آسمان کی عظمت اس کے خالق بے ہمت کی عظمت و بلندی کی آئینہ دار ہے اور اس کی رفعت اس کے موجد کی رفعت کی نشانی ہے اور انسان سے پرزور تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس کے پیدا کرنے والے کے سامنے جھک جائے اور عبادت کا حق ادا کرے۔ درحقیقت قدرت کی یہ سب کرشمہ سازیاں ہمارے لئے خزینہ اسرار ہیں۔ اگر ان کو دیکھ کر ہم عبرت حاصل نہ کریں تو در پردہ یہ خالق کی قدرت کی سخت ناقدری ہے۔

علامہ طنطاوی آیت وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ. (سورۃ الحجر:۱۶) کی تفسیر کے ماتحت لکھتے ہیں۔ وَهَلْ يَلِيقُ أَنْ يُزَيِّنَ الْمَلِكُ قَصْرَهُ وَلَا يَجِدُ فِي رَعِيَّتِهِ مَنْ يَحْفِلُ لَهُ. معنی، یعنی کیا یہ لائق و مناسب ہے کہ بادشاہ اپنے محل کو زینت و آرائش بخشے۔ لیکن اپنی رعایا میں کسی کو ایسا نہ پائے جو اس کو دیکھ کر سمجھے اور بادشاہ کے شوق و ذوق کی داد دے۔ اس لئے فرمایا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ کہ ہم نے ان کو دیکھنے والوں کے لئے زینت بخشی ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں اور شناخت خداوندی کا اس کو زینہ بنائیں۔ یہ آسمان و زمین یہ پہاڑ و دریا، یہ نباتات و حیوانات سب انسان کے لئے معرفت الٰہی کی درسگاہ ہیں۔ یہ اشیاء اس کے جسم کی پرورش کے اسباب بھی مہیا کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ معرفت الٰہی بہم پہنچا کر اس کی روح کی دیکھ بھال بھی کرتی ہیں اور اس کو سعادت ابدی تک پہنچاتی ہیں۔ ایک جگہ بہت سی کائنات عالم کا ذکر فرما کر آخر میں فرمایا کہ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. یعنی یہ چیزیں ان لوگوں کے لئے شناخت الٰہی کا ذریعہ بنتی ہیں جو عقل اور سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ گویا ان مخلوقات سے خالق کی قدرت کا پتہ نہ لگانا بے عقلی اور ناسمجھی کی کھلی نشانی ہے۔

قسط نمبر: ۴۶

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

دشمنوں کی دشمنی سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص دشمنوں کی زیادتی اور ان کی سازشوں سے پریشان ہو اور انہیں عبرتناک سزا دینے کا متمنی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے۔ کوشش کرے کہ سات دن کے اندر اندر یہ تعداد پوری کرلے۔ انشاء اللہ دشمن کتنے بھی ہوں گے سب تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا.

قوتِ حافظہ کے لئے

طالب علم کا ذہن اور حافظہ قوی کرنے کے لئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پانی پر دم کرے، ۱۹ دن تک پلائیں، انشاء اللہ ذہن اور حافظہ قوی ہو جائے گا۔ سوچ فکر میں وسعت پیدا ہوگی، جو بھی پڑھے گا یاد رہے گا۔ اس عمل کو روزانہ نماز فجر کے بعد کریں تو بہتر ہے۔

کثرتِ ثواب کے پانچ عمل

نبی آخر الزماں محمد ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی! روزانہ پانچ کام کرکے سویا کرو:

۱- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو ۲- ایک قرآن پڑھا کرو۔

۳- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو ۴- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے سوا کرو

۵- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو امر محال ہے۔ یہ میں کیسے کر سکتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ۱- چار مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ کرنے کے برابر ہوگا۔

۲- دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سویا کرو، اس کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہوگا۔

۳- دس مرتبہ استغفر اللّٰہ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ملے گا۔

۴- ۴ مرتبہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

۵- باوضو سویا کرو، جنت کی قیمت ادا ہوگی۔

یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں ان اعمال کا عمر بھر پابند رہوں گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان اعمال کی پابندی کرنے والا عیش و عشرت میں زندگی گزارتا ہے، اس کی تمام جائز مرادیں پوری ہوتی

ہیں، اس کو سکونِ دل میسر رہتا ہے، رزق میں فراوانی ہوتی ہے، قرض ادا ہو جاتا ہے، اولاد فرماں بردار رہتی ہے۔ اور روز بروز عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے اور ان اعمال کی پابندی کرنے والا آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہتا ہے۔

نقش برائے انقلاب

مندرجہ ذیل نقش جمعرات، جمعہ، اتوار اور پیر کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں، یہ نقش ملازمت میں تبدیلی و ترقی کے لئے شادی کی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے، دکان کی ترقی کے لئے، حصولِ زر کے لئے، روزگار اور تجارت میں خیر و برکت کے لئے، عزت و وقار کے حصول کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جمعرات کے دن نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، پھر جمعہ کو نقش لکھیں، اس کو بازو پر باندھ لیں، اور جمعرات والے نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ اتوار کے دن پھر نقش لکھیں اور اس کو دائیں بازو پر باندھ لیں اور جمعہ والے نقش کو آگ میں جلا دیں، پھر پیر کو نقش لکھیں اور بازو پر باندھ لیں اور اتوار والے نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔

اسی طرح دوبارہ پھر اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں، اس عمل کو اسی طرح ایک مہینے میں چار بار کریں۔ چوتھی بار کے آخری نقش کو جو پیر کے دن تیار کیا جائے گا ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ جملہ مقاصد میں زبردست کامیابی ملے گی اور زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

نقش حزب البحر

نقش حزب البحر ہر حاجت کے لئے بفضل خداوندی مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ اور دل کو اطمینان میسر رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۱۵۷۱	۲۶۱۵۷۴	۲۶۱۵۷۷	۲۶۱۵۶۴
۲۶۱۵۷۶	۲۶۱۵۶۵	۲۶۱۵۷۰	۲۶۱۵۷۵
۲۶۱۵۶۶	۲۶۱۵۷۹	۲۶۱۵۷۲	۲۶۱۵۶۹
۲۶۱۵۷۳	۲۶۱۵۶۸	۲۶۱۵۶۷	۲۶۱۵۷۸

نماز قضائے حاجت

آدھی رات کے بعد چار رکعت نفل بہ نیت قضاءِ حاجات اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. سو مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ سو مرتبہ پڑھے، چوتھی رکعت میں وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ سو مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے اور تین قدم آگے بڑھے، پہلے دایاں پیر پھر بایاں پیر اٹھائے۔ پھر کھڑے ہو کر ہی سات مرتبہ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھے، پھر تین قدم واپس ہو جائے اور سجدے میں چلا جائے اور لاتعداد مرتبہ حالت سجدہ میں یہ کہے: انا عبدٌ ذلیل و انت ربٌّ جلیل. جب دل پر رقت طاری ہو جائے تو سجدے سے سر اٹھا کر دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور حاجت پوری ہوگی۔ اس عمل کو لگاتار ۳ راتوں تک کرنا چاہئے۔ بدھ کی رات، جمعرات کی رات اور جمعہ کی رات میں۔

ضدی بچوں کے لئے

جو بچے ضد کرتے ہوں اور کسی بھی طرح ضد سے باز نہ آتے ہوں ان کی ضد ختم کرنے کے لئے یہ نقش کالی سیاہی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے ان کے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب
یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب	یاوہاب
یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ

خونی بواسیر کے لئے

اگر کسی کو خونی بواسیر ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈالے اور یہی نقش گلاب و زعفران سے چالیس کی تعداد میں لکھے، روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر عصر کے بعد پیا کرے۔ انشاء اللہ خونی بواسیر سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۷	۳۰	۱۷
۲۹	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۲	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۱

اس کے ساتھ ساتھ ان کلمات کو ایک بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس سے استنجا کرے، لگاتار سات دن تک، انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

کلمات یہ ہیں: ھمبرونی سامرونی سمبرونا انت اونار

اس کے ساتھ ساتھ اگر اس نقش کو منگل کے دن کسی نیک آدمی سے لکھوا کر اپنے بازو پر باندھ لے تو جلد فائدے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

۷۸۶



۴۱۴

بواسیر سے نجات کے لئے

بواسیر خونی ہو یا بادی اس سے نجات پانے کے لئے یہ نقش لکھیں اور اس کو جمعرات کے دن دائیں بازو پر باندھ لیں۔ دوسری جمرات کو یہ نقش بائیں بازو پر باندھ لیں۔ تیسری جمعرات کو یہ نقش دائیں بازو پر باندھ لیں۔ چوتھی جمعرات کو یہ نقش بائیں بازو پر باندھ لیں۔ پانچویں جمعرات کو دائیں بازو پر اور چھٹی جمعرات کو بائیں بازو پر باندھ لیں۔ پھر ساتویں جمعرات کو اس نقش کو گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔ نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۷	۳۵۰	۳۵۳	۳۴۰
۳۵۲	۳۴۱	۳۴۶	۳۵۱
۳۴۲	۳۵۵	۳۴۸	۳۴۵
۳۴۹	۳۴۴	۳۴۳	۳۵۴

تحفظہ و تشفیہ من الاسقام

نیز سات کاغذ کے پرزوں پر یہ کلمات لکھیں ۸۱ا عـــہ ط ط اع ۸اااا ط م ج۔ ان پرزوں کی موم کی سات گولیاں بنائیں، سات دن تک نہار منہ روزانہ ایک گولی کھالیا کریں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

کوشش اس بات کی کریں کہ گولی چنے کے برابر ہو۔ زیادہ بڑی گولی نہ بنائیں اور موم شہد کی مکھی والا لیں۔ موم بتی کا موم استعمال نہ کریں۔

☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

شاگردی کے خواہش مند

سوال از: (نام مخفی)

اس خط سے پہلے تین خطوط آپ کی خدمت میں ارسال کر چکا ہوں، لیکن ابھی تک کسی بھی خط کا جواب نہیں ملا۔ نہ رسالے میں اور نہ ہی جوابی خط کے ذریعہ میرے سوالات کا جواب دیا گیا۔ حالانکہ میں بہت ہی بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں جوابات کا، آپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ابھی تک اجازت مرحمت فرمائی اور نہ ہی شاگردی کے شرائط بتائے۔ اگر آپ مجھے اپنی شاگردی میں لینے کے خواہاں نہیں ہیں تو براہ کرم اس صورت میں بھی ارسال کردہ جوابی خط میں مطلع فرمائیں۔

دریں اثناء عملیات سے متعلق مزید کتابوں کا بھی مطالعہ کر چکا ہوں۔ مثلاً اعمال حزب البحر مکمل، اعداد کا جادو، اعداد کے کرشمے، آیت الکرسی کی عظمت وافادیت، بنگال یونان، مصر کا کالا جادو، تحفۃ العاملین، بسم اللہ کی عظمت وافادیت، روحانی تقویم ۲۰۱۵ء وغیرہ۔ از مولانا حسن الہاشمی، ان کے علاوہ بیاض العملیات از سید شاہ گیلانی، دعائے حل مشکلات، قضائے حاجات، دفاع آفات وامراض از اعجاز احمد خان سنگھانوی، عملیات اولیاء، از عزیز احمد چشتی قادری، عملیات کلام پاک، از رشید احمد اجمیری، نافع الخلائق از زوار خاں، السامات حصہ دوم از حضرت کاش البرنی، کرشمات حاضرات تسخیر الارواح، ہمزاد وموکلات از شیخ محمود احمد قادری، اور کرشمات مدد از سید ارتضیٰ علی کرمانی وغیرہ۔

جوابی خط کا منتظر ہوں، نیٹ سے مزید کتابیں بھی ڈاؤن لوڈ کی ہیں۔

جواب

کتابوں کا مطالعہ کرنا اچھی عادت ہے، کتاب کسی بھی موضوع پر ہو کتاب دل بہلانے کا بہترین ذریعہ ہے اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ کتاب سے اچھا دوست کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں یہ ایک اچھی عادت ہے اور اس اچھی عادت کی وجہ سے آپ کے اندر بے شمار اچھی خصوصیات اب تک پیدا ہو چکی ہوں گی، لیکن اس حقیقت کو بھی اپنے ذہن سے اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں کہ کتابیں پڑھنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے لیکن جسے کہتے ہیں علم وہ حاصل نہیں ہوتا۔ علم صحیح حاصل کرنے کے لئے کسی استاد سے لازماً رجوع کرنا پڑتا ہے۔ آپ شاگرد کسی کے بھی بنیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ شاگرد بننا معتبر عالم اور عامل بننے کے لئے ناگزیر ہے۔

ہماری طرف سے بار بار یہ اعلان رسالے میں آتا ہے کہ شاگرد بننے کے لئے ہر طالب علم کو چار فوٹو، نام، والدین کا نام اپنا مکمل پتہ، فون نمبر اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ بھجوانا ہے۔ انٹری کے بعد ایک کتابچہ ہر طالب علم کو بھجوایا جاتا ہے، اس کی عام ہدایتیں پوری کرنا ہر طالب علم کے لئے از بسکہ ضروری ہے۔ عامل بننا کسی کے لئے بھی ناممکن نہیں ہے، لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ کچھ بھی نہ کرنا پڑے۔ ہر لائن میں انسان جتنی محنت کرتا ہے اتنا ہی پھل کھانے کا وہ حق دار ہوتا ہے۔ آپ کا جذبہ دیکھ کر ہم امید کرتے ہیں کہ آپ محنت سے جان نہیں چرائیں گے اور آپ یقین کریں کہ اس لائن میں کی گئی محنت رائیگاں نہیں جائے گی، آپ کو وہ سب کچھ ملے گا جس کے آپ متمنی ہیں۔

آپ نے جن کتابوں کے نام لکھے ہیں وہ سب معتبر کتابیں ہیں، ان میں ہمارے بزرگوں کے خزانے مدفون ہیں، لیکن شاگردی شروع ہونے کے بعد ہماری پہلی شرط یہ ہوگی کہ آپ ان کتابوں کا مطالعہ بند کردیں تاکہ آپ کی یکسوئی میں خلل نہ پڑے، جب تک بنیادی ریاضتیں مکمل نہ ہوجائیں اس وقت تک عملیات کی کتابیں پڑھنا اپنے ذہن کو منتشر کرنا ہے، ریاضتوں کے دوران یکسوئی اسی وقت تک باقی رہ سکتی ہے جب تک آپ کسی دوسری کتاب کا مطالعہ نہ کریں، وہ کتاب خواہ ہماری ہی کیوں نہ ہو۔

اگر آپ اس شرط کو ماننے کے لئے تیار ہوں تو بسم اللہ کیجئے اور مذکورہ چیزیں روانہ کردیجئے۔ ہم آپ کو اپنے شاگردی میں شامل کرلیں گے، آپ نے پوسٹ کارڈ پر اپنا پتہ نہیں لکھا ہے، آپ کے خطوط کا جواب طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیا جارہا ہے۔ خدا کرے آپ کی نظروں سے ہمارا جواب گزر جائے۔

لاعلاج بیماری

سوال از: عبدالرشید نوری ——————— بھوپال

بخدمت شریف حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گزارش یہ ہے کہ جس مریض کو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو اور اس پر کوئی دوا اثر نہ کررہی ہو، ایسی لاعلاج بیماری کا روحانی علاج کیا ہے۔ برائے کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں لاعلاج بیماری کا روحانی قرآنی علاج شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

قرآن حکیم کی آیات میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے، لیکن جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ مریض کس مرض میں مبتلا ہے تو ہم جواب کیا دیں؟ مایوس کن بیماریاں بے شمار ہیں، ان بیماریوں میں ٹی بی بھی ہے، ایڈز بھی ہے، کینسر بھی ہے، امراض گردہ بھی ہیں اور شوگر بھی ہے۔

آپ کس بیماری کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، آپ نے اس کی وضاحت نہیں کی ہے، ہم مختصراً یہ عرض کرتے ہیں کہ قرآن حکیم میں ہر مرض کا شافی علاج موجود ہے، بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جتنا یقین گولیوں پر، سیروں پر اور انجکشنوں پر رکھتے ہیں، اتنا ہی یقین بلکہ اس سے بھی زیادہ یقین ہمیں اللہ کے کلام پر رکھنا چاہئے۔ آج کل روحانی عملیات کی مخالفت ایک فیشن بن گئی ہے اور ہر وہ شخص جو روحانی عملیات کی حقیقت سے واقف نہیں ہے وہ بھی خود کو تیس مار خاں سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہے۔ ایسے لوگ دس روپے کے جھونمرے پر ایمان لے آتے ہیں لیکن اللہ کا کلام ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں کوئی بھی بیماری لاعلاج نہیں ہے، اللہ کے شان کریمی کے خلاف ہے یہ بات کہ وہ بیماری تو پیدا کرے اور اس کا علاج پیدا نہ کرے، ہاں ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بعض بیماریاں ایسی ہیں کہ ان کے علاج کی کھوج کرنے میں ڈاکٹر اور اطباء ابھی تک ناکام ہیں، لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ اس دنیا کی کوئی بھی بیماری ایسی نہیں ہے جس کا علاج اس قرآن میں موجود نہ ہو جو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، کوئی بھی مرض ہو روحانی علاج کیجئے۔ اس علاج پر یقین رہے اور اللہ پر بھروسہ بھی بنائے رکھئے، پھر دیکھئے کس طرح ہر مشکل سے ہر بیماری سے اور آفت سے نجات ملتی ہے۔

رشتہ داروں کو خواب میں دیکھنے کے لئے

سوال از: امرین بیگم ——————— بھوپال

حضرت السلام علیکم۔

گزارش یہ ہے کہ میرے والد اور والدہ کا انتقال ہوچکا ہے ابھی ایک سال قبل میرے شوہر کا بھی انتقال ہوچکا ہے، یہ لوگ میرے خواب میں نہیں آتے، میں یہ چاہتی ہوں میرے والد، والدہ اور شوہر خواب میں آجائیں، اس کا کوئی عمل ذکر دعا عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔

جواب

اچھا تو یہ ہے کہ مرحوم رشتے دار خواب میں نہ آئیں کیوں کہ رشتے داروں کے خوابوں میں آنے سے صبر وضبط پامال ہوجاتے ہیں اور مرنے والوں کی یادیں اور شدت کے ساتھ آنے لگتی ہیں، لیکن اگر آپ کی خواہش ہے کہ ایک دو بار وہ آپ کے خواب میں آجائیں تو اس کے لئے آپ ایک ہفتے تک لگاتار عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے دو نفلیں بہ نیت قضائے حاجت پڑھیں، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں اور جن گزرنے والوں کو خواب میں دیکھنے کی خواہش ہے ان کا تصور رکھیں اور یہ نقش لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

اس نقش کو اس چال سے لکھیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ لیں اور بغیر کسی کپڑے میں لپیٹے ہوئے اس کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر مرحوم رشتے دار خواب میں آجائیں گے۔

برائے تبلیغ عورتوں کا گھر سے نکلنا

سوال از: (ایضاً)

عرض حال یہ ہے کہ عورتوں کو عورتوں کی جماعت کے لئے نکالنا کیا جائز ہے، دین کے کام کے لئے عورتوں کی جماعت لے کر اپنے گھر سے باہر جانا چاہئے یا نہیں؟ براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

اس طرح کے مسائل کی جانکاری حاصل کرنے کے لئے دینی مدارس سے رجوع کرنا چاہئے، تاہم یہ عرض ہے کہ عورتوں کی جماعت کے بارے میں دارالعلوم دیوبند ایک فتویٰ جاری کرچکا ہے کہ عورتوں کے لئے برائے دعوت گھروں سے نکلنا بے شمار مصلحتوں کے خلاف ہے۔ احناف کے نزدیک عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجدوں میں آنا اور کسی جگہ جمع ہونا بھی ممنوع ہے۔ موجودہ فتنوں کے دور میں عورتوں کو جماعت میں نکلنے کی اجازت دینا ان مصلحتوں کے خلاف ہے جو دین اسلام کا مستقل ایک باب ہیں۔

حج اور عمرے کے سفر کے سوا عورتیں اگر اپنے گھروں میں رہ کر ہی دعوت کی ذمہ داریوں کو ادا کریں تو ان کے حق میں بہتر ہے، مزید تشفی حاصل کرنے کے لئے معتبر قسم کے مفتی حضرات سے رابطہ کریں۔ لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ تبلیغی جماعت جو تحریک لے کر چل رہی ہے باقاعدہ اس کی مخالفت نہ کریں، موجودہ دور میں جتنا بھی مسلمان ایک دوسرے کی مخالفت کرنے سے گریز کریں گے اتنا ہی ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

قابل غور وفکر

سوال از: عبدالرحمٰن ——————— حیدرآباد

طلسماتی دنیا جو ایک دینی رسالہ ہے یہ ایک رہبر رسالہ ہے جو آج کے دور میں ہر انسان کو ضرورت ہے اور اس رسالہ کے ذریعہ کروڑوں انسان سارے عالم میں مستفیض ہورہے ہیں، یہ اللہ کا کرم ہے جو دین کی خدمت اپنے بندوں سے لے لیتا ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔ دین کی بات کہنے میں مولانا حضرات شرماتے ہیں اور ڈرتے ہیں لیکن حضرت مولانا ہی سب طلسماتی دنیا میں کیوں سنادیتے ہیں یہ دین کی طرف داری جو اللہ والے بھی نہیں ڈرتے اور آج کے دور میں ڈرنا بھی بہت بڑا ظلم ہے، ہر فرد کو ایک پلیٹ فارم پر آنا ہوگا، واقع جب سے نریندر مودی نے وزرات عظمیٰ کی کرسی سنبھالی ہے اپنے آپ کو بھگوان بن بیٹھے، کہیں گاؤ کشی پر پابندی، کہیں مہنگائی پر زور، ہندو اقوام پر زور آج تک کوئی وزیر اعظم تک ایسا نام نہیں کیا۔ وزیر اعظم کرسی پر بیٹھے تو امریکہ اور پاکستان کو دعوت دیئے۔ امریکہ کو دعوت دیئے اور کروڑوں روپے خرچ کئے، کس کا تھا نریندر مودی کا یا ہندوستان کا، کوئی کچھ کہنے والا نہیں جو انسان اپنی زندگی چائے بنا کر بیچ کر زندگی گزارا ہوا انسان چائے کے سوا اور ایسا کیا جانتا ہے وہی نریندر مودی جو گجرات کو شمشان بنایا تھا اب وہ چاہتے ہیں کہ پورے ہندوستان کو قبرستان بنادیں میں تمام عالم کے

مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے گندی باتوں سے باز آنے مسلمانوں کو حق ملنے کے لئے دعا کریں اور ظالموں سے نجات ملنے کی دعا کریں۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کا مسلمان اس وقت بہت نازک صورت حال سے گزر رہا ہے، جب سے بھاجپا کی سرکار آئی ہے فرقہ پرستوں کے دونوں ہاتھوں میں لڈو آگئے ہیں۔ وہ مختلف انداز سے مسلمانوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کررہے ہیں، کبھی گھر واپسی کا مسئلہ لے کر کھڑے ہوجاتے ہیں، کبھی لو جہاد اور کبھی وندے ماترم۔ حال میں انہوں نے یوگا کا مسئلہ کھڑا کردیا ہے، وہ مسلمان جنہیں دینی تعلیم کی شد بد بھی حاصل نہیں ہے وہ ان فرقہ پرستوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں اور فرقہ پرستوں کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا ہے کہ مسلمان بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ اس دنیا کا سب سے پہلا انسان حضرت آدم علیہ السلام تھے جو یقیناً مسلمان تھے، دیانت تو یہ ہے کہ گھر واپسی ضروری ہو تو ہندوستان کے سارے ہندوؤں کو اسلام قبول کرلینا چاہئے کیوں کہ ان کے جد امجد مسلمان تھے۔

لو جہاد کا مسئلہ بھی مسلمانوں پر الزام تراشی کے سوا کچھ نہیں، دنیا جانتی ہے کہ محبت اور عشق کے معاملے میں نہ کبھی ذات پات دیکھی گئی اور نہ کبھی کسی نے عشق کرتے ہوئے مذہب اور مسلک کو اہمیت دی۔ اندرا گاندھی نے بھی ڈاکٹر محمود صاحب سے محبت کی تھی اور صرف یہ محبت تھی، اس محبت میں ڈاکٹر محمود کے پیش نظر قطعاً یہ بات نہیں تھی کہ وہ اندرا کو مسلمان بنانے کے درپے ہوں، بعد میں اس محبت کا حشر خراب ہوا اور بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔

لیکن عشق و محبت کا سلسلہ دونوں قوموں میں تا حد نظر پھیلا ہوا ہے، صرف مسلمان لڑکے ہی ہندو لڑکیوں سے محبت نہیں کرتے، بلکہ ہندو لڑکوں نے بھی مسلمان لڑکیوں سے محبت کی ہے اور پھر ان سے باقاعدہ شادیاں بھی کی ہیں، مشہور ناول نگار کرشن چندر نے سلمیٰ نامی عورت سے نہ صرف محبت کی تھی بلکہ اس سے شادی بھی رچائی تھی۔ گلوکار کشور کمار نے مدھوبالا سے محبت کی وہ مسلمان تھی اور پھر اس سے شادی بھی کی، سنیل دت نے نرگس سے محبت کے بعد شادی کی، سنیل سیٹھی، راج ببر، رتیک روشن، کشور شرما وغیرہ کی بیویاں بھی مسلمان ہیں، اگر ہندوستان میں لو جہاد کا الزام مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے تو پھر یہ کونسا جہاد ہے جس میں ہندو لڑکے مسلمان لڑکیوں کو پھنسا کر ان سے شادی کرلیتے ہیں۔ مسلمانوں نے ابھی تک ایسی کوئی تحریک نہیں چلائی کہ جس کے ذریعہ مسلم لڑکوں کو یہ ترغیب دی گئی ہو کہ وہ ہندو لڑکیوں کو محبت کی چال میں پھنسا کر ان سے شادیاں کریں اور انہیں مسلمان بنائیں۔ جب کہ فرقہ پرستوں کی طرف سے اس طرح کے اعلانات آچکے ہیں کہ اپنی بیٹیوں کو بچاؤ اور دوسری قوم میں سے بہو لاؤ۔ اس طرح کے اعلانات اس گندی ذہنیت کا نتیجہ ہیں جو ''ہندو مسلم'' اتحاد کا قتل کرکے اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور یہ وہ خواب ہے جو انشاء اللہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

اس بارے میں ہماری سوچ یہ ہے کہ مخلوط تعلیم نے ہندو اور مسلمان لڑکوں لڑکیوں کے درمیان سے تمام پردے ہٹائے ہیں، جب ایک ساتھ پڑھتے ہیں ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، ایک ساتھ کھاتے پیتے ہیں تو ان میں ہر وقت کی قربت کی وجہ سے محبت ہوہی جاتی ہے، پھر یہ محبت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کو ختم کرنا ممکن نہیں ہوتا اور جب پانی سر سے اوپر چلا جاتا ہے تو پھر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں، پھر مسائل اور پیچیدگیاں اس کے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہوجاتی ہیں، کچھ لوگ حالات سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں، کچھ راہ فرار اختیار کرلیتے ہیں اور بے وفائی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ ان معاملات میں دور دور تک یہ بات کسی بھی قوم کے پیش نظر نہیں ہوتی کہ دوسرے کو ذلیل کرنے کے لئے یا دوسرے کے مذہب سے کھلواڑ کرنے کے لئے محبت کرے، لیکن ایک خاص ذہن ہندوستان میں ان لوگوں کا ہے جو مسلمانوں کو صرف ذلیل کرنے کے لئے اس طرح کے معاملات کی کھوج کرتے ہیں اور پھر اسلام کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ برسہا برس پہلے نواب پٹودی نے شرمیلا ٹیگور سے شادی کی تھی، یہ محض محبت کے نتیجے میں ہوا تھا، نواب پٹودی کے ذہن میں ''لو جہاد'' کی کوئی بات نہیں تھی۔ شاہ رخ خان اور عامر خان کی بیویاں بھی ہندو ہی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ شاہ رخ خاں اور عامر خان بھی اسلام سے باقاعدہ کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور زیادہ تر محبت کرنے والے ایسے ہی ہوتے ہیں نہ وہ سچ مچ کے ہندو ہوتے ہیں اور نہ سچ مچ کے مسلمان۔ جن لوگوں کو اپنے مذہب کی غیرت اور خودداری کا پاس ہوتا ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں آنکھیں کھول کر کرتے ہیں، وہ محبت بھی آنکھیں بند کرکے نہیں کرتے، لیکن ہمارے ملک میں فرقہ پرستی کا ناگ اس وقت پورے زور و شور کے ساتھ اپنے پھن پھیلائے کھڑا ہے اور وہ خاص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنائے ہوئے ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے نوجوان بھی بد احتیاطی کا شکار ہیں اور ہمارے بوڑھے بھی ہوش و حواس سے محروم ہیں۔ مخلوط تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اور ہزار قسم کے اندیشے ہمارے ارد گرد منڈلا رہے ہیں لیکن ہزار قسم کی بدنامیوں اور رسوائیوں کے باوجود ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ ہم آج بھی ضو اد ذواد کے اختلافات میں الجھے ہوئے ہیں۔ آج بھی خود کو عقل کل سمجھنے والے مسلم مہاتما تعویذ گنڈوں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ آج بھی مسلمانوں میں ایک دوسرے کے خلاف خواہ مخواہ کی جلن، عناد، کینہ، بغض موجود ہے اور ہم ایک دوسرے کی عزتوں کے درپے ہیں اور جب تک ہم اس طرح کے امراض خبیثہ میں مبتلا رہیں گے اور ہم خانہ جنگیوں کا شکار رہیں گے تب تک ہم کسی بھی قوم کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم اس وقت بے جا اختلافات کی وجہ سے اُس اللہ کے رحم و کرم سے تقریباً محروم ہیں جو یقیناً غفور رحیم ہے اور جس کے رحم و کرم کی انتہا ہی نہیں ہے، دعا کیجئے کہ رب العالمین ہمیں ایک دوسرے سے محبت اور ہمدردی کرنے کی توفیق دے اور اپنے بھائیوں کے دکھ اور درد کو دیکھ کر اسی طرح تڑپ اٹھیں جس طرح ہم اپنے درد اور کرب سے تڑپ اٹھتے ہیں۔

پست ہمتی کی سزا

سوال از: شاہ جی ــــــــــــــــ کشمیر

خداوند تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے، یہ میری دعا ہے تاکہ خلق خدا آپ کے علم سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ عرض خدمت یہ ہے کہ میں بہت پریشان آدمی ہوں، خدارا رہنمائی فرمائیں اور خدا انشاء اللہ آپ کو اس کا اجر ضرور عطا کرے گا۔

میں (Capricorn) برج رکھتا ہوں آٹھ عدد میری زندگی پر اثر انداز ہے، میرا برج جدی اور میرا ستارہ زحل ہے، میری زندگی ہر طرح سے ناکامیوں سے بھری پڑی ہے، میرے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ اب اس خط کے ذریعہ ذریعہ آپ کے دروازے پر دستک دیتا ہوں اور عرض کرتا ہوں طلسماتی دنیا جولائی ۲۰۱۴ء اوراق نمبر ۵۵ میں آپ اوپر تحریر کرچکے ہیں۔ ناموں کے اثرات اور ان کے جواہر آپ نمبر ایک سے نمبر ۹ تک ہر کسی نام کے الگ الگ اثرات لکھتے ہیں۔ عرض کرتا ہوں میرے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ایک نمبر سے ۹ نمبر تک سب ناموں کے اثرات آپ نے تحریر کئے پھر میں اپنا نمبر ۴ پڑھا، نیچے آپ اس میں لکھتے ہیں، یونانی اور رومی اس کا نقش پہنتے تھے جو پانچ پہلو کے ایک ستارہ کی شکل کا ہوتا تھا۔ زمانہ قدیم سے اس سے پاس رکھنا بابرکت سمجھا جاتا ہے پھر میں ایک پیر کے پاس گیا، کہا اس نقش کا نام اب حرز جواد ہے، اب خدا جانے پیر نے سچ کہا یا جھوٹ۔ گزارش آپ سے ہے کہ اس نقش کو مجھ ناکام انسان کے لئے چھپا دو تاکہ میں نقل کرکے اپنے پاس رکھوں اور یہ بھی ضرور تحریر فرمائیں، یہ نقش کس ساعت میں لکھتا ہے، کس رنگ، سیل سے لکھتا ہے اور آگے یا پیچھے اس میں پڑھنا کیا ہے۔

جواب

جن لوگوں کا ستارہ زحل ہوتا ہے ان کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں، لیکن ہمت مرداں مدد خدا۔ اگر آپ ہمت نہ ہاریں اور اپنی جد و جہد جاری رکھیں تو ایک دن آپ حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ آپ نے پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا کہ من جد وجد جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔ برسات سے پہلے کبھی چیونٹی کو دیکھئے جو ایک چاول کا دانہ لے کر دیوار پر چڑھتی ہے اور بار بار گر بھی جاتی ہے، پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتی اور بالآخر وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتی ہے۔ آپ کتنے بھی کمزور ہوں چیونٹی سے زیادہ کمزور نہیں ہوسکتے جب مستقل مزاجی اور بلند ہمتی کی وجہ سے چیونٹی اپنا مقصد پانے میں کامیاب ہوجاتی ہے تو آپ تو پھر اشرف المخلوقات ہیں آپ میں تو چیونٹی کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ صلاحیتیں اور طاقتیں موجود ہیں تو پھر آپ صرف تقدیر کے ستارے کو لے کر کیوں مایوس کن باتیں کرتے ہیں۔

آپ کسی سنار سے یہ ستارہ ☆ چاندی کے پترے پر کندہ کرالیں اور درمیان میں ''یا عزیز'' لکھوالیں، انشاء اللہ تسخیر کی دولت سے بھی سرفراز ہوجائیں گے اور حالات میں بھی سدھار آئے گا۔

کسی مسلمان سنار سے یہ نقش بنوائیں۔ اس نقش کو اگر جمعہ کے دن

ساعت زہرہ میں کندہ کرالیں تو بہتر ہے۔ روزانہ "یا حمید" ۶۲ مرتبہ پڑھا کریں اور ہر ماہ دو کلو کسی جنگلی کبوتروں کو ڈالیں۔ اگر ہر ماہ ۱۸ تاریخ کو ڈالا کریں تو بہتر ہے۔

آیت کی زکوٰۃ کی اجازت

سوال از: عبدالخلیل ——— بھوپال

میں آپ کا شاگرد ہوں، میرا نام عبدالخلیل ولد عبدالمجید ہے۔ میرا ٹی نمبر 1014/13 ہے۔ عرض احوال یہ ہے کہ نقوش مخمس کی زکوٰۃ ادا کررہا ہوں جو کہ ۲۰ جون کو انشاء اللہ پوری ہوجائے گی۔ کتابچہ کی بھی ریاضتوں کو ادا کرنے میں کل ۱۹ ماہ کا وقت لگا ہے، برائے مہربانی اس کتابچہ کی ریاضت مکمل ہوجانے کے بعد آگے کے عملیات اور خدمت خلق کے بارے میں بتائیں۔

میری تعلیم کا دائرہ یہ ہے۔ تعلیم B.A. پاس کیا ہے اور قرآن مجید کا ناظرہ کیا ہوں اور کچھ سورت حفظ بھی کی ہے جو یہ ہیں۔ سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل، سورۂ جمعہ، سورۂ شمس اور سورہ: بقرہ کا شروع اور آخر کا ایک ایک رکوع، آیت قطب، آیت غوثیہ یہ سب میں نے حفظ کرلیا ہے۔

شاگردی کا دوسرا کتابچہ بھی منگوانا چاہتا ہوں اور اس کی ریاضت کب شروع کرنا ہے، برائے مہربانی پوری وضاحت کے ساتھ فرمادیں۔

ہاشمی صاحب میں آپ سے ملنا بھی چاہتا ہوں برائے مہربانی دن تاریخ اور وقت بتایئے آپ سے کب ملاقات ہوسکتی ہے۔ ہاشمی صاحب چند سوال آپ سے کرنا چاہتا ہوں جواب سے نوازیں اور طلسماتی دنیا میں شائع کریں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، سوال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) نقوش ۱۵، نقوش ۳۴ اور نقوش مخمس کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد کیا ہم نقوش وغیرہ لکھ سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) ۱۵، ۳۴ اور مخمس کے نقوش کس کام میں استعمال میں لیا جاسکتا ہے۔ (۳) کتابچہ کی ریاضت مکمل کرنے کے بعد کیا ہم آیت قرآنی اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ. جو کہ سورۂ شوریٰ کی ایک آیت ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا مکمل طریقہ پوری وضاحت کے ساتھ پرہیز کیا ہے۔ حصار بھی کرنا ہوگا۔ کیا بخورات بھی جلانی ہوگی، کس ماہ میں زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا۔ اس آیت کے نقش کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی، زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت کیا ہوگا پوری وضاحت کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائیں، آپ کی عین نوازش ہوگی۔ خط کا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں۔

جواب

اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے شاگردی والے کتابچہ کی تمام ریاضتیں پوری کرلیں، اب آپ نقوش کی زکوٰۃ ادا کررہے ہیں جو کہ ان ریاضتوں کا آخری مرحلہ ہے۔ اس کتابچہ کی تکمیل کے بعد آپ کو فن کی کسی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہماری مرتب کردہ تحفۃ العاملین کو مطالعے میں رکھیں۔ اس کتاب کو گہرائی کے ساتھ پڑھنے کے بعد آپ کے اندر نقش بنانے کی صلاحیت پیدا ہوگی، جب آپ کو نقش بنانے کا طریقہ معلوم ہوجائے گا تو پھر آپ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کا نقش از خود بناسکتے ہیں اور کسی بھی اسم الٰہی کا نقش بھی بناسکتے ہیں، جب آپ کے پاس نقش بنانا آجائے تو پھر آپ اس کے بندوں کی خدمت شروع کرسکتے ہیں۔

سورۂ یٰسین کا دوسرا کتابچہ آپ دفتر سے طلب کرسکتے ہیں، اس کی ریاضتیں آپ کے اندر زبردست نورانیت اور روحانیت پیدا کردیں گی اور اس کے بعد اجنہ اور ملائکہ سے بھی آپ کی ملاقات ممکن ہے۔ روحانی عملیات کی لائن میں اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کرتے رہیں، اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں، صدق مقال اور اکل حلال سے کبھی غفلت مت برتیں۔ منہ کے اندر کیا جارہا ہے اور منہ سے کیا چیز باہر نکل رہی ہے اس کا دھیان رکھنا ہر عامل کے لئے ضروری ہے۔ جہاں تک دولت کا معاملہ ہے تو جتنی دولت قسمت میں لکھی ہوئی ہے وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو مرنے سے پہلے مل ہی جاتی ہے، لیکن آپ کو اپنی نیت اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کی ہونی چاہئے۔ آپ اپنی زبان پر اور اپنی سوچ پر جس قدر بھی کنٹرول کریں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھا جائے اور ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ اس کے بعد اگر اس آیت کا نقش بنا کر کسی کو دیں گے تو انشاء اللہ اس کو فائدہ پہنچے گا۔ مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اگر آپ اس آیت کا نقش کسی کو بنا کر دیں گے تو یقیناً اس کے لئے رزق حلال کے

دروازے کھل جائیں گے۔ نقش آیت کا کس طرح بنتا ہے یہ بات آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوجائے گا۔ آپ کسی بھی وقت زکوٰۃ کی شروعات کرسکتے ہیں، لیکن بزرگوں کے فرمان کے مطابق نوچندی جمعرات سے زکوٰۃ کی شروعات کرنی چاہئے اور افضل وقت عشاء کے بعد مانا گیا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ نقوش کی زکوٰۃ جس چال سے آپ نے ادا کی ہے وہ نقش کی طبعی چال ہے۔ آپ کو کسی بھی ضرورت کے لئے نقش آیت قرآنی یا اسم الٰہی کا بنا کر ضرورت مندوں کو دینا ہوگا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ آپ فن کی کتاب کا مطالعہ کریں اور نقوش بنانا سیکھ لیں، پھر خدمت خلق کے لئے میدان میں آئیں گے، اردو کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھیں اور اپنی اردو کو مضبوط کریں۔

آپ نے قرآن حکیم کی جو سورتیں اور آیتیں یاد کرلی ہیں ان کو ہمیشہ ورد میں رکھیں اور سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل کو بھی حفظ کرلیں ان کی بار بار ضرورت پڑے گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو عقیدے کی سلامتی کے ساتھ اپنے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق اور صلاحیت عطا کرے آمین۔

معلومات کی طلب

سوال از: بلقیس جہاں ——— میرٹھ

جناب عالی، جناب محترم میں کیا لکھوں آپ کی شان میں یہ سب الفاظ بہت کم لگتے ہیں، میں تعارف تو میں بعد میں دوں گی، لیکن آپ کے لئے میرے دل میں جو عزت ہے وہ ظاہر کرنا چاہوں گی۔ آپ اللہ آپ کی جیسی شخصیت بہت ہی کم پیدا کرتا ہے جو دوسروں کو فیض حاصل کرنے کے لئے پتہ نہیں کتنی محنت کرتے ہیں۔ ہاشمی صاحب اللہ آپ کی عمر دراز کرے، آپ کو صحت کی دولت سے مالا مال کرے، آپ کو دنیا کی دولت آخرت کی دولت سے مالا مال کرے، آپ کی تمام پریشانیاں دور ہوں، آپ کی ہر جائز خواہش کو پورا کرے آمین۔

میرا نام بلقیس جہاں، شادی کے بعد بلقیس عزیز میری شادی کو ۱۷ سال ہوگئے، شادی سے پہلے میرے ہاتھ آپ کا رسالہ جولائی ۱۹۹۵ء اور جولائی ۲۰۰۸ء کا ہاتھ لگا تھا، جو مجھے اتنا پسند آیا کہ میں اسے آج تک بھی سنبھال کر رکھی ہوں اور انہیں دونوں رسالوں سے فیض یاب بھی ہوتی ہوں۔ آپ کو کوئی خط بھی لکھے لیکن میری بدقسمتی کہ کسی بھی لیٹر کا جواب نہیں ملا، شادی کے بعد گھر سسرال میں کاموں میں اتنا الجھ گئی کہ ٹائم نہیں ملتا تھا۔ دل میں ایک خواہش رہتی کہ آپ کے رسالہ مجھے ملے، مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ یہ ابھی تک شائع ہورہا ہے، اللہ نے شاید دل کی سن لی اور اب اچانک ردی والے کے پاس مارچ ۲۰۰۸ء کا ایک رسالہ مجھے ملا، اتنی خوشی ہوئی کہ میں بتا نہیں سکتی، پھر میں نے اس ردی والے سے کہا کہ آپ کو جب بھی ایسی کتاب ملے مجھے پلیز لاکر دینا پھر اس کے دو مہینے کے بعد دسمبر ۲۰۰۷ء اور دسمبر ۲۰۱۳ء اور پھر جولائی ۲۰۱۴ء کی دو کتابیں مجھے لاکر دیں۔ اللہ کا بڑا احسان مجھ پر، پھر میں ایک بار چار مینار کو گئی تو وہاں سے ایک رسالہ مجھے ملا، پھر آپ کا فون نمبر تھا، آپ ضرور یہ سوچ رہے ہوں گے کہ اس ترقی یافتہ دور میں کیسی باتیں کررہی ہوں۔ دراصل میں گھر سے زیادہ باہر ہی نہیں جاتی، کبھی کبھار سالوں میں عید میں بھی عید کے وقت چلی جاتی ہوں۔ اب کوشش کررہی ہوں کہ آپ کا رسالہ ہر مہینے ملے، لیکن ابھی بھی رسالہ کی خریدار نہیں ہوں اور جو رسالے میرے پاس ہیں ان سے فیض نہیں اٹھا پارہی ہوں۔ چند باتیں مجھے سمجھ میں نہیں آئی اگر آپ میرے اس لیٹر کے جواب میں میرے سوالوں کے جواب دیں گے تو میں عمر تمام آپ کی احسان مند رہوں گی اور آپ کے لئے دعا گو رہوں گی۔

لکھنا تو بہت کچھ چاہ رہی ہوں، لیکن لیٹر طویل ہورہا ہے کہیں طویل لیٹر کو لکھ کر آپ اسے بازو نہ رکھ دیں۔ میں نے کئی بار آپ کو فون بھی کیا، لیکن کبھی بھی آپ سے بات نہیں ہوپائی اور اب کچھ سوالات ہیں میرے شوہر کو شوگر ہے اس کے لئے پڑھنا چاہتی ہوں تو اس میں لکھا ہے۔ یہ کیا ہے؟

مشتری کی ساعت، قمر کی ساعت، نوچندی اتوار، نوچندی جمعرات، اعداد قمری، اعداد خاص، خانوں کے مطابق مربع تیار کرنا اور اگر ۳ آئے تو خانہ نمبر ۱۳ میں یہ کسر کیا ہے؟ اگر ۲ آئے تو خانہ نمبر ۱۳ اور اگر کسر ۳ آئے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کریں۔ نیچے تعویذ لکھا ہوا ہے اور ملفوظی کرنا۔

میرے شوہر کی دکان ہے، میڈیکل کی، اس کے لئے پڑھنا چاہتی ہوں تو آتشی ہونا، ملفوظی کرنا، آتشی چال سے لکھنا، نقش میں کسر آنا، امتزاج

ویناؤ غیرہ دوزانو ہوکر بیٹھنا، یعنی نماز کے لئے جس طرح بیٹھتے ہیں ویسے یا پھر کوئی اور طریقہ۔ دراصل میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں اور کئی لوگوں سے میں نے یہ سوال بھی پوچھے، لیکن کسی کو اس کا جواب معلوم نہیں۔ اس لئے اگر آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیں گے تو میں عمر بھر تمام آپ کی احسان مند رہوں گی اور پلیز آپ ان جوابوں کو کسی مہینے کے رسالے میں شائع کریں گے اس کا جواب مجھے دیں تا کہ میں کسی بھی طرح اس مہینے کا رسالہ لے سکوں۔

میرے شوہر کا نام محمد عبدالعزیز اور محمد عبدالقدیر ہے، آپ ہی کتابوں سے میں نے نام کے اعداد نکالنا اور بہت سی چیزیں سیکھی ہیں۔ اگر آپ مجھے ان چند سوالوں کے جواب دیں تو شاید میں کچھ فیض یاب ہوسکوں۔ آپ سے پرامید آپ کی ایک بہن جو آج سے ہر روز دروازے پر نظر جما کر ہر کام کے بعد دیکھتی رہے گی کہ شاید میرا لیٹر آیا ہوگا، آپ سے پرامید۔

میں گاؤں میں پیدا ہوئی ہوں اس لئے میری ماں کو میری تاریخ پیدائش یاد نہیں، نام سے ہی فیض یاب ہونا چاہتی ہوں۔ میری والدہ کا نام نوربی ہے۔ آپ سے مدد مانگتی ہوں کوئی ایسا وظیفہ بتائیں کہ جس کو پڑھنے سے میرے اور میرے شوہر کے درمیان نہ کوئی آئے اور نہ ہی جھگڑا ہو، مرتے دم تک پلیز۔

جواب

آپ کا خط ملا، آپ نے جو باتیں پوچھی ہیں وہ سب روحانی عملیات کے فن سے متعلق ہیں۔ ان کا جواب ہم کتنے بھی واضح انداز سے دیں اس سے آپ کو تشفی نہیں ہوسکے گی، کیوں کہ آپ اس فن کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں، پھر بھی آپ کے سوالوں کے جواب اختصار کے ساتھ دے رہے ہیں۔ اگر تشفی نہ ہو تو پھر ایک بار خط لکھیں اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو دوبارہ پوچھ لیں۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں چاند کی مختلف ساعتیں ہوتی ہیں اور ایک اچھے عامل کو کوئی بھی اچھا برا کام کرنے کے لئے ان ساعتوں کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ نہایت مختصر انداز میں یہ سمجھئے کہ جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت جو تقریباً ۴۵ منٹ کی ہوتی ہے وہ زہرہ کی ساعت ہوتی ہے۔

ہفتے کو سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے، اتوار کو پہلی ساعت شمس کی ہوتی ہے، پیر کو پہلی ساعت قمر کی، منگل کو مریخ کی، بدھ کو عطارد کی، جمعرات کو مشتری کی اور روزمرہ ہر گھنٹے کے بعد ساعت بدلتی رہتی ہے۔ فن عملیات کی کتابوں میں یہ تفصیل بھی درج ہے کہ محبت کے تعویذ ساعت زہرہ میں بنانے چاہئیں، دولت اور رزق کے تعویذ مشتری اور شمس کی ساعتوں میں بنانے چاہئیں۔ بیماریوں کے نقش ساعت قمر میں بنانے چاہئیں، تعلیم سے متعلق تعویذ ساعت عطارد میں بنانے چاہئیں، نفرت اور عداوت سے متعلق تعویذ ساعت زحل میں بنانے چاہئیں وغیرہ۔

تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ اچھے برے کاموں کے لئے اچھی بری ساعتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ سب کچھ اسباب کے دائروں میں آتا ہے اور کسی بھی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے صحیح اسباب کا اختیار کرنا دوراندیشی ہے۔ ملفوظی اور اعدادی کا مطلب یہ ہے کہ جو نقش الفاظ میں لکھا جائے وہ ملفوظی ہوتا ہے اور جو نقش الفاظ کے اعداد نکال کر بنایا جائے وہ عددی ہوتا ہے۔

مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ملفوظی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ ق
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

اور بسم اللہ کا عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

مثلث اس نقش کو کہتے ہیں جس میں ایک لائن میں تین خانے ہوتے ہیں اور مکمل نقش میں ۹ خانے ہوتے ہیں۔

مربع اس نقش کو کہتے ہیں جس میں ایک لائن میں چار خانے ہوتے ہیں اور مکمل نقش میں ۱۶ خانے ہوتے ہیں۔ کسی بھی آیت یا اسم الٰہی کا نقش بنانے کے لئے کل اعداد میں سے ۳۰ گھٹا کر ۴ سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر تقسیم برابر ہوجائے تو حاصل تقسیم کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں ایک ایک کا اضافہ کرکے نقش مکمل کیا جاتا ہے۔ صحیح نقش کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ اس کا ٹوٹل ہر لائن میں ایک ہی ہوتا ہے، اگر کسی لائن کا ٹوٹل بدل جائے تو سمجھ لیں کہ نقش غلط ہے۔

اگر ۴ سے تقسیم کے بعد ایک بچ جائے تو ۱۳ ویں خانہ میں، اگر ۲ بچ جائیں تو نویں خانہ میں اور اگر ۳ بچ جائیں تو پانچویں خانہ میں مزید ایک کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثلث اور مربع کی چار چالیں ہوتی ہیں۔ آتشی، بادی، آبی اور خاکی اور بسم اللہ کا جو نقش بنایا گیا ہے وہ آتشی چال سے بنایا گیا ہے۔ عددی نقش کا ٹوٹل ہر لائن میں ۷۸۶ ہی آئے گا جو بسم اللہ کے اعداد ہیں اور یہ نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے۔

دوزانو سے مراد وہی ہیئت ہے جو نماز التحیات میں بیٹھنے پر ہوتی ہے۔ روحانی عملیات ایک سمندر کی طرح ہے اس کو چند سوالوں کے جواب میں بیان نہیں کیا جاسکتا اس کو سمجھنے کے لئے آپ ہماری کتاب ’’تحفۃ العاملین‘‘ کا مطالعہ کریں، تب آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ لائن کتنی گہری اور کس قدر دلچسپ ہے۔

اعداد قمری، چاند سے تعلق رکھتے ہیں اور اعداد شمسی کا تعلق سورج سے ہے۔ اعداد قمری یہ ہے۔ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ وغیرہ اور اعداد شمسی یہ ہیں۔ ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ وغیرہ۔ ان کے اعدا نکالنے کا قاعدہ ایک دوسرے سے جدا ہے، لیکن روحانی عملیات میں زیادہ کام ابجد قمری سے لیا جاتا ہے اور ابجد شمسی کا استعمال کبھی کبھی ہوتا ہے۔

اپنے شوہر کی ترقی کے لئے آپ روزانہ ’’یا مغنی‘‘ گیارہ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، چالیس دن تک یہی تعداد رکھیں، ۴۰ دن کے بعد روزانہ صرف تین سو مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔ اگر آپ کے شوہر کو شوگر ہے تو یہ تعویذ لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ شوگر کنٹرول میں رہے گی۔ یہ بھی آتشی چال سے بنے گا۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر آپ کے شوہر کچھ بھی کھانے سے پہلے ایک بار یہ آیت پڑھ لیا کریں تو شوگر ہمیشہ کنٹرول میں رہے گی۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا.

اعداد نکالنے کا طریقہ جاننے کے لئے ہماری کتاب علم الاعداد کا مطالعہ کریں، اس کو پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارے رب نے اپنے بندوں کے لئے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ بے شک وہ اپنے بندوں پر مہربان ہیں اور بے شک انہوں نے ہمارے لئے ایسی ایسی بیش بہا نعمتیں پیدا کی ہیں جن سے ہم نابلد ہیں۔ کاش ہمیں شعور وآگہی کی دولت نصیب ہوجائے اور کاش ہمیں اپنے رب کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے اہل بن جائیں۔

آپ کو اپنے اردگرد ایسے بھی لوگ بار بار ملیں گے جو روحانی عملیات پر تبرہ کرتے ہوں گے اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے کو تقوے کا حاصل سمجھتے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نہ توحید کی کچھ خبر ہے اور ان کے کاسہ سر میں عقل نام کی کوئی چیز ہے۔ ان بے چاروں کو زعم یہ ہے کہ وہ واحد توحید وسنت کے ٹھیکیدار ہیں، ان کی باتوں پر کبھی کان نہ دھریں ورنہ آپ کا ذائقہ بھی خراب ہوجائے گا، روح بھی بدمست ہوجائے گی اور آپ کے عقیدے کو بھی ٹھیس پہنچے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۲۴

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

روایت ہے کہ حضرت معروف کرخیؒ نے ابومحفوظؒ سے پوچھا۔

"اے ابومحفوظؒ! اس شہر میں دو بلند پایہ بزرگ ہیں۔ میں کس کی مصاحبت کروں تاکہ اس سے علم و ادب سیکھوں، امام احمد بن حنبلؒ یا بشر بن حارثؒ۔"

انہوں نے فرمایا۔

"ان میں سے ایک کی بھی مصاحبت نہ رکھ، اس لئے کہ امام احمد بن حنبلؒ محدث وفقیہ ہیں۔ ان کا اختلاط لوگوں سے زیادہ رہتا ہے، ان کی مصاحبت تیرے دل کی حلاوت ذکر اور محبت خلوت کو گنوا دے گی اور بشر بن حارثؒ اپنے حال میں غرق ہیں وہ تیری طرف توجہ نہیں کرسکیں گے۔ البتہ اسود بن سالمؒ کی مصاحبت کرو کہ وہ احباب کے معاملے میں فراخ دل اور صابر آدمی ہیں۔ وہ آپ کے لئے بہتر ہیں اور توجہ بھی کریں گے۔"

حضرت معروف کرخیؒ نے ایسا ہی کیا تو انہیں خوب نفع ہوا، حالانکہ اسود بن سالمؒ ان دونوں سے کم درجہ کے بزرگ تھے۔ مگر حال کی مناسبت اور وصف کی مشابہت کی وجہ سے فائدہ زیادہ ہوا۔

ایک عرب عالم کا قول ہے:

"دوست کی مثال کپڑے میں پیوند کی طرح ہے۔ اگر اسی کپڑے کی جنس کا پیوند نہ ہو تو اس کے لئے معیوب بن جاتا ہے۔"

جب وہ ایسے آدمی مصاحبت کریں جو ہم جنس وہم مشرب نہ ہوں تو ان میں تفریق ہوجانا لازمی ہے۔

ایک عرب شاعر کا قول ہے۔

وقائل لما تفرقتما فقلت قولا فيه انصاف
لم يك من شكلي ففارقته والناس اشكال والاف

کہنے والے نے پوچھا کہ تم میں جدائی کیوں ہوئی۔ میں نے انصاف کی بات بتائی کہ وہ میری شکل کا نہ تھا، اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا اور لوگ اشکال والفت کے ساتھ رہتے ہیں۔

حبیب کیسا ہو؟

حضرت بشر بن حارثؒ فرمایا کرتے تھے:

"صرف خوش خلق آدمی ہی سے اختلاط رکھو اس لئے کہ یہ بھلی بات ہی کرے گا اور بدخلق سے اختلاط مت کرو اس لئے کہ یہ بری بات ہی کرے گا۔"

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں:

"تو جس سے مواخات قائم کرنا چاہتا ہے اسے غصہ دلادے، پھر کوئی آدمی اس سے تیرے بارے میں پوچھے اگر وہ اچھی بات کرے تو اس کی مصاحبت اختیار کرلے۔"

ایک بزرگ فرماتے ہیں:

"امتحان لئے بغیر کسی سے مواخات قائم نہ کرو، اس کے سامنے ایک راز کھول دو، پھر اسے غصہ دلا کر دیکھو، اگر راز فاش کردے تو اس سے بچ کر رہو۔"

ابویزیدؒ سے کسی نے پوچھا۔ "میں کس آدمی سے مصاحبت کروں؟"

فرمایا۔ "جو تجھ سے ایسے آگاہ ہو جیسے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے اور تیری ایسی پردہ پوشی کرے جیسے اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔" (گویا تخلقوا باخلاق اللہ کا عملی نمونہ ہے)

ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ "صرف اس آدمی سے مواخات قائم کرو جو چار حالات میں بھی ایک جیسا ہے۔"

(۱) غصہ کے وقت۔

(۲) رضا کے وقت۔

(۳) لالچ کے وقت۔

(۳) خواہش نفس کے وقت۔

ایک ادیبؒ کا قول ہے۔ "صرف اس آدمی سے مصاحبت رکھ جو تیرا راز چھپائے اور تیری نیکی پھیلائے۔ مصائب میں تیرا ساتھی ہو اور مرغوبات میں تجھ پر ایثار کرے۔"

ایک عالم کا فرمان ہے کہ دو میں سے ایک آدمی ہی کی مصاحبت کرو:

(۱) وہ آدمی جس سے تو کوئی دین کی بات سیکھے۔

(۲) وہ آدمی جو تجھ سے دین کی بات سیکھے۔

روایت ہے کہ ابو سلیمانؒ نے ابن ابی حواریؒ کو نصیحت کی:

"اے احمد! دو میں سے ایک آدمی ہی کی مصاحبت کرو۔"

(۱) وہ آدمی کہ تو دنیا میں اس کی وجہ سے فراخی پائے۔

(۲) وہ آدمی کہ تو آخرت میں اس کی وجہ سے انعام پائے۔

حضرت ابو ذرؓ فرمایا کرتے تھے:

"برے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے۔"

سلف صالحین میں سے ایک بزرگ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی:

"اے بیٹے لوگوں میں اس کی مصاحبت کرنا کہ اگر تو محتاج ہو جائے تو وہ تیرے قریب ہو اور اگر تو امیر ہو جائے تو تیرے مال میں طمع نہ کرے۔ اگر اس کا درجہ بڑھ جائے تو تجھ پر بڑائی نہ دکھائے۔ اگر تو اس کی خاطر تواضع کرے تو وہ تیری حفاظت کرے (یعنی تجھے ذلیل نہ کرے) اگر تو اس سے زیادتی کرے تو وہ برداشت کرے۔ اگر تو اس کے پاس ہو تو وہ تیری زینت کا باعث بنے۔"

ایک بزرگ کا فرمان ہے کہ لوگوں کی چار اقسام ہیں، تین کی مصاحبت کر اور ایک کی مصاحبت نہ کر۔

(۱) سمجھدار آدمی جو اپنی سمجھ سے آگاہ ہے۔ یہ عالم ہے اس کی اتباع کرو۔

(۲) سمجھدار آدمی جو اپنی سمجھ سے آگاہ نہیں، یہ سونے والا ہے اسے جگا دو (۳) بے سمجھ آدمی جو اپنے آپ کو بے سمجھ ہی سمجھے یہ کتاب دیکھ لیں اسے سکھاؤ اور تعلیم دو۔

(۴) بے سمجھ آدمی جو اپنے آپ کو بے سمجھ گمان نہ کرے، یہ منافق ہے اس سے دور رہو۔

حضرت ابو مہرانؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں گھر سے نکلتا ہوں تو تین کے درمیان ہوتا ہوں۔

(۱) اگر اپنے سے زیادہ عالم سے ملاقات ہو تو اس سے سیکھتا ہوں۔

(۲) اگر اپنے جیسے سے ملاقات ہو تو یہ میرے مذاکرات کا دن ہے۔

(۳) اگر اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہو تو یہ میرا ثواب کا دن ہے (یعنی اسے سکھاتا ہوں اور ثواب کا امیدوار ہوں)

ابو جعفر محمد بن علیؒ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی۔ "پانچ آدمیوں سے مصاحبت نہ کرنا بلکہ راستہ چلتے ہوئے ان کے ساتھ بھی نہ چلنا۔"

(۱) جھوٹے کی، یہ قریب کو دور اور دور کو قریب ظاہر کرے گا۔

(۲) احمق کی، فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچا بیٹھے گا۔

(۳) بخیل کی، وہ تجھے اس وقت چھوڑ دے گا جب تو اس کا محتاج ہوگا۔

(۴) صلہ رحمی نہ کرنے والے (بے وفا) کی۔ میں نے قرآن میں تین جگہ اس پر لعنت ہوتے پائی ہے۔

(۵) فاسق (بدکار) کی کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے کم میں فروخت کر دے گا۔

بیٹے نے پوچھا۔ "لقمے سے کم تر کیا چیز ہے؟" فرمایا۔ "لقمے کی امید پر یعنی طمع۔"

ایک بزرگ فرماتے تھے کہ پانچ آدمیوں کی مصاحبت سے دور رہو۔

(۱) بدعتی (۲) فاسق (۳) جاہل (۴) دنیا کا لالچی (۵) لوگوں کی بہت غیبت کرنے والا۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ احمق کے چہرے کی طرف دیکھنا ایک لکھی ہوئی خطا ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے:

"اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے اصحاب کے ساتھ زیادہ نرم ہمدردی رکھے اور بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے نرمی سے پیش آئے۔ جاہل کی مصاحبت سے دور رہو ورنہ اس کی محبت تجھے بھی جاہل کر دے گی یا اپنے مولیٰ کریم سے غافل کر دے گی۔"

قرآن مجید میں دو آدمیوں کی مصاحبت سے بچنے اور ایک کی مصاحبت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) جاہل کی مصاحبت سے بچو۔ فرمایا گیا "فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ." (سورۂ یونس: آیت ۸۹) سو تم دونوں ثابت قدم رہو اور مت چلو راہ ان کی جو نہیں جانتے۔

(۲) غافل کی مصاحبت سے بچو۔ فرمایا گیا۔ "وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا" (الکہف: آیت ۲۸) نہ اطاعت کر اس کی جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔

(۳) غیب کی مصاحبت اختیار کرو۔ فرمایا گیا۔ "وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ" (سورۂ لقمان: آیت ۱۵)

اور اس کی راہ کا اتباع کر جس نے میری طرف رجوع کیا۔

پس سالک کو چاہئے کہ اپنے مرشد اور پیر بھائیوں ہی سے مصاحبت رکھے کہ وہی اس آیت کا مصداق ہوتے ہیں۔

اخوت کے آداب

سالکین کو چاہئے کہ اخوت کے آداب کو ہر وقت پیش نظر رکھیں اور اپنا رہن سہن اس کے مطابق بنائیں۔ چند آداب درج ذیل ہیں۔

(۱) محبت و مودت میں اپنے بھائیوں پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "جب بھی دو آدمیوں نے اللہ کی خاطر محبت کی تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کو محبوب تر وہ ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ محبت کرے۔" دوسری روایت میں ہے۔ "اللہ تعالیٰ کی خاطر اخوت قائم کرنے والوں میں سے اللہ تعالیٰ کو محبوب تر وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے زیادہ نرم ہو۔"

"اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ارشاد فرمایا:

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ" (الحجر: آیت ۸۸)

اور صحابہ کرامؓ کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ" (سورۂ الفتح: آیت ۲۹)

کسی شاعر نے مومن کامل کے متعلق کہا:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

مومن کا ایک وصف بتایا گیا۔ "اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ" (سورۂ المائدہ: آیت ۵۴) مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر سخت ہوں گے وہ کافروں پر

ایک اور جگہ فرمایا گیا:

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ. (سورۂ البلد ۱۷)

اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو رحم کھانے کی وصیت کرتے رہے۔

حدیث پاک میں ہے۔ "ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء" "تم زمین والوں پر رحم کرو! آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(۲) اپنے بھائیوں کی حاجت روائی میں کوشاں رہیں، روز محشر بعض لوگ کہیں گے۔ "فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ. وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ" (سورۂ الشعراء: آیت ۱۰۰، ۱۰۱)

پھر کوئی نہیں ہماری سفارش کرنے والا اور نہ کوئی دوست محبت کرنے والا۔

اس آیت میں حمیم کے معنی ہیں ہمیم۔ یعنی ہا کو قرب کے باعث حاء سے بدل دیا۔ یہ اہتمام سے ماخوذ ہے۔ یعنی "مہتمم بامرہ" (اس کے معاملہ کا اہتمام کرنے والا) اس سے معلوم ہوا کہ صدیق (دوست) وہی ہے جو تیرے امور کا اہتمام کرے۔ سلف صالحین کا طریقہ تھا کہ "جب ان کا ایک بھائی فوت ہوتا تو اس کے اہل و عیال کی چالیس چالیس برس تک خدمت کرتے اور انہیں صرف چہرہ غائب ہونے کی ہی تکلیف ہوتی تھی۔"

سیرت سلفؒ سے اخوت فی اللہ کے حقوق کے بارے میں واقعہ منقول ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کے گھر میں آتا ہے اور اس بھائی کو معلوم بھی نہیں، وہ اس کے گھر والوں سے پوچھتا ہے۔ "تمہارے پاس آٹا ہے، گھی ہے، تمہیں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔" اگر وہ جواب دیں کہ ہمارے پاس فلاں فلاں چیز نہیں تو وہ یہ تمام چیزیں خرید کر انہیں لا دیتا ہے یعنی وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کے اہل و عیال میں فرق نہ رکھتا۔ اپنے بھائی کا بوجھ بھی خوشی خوشی اٹھاتا اور بتاتے ہیں کہ جب بھائی سے ملاقات ہوتی تو اس مدد کا ذکر تک نہ کرتا۔

روایت ہے کہ حضرت مسروقؒ نے کافی قرض لے رکھا تھا اور ان کے دوست حضرت خثیمہؒ پر بھی قرض تھا۔ چنانچہ حضرت مسروقؒ نے حضرت خثیمہؒ کا قرض ادا کر دیا اور انہیں معلوم نہ تھا جب کہ حضرت خثیمہؒ

نے حضرت مسروقؒ کا قرض ادا کردیا اور انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ کون ادا کر گیا۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے ہل میں جتے ہوئے دو بیلوں کو دیکھا کہ ایک بیل رک کر بدن کھجلانے لگا تو دوسرا بیل بھی رک گیا۔ حضرت ابوالدرداءؓ یہ دیکھ کر رو پڑے، فرمایا کہ اگر حیوان ایک دوسرے کی اتنی رعایت کرتے ہیں تو دو بھائیوں کو ایک دوسرے کی کتنی رعایت کرنی چاہئے۔

(۳) کسی غلطی کے ارتکاب پر اپنے بھائی کو رسوا نہ کرے بلکہ مناسب طریقے سے اصلاح کی کوشش کرے۔ حضرت ابوالدرداءؓ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک نوجوان ان کی مجلس پر چھا گیا، حتیٰ کہ حضرت ابوالدرداءؓ اس کی نیکوکاری کی بنا پر اس سے محبت کرنے لگے۔ اچانک یہ نوجوان کوئی کبیرہ گناہ کر بیٹھا۔ بعض حاسدین اسے حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس لے آئے اور کہا کہ کاش آپ اسے دور کردیں۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ ہم ایک چیز کی وجہ سے اپنے دوست کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے پیغمبر علیہ السلام کو اپنے اہل کے بارے میں یہی حکم دیا۔ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ.

(سورۃ الشعراء: آیت ۲۱۶)

پھر اگر تیری نافرمانی کرے تو کہہ دے میں الگ ہوں تمہارے کام سے۔

اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ "میں تم سے قطعی طور پر ہی بے زار ہوں۔" حضرت عمرؓ نے ایک آدمی سے مواخات کر رکھی تھی وہ غیر ملک چلے گئے تو غفلت میں پڑ گئے۔ جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو آپ نے ان کی طرف ایک مکتوب لکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ. (سورۃ المومن: آیت ۱،۲،۳)

یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ لکھنے کے بعد اسے برے فعل پر ندامت دلائی۔ جب اس نے مکتوب پڑھا تو کہا۔ "اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور حضرت عمرؓ نے مجھے اچھی نصیحت کی۔" پھر وہ توبہ تائب ہو کر نیک ہو گیا، اپنے بھائی کی نصیحت پر عمل پیرا نہ ہونا سخت دلی اور کذب حال کی علامت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کاذبین کے متعلق فرمایا:

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ. (سورۃ الاعراف: آیت ۷۹)

اور لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

(۴) اپنے بھائی کے عیوب اور اس کی لغزشوں کی پردہ داری کرے۔ حدیث پاک میں ہے۔ "ایسے برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ مانگو کہ اگر وہ نیکی دیکھے تو اسے چھپا دے اور اگر وہ برائی دیکھے تو اسے ظاہر کردے۔"

وصف عدالت میں امام شافعیؒ کا قول علماء نے بہت پسند کیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے امام شافعیؒ کو یہ فرماتے سنا۔

"ہر آدمی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی کرتا رہے اور نافرمانی نہ کرے اور ہر آدمی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے اور اطاعت نہ کرے۔ اب جس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے بڑھ گئیں تو یہ عدل ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ "جب تمہارا بھائی سو رہا ہو اور اس کا کپڑا اس سے کھل جائے تو تم کیا کرتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا۔ "ہم اسے ڈھانپ دیتے ہیں اور پردہ کرتے ہیں۔" فرمایا۔ "بلکہ تم اس کا پردہ کھولتے ہو۔" انہوں نے عرض کیا۔ "سبحان اللہ یہ کون کرے گا۔" فرمایا۔ "تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کے بارے میں ایک بات سنتا ہے تو اس میں اضافہ کرکے اسے پھیلاتا ہے۔" (وہ پردہ کھولنے والا ہوا)

قسط نمبر: ۴۴

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلم قوموں کے ساتھ عموماً امن اور سکون کے ساتھ مل جل کر رہنے کا رویہ اختیار فرماتے تھے۔ خصوصیت کے ساتھ اگر ان کے ساتھ کوئی پیمان باندھتے تو اس پیمان کو پورا کیا کرتے تھے، عہد شکنی سے آپ کوسوں دور رہتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی ان کی ہدایت یہی ہوا کرتی تھی کہ جو وعدہ کرو اور عہد باندھو اس کو پورا کرو۔ تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں کافروں سے بھی اگر کوئی وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔ مشرکین سے بھی آپ نے کبھی عہد شکنی نہیں کی اور آپ ایسا کیوں کرتے جب کہ ایفائے وعدہ اور عہد کی پابندی اسلام کا ایک اہم ترین اور بنیادی اصول ہے۔

اسلام ایفائے وعدہ کو ایک مسلمان کی ضروری صفت قرار دیتا ہے، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی احکام پر عمل کرنے میں تمام مسلمانوں سے زیادہ بڑھ چڑھ کر ذمہ دار اور سنجیدہ تھے تاہم بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں یہ معاملہ ایک نئی صورت اختیار کر گیا تھا، جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا معاہدہ عین اسی وقت توڑ ڈالا جب ایک بہت بڑی فوج نے مدینہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ یعنی اس وقت جب اسلام اور مسلمان ایک نازک ترین دور سے گزر رہے تھے اور انہیں اپنا مستقبل بے حد تاریک نظر آرہا تھا۔ یہ درست ہے کہ قریش کا خطرہ باقی نہیں رہا تھا اور اس کی فوج ذلت اٹھا کر مدینہ منورہ سے جا چکی تھی، لیکن اس بات کی کیا ضمانت تھی کہ وہ اسلام کے دوسرے دشمنوں کو اپنے ساتھ ملا کر دوبارہ مدینہ کا محاصرہ نہیں کریں گے نیز اس بارے میں کیوں کر اطمینان ہوسکتا تھا کہ بنی قریظہ بھی اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوبارہ تعاون نہیں کریں گے، ان نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ بدعہد یہودی مدینہ کے پہلو میں سرطان علاقہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ لہٰذا ان سے ہر لحہ خطرہ لاحق تھا اور اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ وہ کسی بھی وقت اسلام کے دشمنوں سے مل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے، پس یہ ضروری ہو گیا تھا کہ اس فاسد عضو کو کاٹ دیا جائے اور اس سرطان کی جڑ کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے۔ جس دن قریش کی فوج محاصرہ ختم کر کے مدینہ واپس ہو گئی تھی اسی دن سہ پہر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسلامی فوج بنی قریظہ کے قلعے میں پہنچ گئی اور وہاں جا کر فوج نے عصر کی نماز ادا کی۔ چنانچہ اس طرح بنی قریظہ کا محاصرہ کر لیا گیا۔ مورخین کا کہنا ہے کہ یہ محاصرہ پندرہ دن سے پچیس دن تک رہا، چونکہ قلعے کے دروازے بند تھے اس لئے جنگ محض تیر چلانے اور پتھر پھینکنے کی حد تک جاری رہی۔

رفتہ رفتہ بنی قریظہ اس محاصرے سے تنگ آگئے اور انہوں نے بات چیت کی پیش کش کردی، چنانچہ باہم گفتگو ہوئی اور اس میں یہ طے ہوا کہ یہودی اپنا ایک ثالث چن لیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے ایک ثالث مقرر فرما دیں، پھر دونوں ثالث یہودیوں اور مسلمانوں کے بارے میں مل جل کر جو بھی فیصلہ دیں وہ فیصلہ طرفین کو قبول کرنا پڑے گا۔

یہودیوں نے باہمی صلاح اور مشورے کے بعد سعد ابن معاذؓ کو کہ جن سے ان کے دیرینہ مراسم تھے اپنی جانب سے ثالث بنایا اُدھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سعد ابن معاذؓ کی ثالثی پر راضی ہو گئے اور دونوں فریقوں کے ثالث مقرر ہو گئے۔

اگرچہ یہودیوں کے ساتھ سعد ابن معاذؓ کے دوستانہ مراسم تھے، تاہم وہ ایک مخلص اور پابند شریعت مسلمان تھے اور انہیں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ میں گہری دلچسپی تھی۔ لہٰذا ضروری تھا کہ وہ طرفین کے مفادات اور نظریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا عاقلانہ فیصلہ صادر کریں جس سے آنے والے خطرات کا سدباب ہو جائے۔

چنانچہ سعد ثالثی کے لئے مخصوص جگہ پر کھڑے ہو گئے، اس وقت سیکڑوں مسلمانوں کی یہودیوں کی نگاہیں ان کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں،

کیوں کہ ان کی زبان سے نکلنے والے الفاظ آخری فیصلہ کی حیثیت رکھتے تھے اور ان میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں تھا۔

انہوں نے تھوڑی دیر کے لئے تمام حالات وواقعات پر نظر ڈالی اور خوب غور وفکر کیا، اس وقت انہیں یہودیوں کا قضیہ چکانے اور ان سے لاحق خطرات کو دور کرنے کے لئے دو راستے نظر آئے، ایک یہ کہ یہودی اسلام قبول کرلیں اور دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اسلامی مراعات اور تحفظات سے بہرہ مند ہوں، یعنی ان کے جان ومال اور عزت وآبرو اسلام کی پناہ میں آجائیں اور اسلامی حکومت ان کے مفادات کی اسی طرح نگہبانی کرے جس طرح ان مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کی نگہبانی کرتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر یہودی یہ والا راستہ اختیار نہ کریں تو پھر ان کی طرف سے متوقع خطرات کے سد باب کے لئے اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا کہ ان کا قلع قمع کردیا جائے۔ چنانچہ سعدؓ نے بلند آواز میں کہا۔

میرا فیصلہ یہ ہے کہ یہودی بنی قریظہ مسلمان ہوجائیں تو وہ
اسلام کی پناہ میں آجائیں گے اور ہر طرح سے محفوظ رہیں
گے اور اگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہیں گے اور وہ سرکشی سے
باز نہیں آئیں گے تو پھر انہیں نیست ونابود کردیا جائے گا۔

یہ للکار سننے کے بعد بھی یہودیوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، اس کے بعد انہیں سرکشی اور غداری کی سزا بھگتنی پڑی اور اس طرح مسلمانوں کا مرکز مدینہ یہودیوں کی سازشوں اور فتنہ انگیزیوں سے پوری طرح پاک صاف ہوگیا۔

اسلامی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ دین اسلام کو جس قدر نقصانات یہودیوں سے پہنچے اس قدر نقصانات کافروں اور مشرکوں سے نہیں پہنچے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ بعثت رسولؐ اور تحریک دین کے بعد سب سے اسلام مشرکوں نے قبول کیا۔ اس کے بعد عیسائیوں نے بھی اسلام کے سامنے سر تسلیم خم کیا، لیکن یہودیوں کی بدبختی تھی کہ وہ اسلام قبول کرنے سے محروم رہے اور ان کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اسلام کو اور مسلمانوں کو بار بار نت نئے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ یہودیوں کے بعد اسلام کے قلعے کو متزلزل کرنے میں منافقین کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ منافقین کی شرارتوں کی وجہ سے بھی کئی بار مسلمانوں کو کئی بڑی آفتوں کا سامنا کرنا پڑا اور یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے بھی یہ فیصلہ سنادیا کہ منافقین جہنم کے ذلیل ترین مقام میں پہنچائے جائیں گے اور انہیں عبرتناک سزائیں ملیں گی۔

لیکن تاریخ اسلام یہ بھی بتاتی ہے کہ اسلام کے مخلصین کی جدوجہد اور قربانیوں کی بنا پر اسلام آہستہ آہستہ سارے عرب میں پھیلتا رہا اور رفتہ رفتہ یہ بات ثابت ہوتی رہی کہ اسلام ایک مقدس اور پاکیزہ مذہب ہے جس کی آغوش میں انسان اور آدمیت پروان چڑھتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے چراغ اور اسلامی چراغ کے سامنے آہستہ آہستہ ایک بجھتے رہے اور آہستہ آہستہ ان کی قلعی کھلتی رہی۔ مشرکین عرب نے جو سیکڑوں بتوں کے پجاری تھے، ایک خدا کے سامنے اپنا سر جھکا کر روحانی سکون محسوس کیا، لیکن یہودیوں کی بدبختی تھی کہ وہ ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے اور ابھی تک بھٹک رہے ہیں، ان کی شرارتیں آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

یوگا-شریعت اسلامیہ کی نظر میں

ابوعدنان سعیدالرحمٰن

ایک مسلمان کے لئے حقیقی معنوں میں دلی سکون اور نفسیاتی راحت قرآنی تعلیمات کی پیروی اور نبوی فرامین کی اتباع میں مضمر ہے۔

موجودہ وقت میں مسلمانوں کے لئے نہایت ہی صبر آزما ہے۔ ہر چہار طرف سے طاغوتی طاقتیں ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی تعلیمات وہدایات کے تعلق سے شک وشبہ پیدا کیا جاسکے یا ان کے دل ودماغ میں یہ بات راسخ کی جاسکے کہ اسلام ہر اعتبار سے کامل ومکمل نہیں ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں مذہب اسلام میں نہیں بتایا گیا ہے حالاں کہ وہ دنیائے انسانیت کے لئے بے حد مفید اور سودمند ہیں۔ اسی چور دروازے سے اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے درمیان بہت ساری ایسی چیزیں داخل کردیتی ہیں جو سراسر اسلامی مبادیات کے خلاف ہوتی ہیں، جن کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا ادنیٰ جانکار بھی بہ آسانی یہ بتا سکتا ہے کہ مذہب اسلام ان جیسی لغویات اور فضول کی چیزوں کی اجازت نہیں دے سکتا، کیوں کہ مذہب اسلام ایک ربانی مذہب ہے۔ اس کی جملہ تعلیمات نہایت ہی ٹھوس، محکم، انسانیت کی فطرت سے آہنگ اور حد درجہ مفید ہیں۔ جی ہاں، ایسا ہی ایک مسئلہ ''یوگا'' کا ہے، چند دنوں پہلے کی بات ہے کہ اقوام متحدہ نے ہندوستانی مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے ہر سال ۲۱ رجون کو ''عالمی یوگا ڈے'' منانے کا اعلان کیا۔ قطع نظر اس کے جب ہم مسئلہ ہذا کے بارے میں معتبر علمائے کرام کی تحریروں کو دیکھتے ہیں، ان کی تحقیقات کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ان کے علمی نگارشات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یوگا ایک غیر شرعی عمل ہے اور اسے کسی بھی صورت میں جائز نہیں کہا جاسکتا۔

یوگا سنسکرت زبان کا لفظ ہے۔ یہ ''یوگ'' سے مشتق ہے، جس کے معنی اللہ کو پاجانا اور اس میں سماجانا ہے۔ یوگا کرنے والے کو ''یوگی'' کہا جاتا ہے۔ یہ ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکاروں کا ایک قدیم طریقہ ورزش ہے، جس کا سب سے پہلا تذکرہ ہندوؤں کی مذہبی کتاب ''وید'' میں ملتا ہے۔ یہی نہیں ہندو دھرم کی مقدس کتاب ''بھگوت گیتا'' کا چھٹا باب فلسفہ یوگا پر مبنی ہے جس میں ہندوؤں کے ایک بھگوان سری کرشن نے ارجن کو یوگا کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔ اس میں کرشن نے بتایا ہے کہ یوگا کے مشہور ارکان ابھیاسا (Abhyasa) اور ورگیا (Vargaya) کی انجام دہی کے ذریعہ ذہنی سکون کو حاصل اور قلبی اضطراب کو دور کیا جاسکتا ہے۔ یوگا مختلف آسنوں سے عبارت ہے۔ ہر آسن مختلف طریقے سے انجام دیا جاتا ہے، ان آسنوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو ابتدائی آسان ہیں جنہیں بہ آسانی کیا جاسکتا ہے اور بعض نہایت مشکل ہیں، جنہیں بہت پریکٹس کے بعد بھی معدودے اشخاص ہی انجام دے سکتے ہیں۔ یوگا کرنے کے دوران یوگی حضرات مختلف اشلوکوں اور منتروں کا زور زور سے ورد کیا کرتے ہیں، جن میں اکثر اشلوک کفریہ کلمات اور شرکیہ جملوں پر مبنی ہیں۔ اسی طرح اس دوران سورج کے بارہ ناموں کا ورد کیا جاتا ہے، کیوں کہ یوگا یہ ایک اہم رکن ہے اور اس دوران ''سریہ نمسکار'' جیسا عمل کو انجام دیا جاتا ہے۔ نیز یوگا کرنے والے شخص کی نظر سورج نکلتے یا ڈوبنے کے وقت سورج پر ٹکی رہے۔ اگر کسی وجہ سے سورج نہ دکھائی دے سکے تو چاہئے کہ یوگا کرنے والا انسان اپنے سامنے دیوار پر سورج بنالے اور اسی پر نظر ٹکائے رکھے، نیز یوگا ایک وقت طلب ورزش ہے اور خود ہندو مذہبی رہنما کہا کرتے ہیں کہ یوگا اتنا ہی مفید ہوگا جتنا اس میں وقت صرف کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ یوگا میں اپنے دن کا اچھا خاصا وقت لگا دیتے ہیں تاکہ انہیں چستی اور پھرتی حاصل ہوجائے۔ (تفصیل کے لئے لاحظہ فرمائیں: یوگا کی شرعی حیثیت: ابوالعزم، ص ۷-۱۳)

سابقہ سطور میں درج کی گئی معلومات سے معلوم ہوتا ہے کہ یوگا

ایک مخصوص مذہب کا طریقہ، ورزش ہی نہیں بلکہ ان کی ایک اہم عبادت بھی ہے، جس میں دو مختلف مذہبی اشلوکوں اور منتروں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سوریہ نمسکار جیسے واضح شرکیہ عمل کو انجام دیا کرتے ہیں۔ گویا کہ یہ ہندوؤں کی تہذیب کا حصہ ہے جسے وہ خوبصورت عنوان دے کر لوگوں کے درمیان اپنی تہذیب، تمدن رائج کرنے کے لئے کوشاں ہیں تاکہ آئندہ نسلوں کو کسی طرح سے گمراہ کیا جاسکے۔

اسلام اور یوگا

اسلام تندرستی اور صحت مندی کو عظیم نعمت قرار دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے صحت کی نگہداشت کے مختلف زریں اصول متعین کئے ہیں اور ان تمام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے جو کہ تندرستی اور صحت مندی کے لئے مضر اور نقصان دہ ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جابجا طاقتور قوم بننے کی رہنمائی فرمائی ہے اور انفرادی قوت و طاقت کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا: "اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ" یعنی بہتر یہ ہے کہ آپ جسے مزدور رکھیں وہ مضبوط اور امانت دار ہو۔

نیز اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ کے نزدیک مضبوط مومن کمزور مومن کے مقابلے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے، البتہ خیر و بھلائی دونوں میں موجود ہے۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا آیت و حدیث سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تیر اندازی، گھوڑ سواری اور اونٹ سواری جیسے مقابلوں میں شرط کو مشروع قرار دیا ہے تاکہ لوگ ان کھیلوں میں حصہ لے کر اپنی جسمانی قوت میں اضافہ کرسکیں۔ چنانچہ یوگا کے بارے میں جو کہا جاتا ہے کہ اس سے بدن کی ورزش ہوتی ہے، جس کو تازگی حاصل ہوتی ہے، پھرتی نصیب ہوتی ہے اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ چند فائدے اس سے حاصل ہوتے ہوں، اس کے قطع نظر جب ہم اسلامی تعلیمات دیکھتے ہیں تو ہمیں بے شمار ایسے اصول ملتے ہیں جن کا یوگا مخالف ہے، اور اسی وجہ سے یوگا ایک غیر شرعی عمل قرار پاتا ہے۔ پیش خدمت ہے یوگا کی حرمت کے چند اہم اسباب:

(۱) ایک مسلمان کی تشخیص اور پہچان عقیدہ توحید ہے، جب کہ یوگا توحید سے متصادم ہے اور اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے حلول جیسے غیر شرعی نظریات و خیالات پر مبنی ہے۔ نیز اس میں "سوریہ نمسکار" کی شکل میں غیر شرعی عمل بھی ہے۔

(۲) یوگا کرنے سے ایک مخصوص مذہب کی مشابہت اور تقلید لازم آتی ہے، جب کہ مسلمانوں کو ان تمام اعمال و افعال اور کردار سے باز رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ جس سے اپنا تشخص زائل ہوتا ہو اور دوسرے اقوام کی مشابہت لازم آتی ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہوجاتا ہے" (مسند احمد، سنن ابوداؤد، طبرانی)

(۳) یوگا کے اندر ورزش کے بعض ایسے طریقے بھی ہیں جو بہر حال شائستہ اور مہذب نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ یوگا کرنے والا شخص یوگا کے دوران بیٹھنے کے ایسے طریقے اختیار کرتا ہے جو بہر حال خراب تصور کئے جاتے ہیں۔

یوگا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے قلبی سکون اور نفسیاتی راحت نصیب ہوتی ہے۔ حالاں کہ ایک مسلمان کے لئے حقیقی معنوں میں دلی سکون اور نفسیاتی راحت قرآنی تعلیمات کی پیروی اور نبوی فرامین کی اتباع میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب" یعنی اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان و سکون نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ کے بتائے ہوئے دیگر ذرائع سے قلبی سکون تلاش کرنا خود کو گمراہی کے گڑھے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ وہ وجوہات ہے جن کی بنیاد پر ہم یہ بات صراحتاً کہہ سکتے ہیں کہ یوگا جسمانی ورزش نہیں بلکہ خالص ایک مخصوص مذہبی عمل ہے اور اس وقت اسے کمزور ایمان والے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے خوشنما عنوان دے کر مسلم معاشرہ میں رائج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سازش کو سمجھیں اور اسے غیر شرعی جانتے ہوئے اسے گریز کریں۔

موجودہ حکومت اس طرح کے مسائل کو اٹھا کر ایک بے چینی اور اختلاف کو ہوا دینا چاہتی ہے تاکہ حکومت کی دوسری کمزوریاں عوام کی نظروں سے اوجھل رہیں اور لوگ ان ہی باتوں میں الجھ کر رہ جائیں۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۴۱

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

دوا: قرآن مجید میں دوا کے طور پر شہد کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوزخ

کفر اور شرک کا کبیرہ گناہوں کا اللہ جل شانہ کی نافرمانی کرنے والوں کا ٹھکانہ، یہ بیت الحزن ناقابل مغفرت بندوں کے لئے مخصوص ہے۔ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا.

ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی اور اگر فریاد کریں گے تو کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی (جو) پگھلتے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور جو) مونہوں کو بھون ڈالے گا (ان کے پینے کا) پانی بھی برا اور آرام گاہ بھی بری۔ (۲۹:۱۸)

دوستی

محبت و دوستی کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھائیوں کی مثال دو ہاتھوں کی طرح ہے، جو ایک دوسرے کو دھوتے ہیں۔ ان حقوق کی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم مال میں ہے، دونوں کے لئے لازم ہے کہ ایثار سے کام لیں اور دوسرے کے حق کو مقدم رکھیں۔ دوسری یہ کہ اسے اپنی طرح سمجھیں اور اپنے مال میں اسے شریک جانیں، سب سے آخر درجہ یہ ہے کہ اپنے غلام و خادم جیسا رکھیں۔ جو چیز اپنی حاجت سے زیادہ ہو اس کے حوالے کردیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو بیس درہم اپنے دوست کے لئے خرچ کرو وہ ان سو درہموں سے بہتر ہے، جو درویشوں کو دو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگل میں دو مسواکیں کاٹیں، ایک ان میں سیدھی تھی اور دوسری ٹیڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھی مسواک اپنے ہمراہ صحابی کو دیدی تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ کے لئے یہی بہتر اور اچھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی سے ایک ساعت بھی محبت رکھے تو اس سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا کہ اس نے حق صحبت کا خیال رکھا یا اس کو ضائع کردیا۔

دوشنبہ

دوشنبہ یعنی پیر یا سوموار کے دن کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ دوشنبہ کے دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ حجر اسود کو اسی دن اٹھا کر رکھا۔ دوشنبہ ہی کے دن ہجرت بھی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی دوشنبہ کے دن ہوا۔

دولت

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا.

مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی رونق و زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں۔ (۴۶:۱۸)

قرآن کریم میں فی کے متعلق (فی وہ مال غنیمت ہے جو دشمن سے لڑے بغیر ہاتھ آجائے) اللہ اور رسول اہل قرابت، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کے حقوق قائم کرکے اس کی وجہ بھی بتائی گئی ہے۔

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم.

تاکہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہیر پھیر میں نہ رہ جائے۔ (۷:۵۹)

دراصل اس آیت میں دولت کے صحیح مقام کو متعین کردیا گیا ہے۔

آج ہی کی طرح اسلام کے ابتدائی دور میں بھی انسانی سماج دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا۔ مال داروں کی ایک جماعت تھی جو دولت کو تجوریوں میں بند کر رہی تھی، دوسری طرف مزدوروں اور مفلسوں کا ایک گروہ تھا جو نانِ شبینہ کا محتاج تھا۔ عرب میں طائف مکہ اور مدینہ ان مال داروں کے مراکز تھے، خصوصاً مدینہ کے یہودی غریبوں کا خون نچوڑنے میں پیش پیش تھے۔ اسلام نے اپنے اصلاحی پیغام میں اس غیر متوازن مالی نظام کو درہم برہم کر کے جو متوازن اور عادلانہ نظام قائم کیا اس کا یہ مقصد قرار دیا کہ دولت جوئے آب کی طرح رواں دواں رہے۔ گڑھے میں رکے ہوئے پانی کی طرح سڑ کر سماج کے دماغ کو متعفن نہ کر دے۔ دولت مال داروں کے ہیر پھیر ہی میں نہ رہ جائے بلکہ ضرورت مندوں کو بھی اس سے استفادہ کا حق حاصل ہو۔ اس مقصد کے لئے جو اصول بطور طریقہ کار تجویز کئے گئے ان کا ماحصل یہ ہے (۱) مال کو فتنہ وآزمائش قرار دیا کہ کون اسے مصارف خیر میں خرچ کر کے نعمت خداوندی کا شکر ادا کرتا ہے اور کون اس سے روگردانی کر کے کفران نعمت کا مرتکب ہوتا ہے، ارشاد ہوا۔

وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ۔

اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں، اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں)(۱۷۷:۲)

ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ۔

یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا اور کرم کرنے والا ہے۔ (۴۰:۲۷)

(۲) بخل کو سخت مذموم قرار دیا اور بتایا کہ بخیلوں کا مال قیامت کے دن ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

جو مال میں خدا نے اپنے فضل سے ان کو بخشا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ ان کے لئے برا ہے وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں، قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ (۱۸:۳)

(۳) سونے چاندی کو دبا کر رکھنے والوں کو سخت عذاب کی تنبیہ کی گئی ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے رستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خوشخبری سنا دو۔ (۳۴:۹)

(۴) اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کو اور اپنی خواہشوں کو نظر انداز کر کے عزیزوں، غیروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور غلاموں کی ضرورتوں کے پورا کرنے کو اصل نیکی قرار دیا گیا۔

(۵) سود اور اس کے متعلقات کو حرام قرار دیا گیا کیوں کہ یہ روپے کی گردش کو روکنے اور ضرورت مندوں کی امداد سے باز رکھنے کا سب سے بڑا سبب ہے اور دھمکی دی گئی کہ سود خوار قیامت کے دن دیوانوں کی طرح اٹھے گا۔

(۶) ہر مال دار پر سونے چاندی اور مال تجارت میں سالانہ ڈھائی فی صد زکوٰۃ ادائیگی فرض قرار دی گئی۔ اس طرح زرعی پیداوار اور جانور کے ریوڑوں میں لازمی خیرات کا حصہ مقرر کیا گیا۔

(۷) بعض اعمال خیر کو نکھارنے اور گناہوں کے وبال کو دور کرنے کے لئے صدقات واجب قرار دیئے گئے۔ مثلاً کفارہ صوم، کفارہ ظہار اور اعمال حج کے سلسلے کے کفارات صدقہ فطر وغیرہ۔

(۱۰) مرنے والے کے مال وجائیداد کو لازمی طور پر تقسیم کرنے کے لئے ایسا قانون وراثت تجویز کیا گیا کہ بڑی سے بڑی تعلقہ داری اور جاگیرداری بھی دو تین پشتوں بعد اپنے آپ ختم ہو جائے۔ اسلام کا یہ عادلانہ مالیاتی نظام اگر آج دنیا کے کسی حصہ میں جاری وساری ہو جائے تو امریکی اور برطانوی امپریلزم اور روسی کیمونزم کے درمیان حریفانہ کشاکش سے پریشان مخلوق خدا کو وہ سیدھا راستہ نظر آجائے جو امن وسلامتی، صلح وآشتی، محبت والفت کی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ (قاموس القرآن)

دہھا: فارسی کے دہ (دس) کی جمع ماہ محرم الحرام کے دس روز جب شیعہ حضرات، حضرت امام حسینؓ کی یاد میں ماتم مناتے ہیں۔

دہر

وقت کا ایک لمبا وقفہ زمانہ، دہر دراصل دنیا کی ابتداء سے اس کی انتہا تک کی مدت کا نام ہے۔ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔

بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا۔ (۱:۷۶) حدیث میں آیا ہے زمانہ کو برا نہ کہو کیوں کہ اللہ ہی دہر ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھائی اور برائی، خوشی اور غم جو کچھ زمانہ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں دراصل اس کا فاعل اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ (مفردات امام راغبؒ)

دیت: خون بہا، اس کی نقد رقم حنفیہ کے نزدیک تقریباً دو ہزار سات سو چالیس روپے ہوتے تھے۔ یہ رقم قاتل کی برادری کو ادا کرنی ہوتی ہے۔

دیدارِ الٰہی

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل بہشت جنتوں میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کیا تم چاہتے ہو کہ جو نعمتیں تم کو دی گئی ہیں۔ ان میں سے زائد کوئی اور چیز تمہیں عطا کروں، وہ عرض کریں گے کہ بار الٰہا تو نے ہمارے چہرے روشن کئے، ہم کو دوزخ سے نجات دی، نعمت کے باغوں میں پہنچا دیا۔ (اب ہم اور کیا مانگیں) پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا اور اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو بے پردہ دیکھیں گے، اب تک جو نعمتیں ان کو مل چکی ہیں ان سب سے پیاری نعمت ان کے لئے یہ دیدار الٰہی ہوگی۔

دَین: وہ قرض جو ایک مقررہ مدت کے لئے ہو قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا اور دَین کے لئے جو وقت مقرر کر لیا جائے اس مقررہ وقت پر ادا کرنا ہوتا ہے۔

دین

دین کے لغوی معنی اطاعت کے ہیں اور چونکہ شریعت کی روح اطاعت خداوندی ہے اس لئے بطور استعارہ شرع میں بھی مستعمل ہو گیا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ اللہ کے نزدیک دین جو ہے وہ اسلام ہے۔ (۱۹:۳) اور پھر کہا گیا وَاَخْلَصُوْا دِیْنَھُمْ لِلّٰہِ۔ انہوں نے دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیا۔ (۱۴۶:۴)

انہوں نے دین کو اللہ کے لئے خالص کر دیا۔ (۱۴۶:۴)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس بات کی نصیحت کی کہ دین کے امور انجام دینے میں سہولت اور نرمی اختیار کی جائے تاکہ پابندی سے اس پر عمل ہو سکے اور اس پر سختی نہ کی جائے کہ پھر اس کا نبھانا دشوار ہو جائے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں آسانی کرو، سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور انہیں ڈرا ڈرا کر متنفر نہ کرو۔ (بخاری)

یہ بھی فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم اچھی باتوں اور نیکیوں کو لوگوں سے کہتے رہو اور برائیوں سے ان کو روکتے رہو یاد رکھو کہ اگر ایسا نہ کیا تو ممکن ہے کہ اللہ تم پر کسی قسم کا عذاب مسلط کرے اور تم اس سے دعائیں کرو اور وہ اس وقت سنی نہ جائیں۔

دین اسلام پر ایمان لانے کے بعد اس پر قائم رہنا استقامت دین ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت میں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، خوشی مناؤ۔ (۳۰:۴۱)

☆ آدمی کے دوست تین ہیں۔ ایک تو قبض روح تک ساتھ رہتا ہے، دوسرا قبر تک، تیسرا قیامت تک۔
قبض روح کا ساتھی تو مال ہے، قبر تک کے ساتھی اس کے گھر والے اور قیامت تک کے ساتھی اس کے اعمال۔
☆ عمل بقدر طاقت کرو، خدا کی قسم خدا تعالیٰ ملول نہیں ہوتا تم ہی ملول ہو جاؤ گے۔
☆ سخی گنہگار خدا تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔

آپ کا یوم پیدائش اور خواص

جس کسی کو پروردگار عالم فرزند یا لڑکی عطا فرمائے تو جس روز پیدائش ہو۔ اس دن کا شمرہ جو نیچے لکھا گیا ہے اس کو دیکھ کر معلوم کرے کہ اس یوم کی پیدائش کے کیا خواص ہیں۔ اس وقت یہ دیکھیں کہ کون سے سیارے کی ساعت ہے۔ اس کا نیک و بد شمرہ بھی خود بخود معلوم کرلیں اور نام بھی مندرجہ ذیل نقشہ سے دیکھ کر جو اپنے دل اور خویش واقربا کو پسند اور بالکل سادہ ہو رکھیں۔

جمعہ:۔ جو بچہ جمعہ کے دن پیدا ہو۔ اس کا تعلق سیارہ زہرہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ علم دینیات پڑھے گا۔ دولت مند، رحم دل، غلاموں کا وفادار اور بہادر ہوگا۔ کھانا پینا، اور پہننا اس کا نہایت اچھا رہے گا۔ اس کو بادی اور بلغمی امراض بہت ہوا کرینگے۔ ہر کاروبار کو نہایت شوق سے کریگا۔ اس کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی۔ متحمل مزاج علم نجوم و حکمت کو ضرور پڑھے گا۔ ۲۔۲۰۔۲۴رسال اس کے خطرناک ہیں اگر ان سے محفوظ رہا تو اس کی طبعی عمر ان شاءاللہ ۶۰ رسال ہوگی۔

ہفتہ:۔ (شنبہ) جس کی پیدائش ہفتہ کو ہو۔ اس کا تعلق سیارہ زحل سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بڑا حریص اور لالچی، علوم زراعت اور عمارت کا شوقین، اپنوں کو چھوڑ کر غیروں اور کمینوں وذلیلوں کا وفادار اور احسان فراموش ہوگا۔ بڑھاپے کی حالت میں عورتوں سے زیادہ محبت رکھے گا۔ ماں، باپ اور بھائیوں کا دشمن ہے۔ ہمیشہ سفر میں خوش رہے۔ برے کام بڑا شوق سے کرے۔ ہر وقت نگاہ کو نیچے رکھے۔ غیر مذہب لوگوں سے زیادہ متفق رہے۔ کافرانہ خیال ہوں گے اور کفران نعمت ہوگا۔ مزاج اس کا سوداوی اور یہ ۲۰۔۲۵۔اور ۴۵ سال اس کے لئے خطرناک ہیں۔ اگر ان سے بچ نکلا تو پھر ان شاءاللہ اس کی عمر ۱۰۰ رسال ہوگی۔

اتوار:۔ (یکشنبہ) جس کی پیدائش بروز، اتوار ہو۔ اس کا تعلق شمس سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ صاحب اقبال۔ عالم ہنرمند دانا عقل مند اور سمجھ دار ہوتا ہے۔ اس کے ہاں اولاد بہت ہوتی ہے۔ اچھا کھاتا اور عمدہ پہنتا ہے۔ دوست احباب اس سے بہت خوش رہتے ہیں۔ اپنی عقلمندی اور سوچ وفکر کے ذریعے بیگانوں کو بھی اپنا بنا لیتا ہے۔ اس کے جسم میں کوئی ٹھیک نہ ہونے والی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی کو تکلیف دینا لڑنا، جھگڑنا اس کا فعل ذاتی ہوتا ہے۔ متکبر اور بارعب ہوتا ہے۔ میٹھی چیز خوب مزے سے کھاتا ہے۔ رشوت پرست اور غصہ والا ہوتا ہے۔ مزاج اس کا صفرا مانا گیا ہے۔ اس کی زندگی کے ۷۔۱۳۔۲۵۔۳۰۔۳۲۔ سال ناقص ہیں۔ اگر ان سے محفوظ رہا تو انشاءاللہ ۶۰ رسال کی عمر بسر کریگا۔

سوموار:۔ (دوشنبہ) جس کی پیدائش بروز سوموار ہو۔ اس کا تعلق سیارہ قمر سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ شخص خوش طبع شیریں کلام، صاحب حیاوشرم، بردبار، علم و ہنر کا ماہر با مروت، مزاج اس کا بادی اور عام طور پر یہ دولتمند ہوتا ہے۔ عموماً یہ شخص خوش حال زندگی بسر کرتا ہے۔ ۲۔۵۔۱۷۔۲۷ برس ناقص آئیں گے۔ اگر اس سے محفوظ رہا تو عمر طبعی ۷۰ ریا ۸۴ رسال کی ہوگی انشاءاللہ

منگل:۔ (سہ شنبہ) جس شخص کی پیدائش بروز منگل ہو اس کا تعلق سیارہ مریخ سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دولت مند، حاکمانہ مزاج، ہنرمند، تندخو بے مروت، بے اعتقاد، بدمذہب، لڑائی جھگڑوں کا بانی، طاقتور، ولاور، اپنی عورت کا دلدادہ، فسادی، اور جاہلوں کا وفادار ہوتا ہے۔ نیکی کی طرف خیال کم رکھتا ہے۔ غرض اس کی کوئی خصلت بھی اچھی نہیں ہوتی۔ خونی وجلدی امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ مزاج اس کا آتشی ہوتا ہے۔ پہلا تیسواں سال اس کے لئے خراب ہیں۔ اگر اس کو ان سالوں میں کوئی تکلیف نہ ہو تو پھر اس کی عمر طبعی ۷۲ رسال ہوگی۔

بدھ:۔ (چہارشنبہ) جو شخص بدھ کو پیدا ہو اس کا تعلق سیارہ عطارد سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے دین و مذہب میں قائم، بڑا عقلمند اور دانا شیریں کلام، نیکوکار، خوبصورت صاحب علم، بزرگوں کا تابعدار،

عابد، زاہد، متقی، پرہیزگار، عالم باعمل۔ والدین کا خدمت گار، فن مصوری کا ماہر، فلسفیانہ فطرت، قصہ خواں، اور شاعری پسند کرنے والا، ذی عزت اور صفروی وبلغمی مزاج ہوتا ہے۔ اپنے بھید کسی کو بتلانا اچھا نہیں سمجھتا۔ خونی امرض سے اکثر تکلیف اٹھاتا ہے اپنے فائدہ کو مدنظر رکھتا ہے۔ آٹھویں سال اور ۱۲رسال کی عمر میں اس کو خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے بچ نکلا تو پھر اس کی عمر طبعی ۶۴رسال ہوگی۔

جمعرات :۔(پنجشنبہ) جو شخص جمعرات کے دن پیدا ہو۔ اس کا تعلق سیارہ مشتری سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دولت مند، صاحب علم، محنتی دانش مند، کثیر اولاد و نیکوں کا تابعدر، دیندار، متقی، پرہیزگار خاندان کی ترقی کا باعث، ذی عزت اور بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ ہر ایک بات کو بڑی اچھی طرح سمجھ کر کرتا ہے اور جو کام کرے اس کا اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے۔ دوستوں کا ملنسار اور عالم باعمل ہو۔ اس کی ہر ایک خصلت نیک ہو مزاج اس کا بلغمی ہوتا ہے۔ عمر کے ساتوے، ۱۲،اروے تیروے، سولھوے، باتیسوے سال میں اس کو کوئی بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔ اگر یہ سال گردش کے اس سے مل گئے تو انشاءاللہ ۸۴رسال کی عمر طبعی بسر کریں گے۔

اقوال زریں

☆ حادثات دنیا کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے۔

☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆ خدا کے دشمنوں سے الفت کرنا خدا تعالیٰ کے ساتھ دشمنی ہے۔

☆ عجیب یہ ہے کہ اپنے اعمال صالحہ اپنی نظر میں پسندیدہ دکھائی دیں۔

☆ دل آنکھ کے تابع ہے۔ آنکھ کے بگڑنے کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کے بگڑ جانے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔

☆ عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بھی داخل بدکاری ہے۔ اور اس کا باریک کپڑے پہننا ننگی ہونے کے حکم میں ہے۔

☆ علمائے بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو اوروں کو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔

☆ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے، خواہ مومن کی ہو یا کافر کی۔

ضروری اطلاع

برائے قربانی

کچھ لوگ اپنی مصروفیات کی وجہ سے یا اپنے علاقے میں کوئی خاص نظم نہ ہونے کی وجہ سے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اپنی قربانی خود نہیں کر پاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے ہر سال ادارہ خدمت خلق دیوبند کی طرف سے قربانی کا نظم ہوتا ہے۔ اچھا جانور قربان کرنے لے لئے ایک حصے کی قیمت تقریباً ۱۵۰۰رسوروپے بیٹھتی ہے۔

مکمل جانور (یعنی سات حصوں کی قیمت) تقریباً ۱۰ ہزار پانچ سو بیٹھتی ہے۔ (اس رقم میں جانور کی کھلائی اور کٹائی سب شامل ہے)

خواہش مند حضرات اسی حساب سے برائے قربانی رقم روانہ کریں

قربانی کے لئے رقم ۲۱ستمبر ۲۰۱۵ء تک مل جانی ضروری ہے

واضح رہے کہ چرم قربانی کی رقم ملی مفادات میں خرچ کی جاتی ہے

اپنی رقومات منی آڈر سے بھجوائیں یا اس اکاؤنٹ میں ڈالیں

IDARA KHIDMT E KHALQ

AC.NO.019101001186.

ICIC.BANK SAHARANPUR.

IFSC CODE. NO. ICIC 0000191

چیک یا ڈرافٹ پر صرف یہ لکھیں:

IDARA KHIDMT E KHALQ

اعلان کنندہ:

انتظامیہ ادارہ خدمت خلق دیوبند

فون نمبر:9897916786

ای میل:idarakhidmatekhalq979@gmail.com

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: نا پید

نام: شریف الحسن قاسمی

نام والدین: نور بیگم، عبدالجبار

تاریخ پیدائش ۱۵رفروری ۱۹۹۸ء

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں اور باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف آتشی، تین حروف خاکی، دو حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے۔ باعتبار تعداد کسی عنصر کو غلبہ حاصل نہیں ہے، البتہ باعتبار اعداد آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۹ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۹۳۷ ہیں۔

ایک کا عدد ستارہ شمس سے تعلق رکھتا ہے، جس شخص کا عدد ایک ہوگا وہ فنون لطیفہ کا شائق ہوگا، اس کے مزاج میں شگفتگی ہوگی، مزاج میں استحکام ہوگا، اس کا ہر ذوق معیاری ہوگا اور اس میں غور و خوض کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں ہوں گی۔ ایک عدد کا حامل اپنے خیالات کو بہتر انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ ایک عدد والے شخص کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ مال و دولت اور علم و ہنر کے بغیر بھی خود کو عوام میں مقتدر بنا سکتا ہے اور بحسن و خوبی اپنی حیثیت تسلیم کراسکتا ہے۔ ایک عدد کا شخص بالعموم تخریبی امور سے متنفر ہوتا ہے اس کی سوچ مثبت ہوتی ہے۔

ایک عدد کا حامل تخریب کاری کو پسند نہیں کرتا، اس میں ایک طرح کی جرأت ہوتی ہے، اس کے مخالف بھی اس کے سامنے کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر پاتے، البتہ یہ خود جری ہوتا ہے اور کوئی بھی بات کسی کے بھی سامنے کہنے کی مکمل جرأت رکھتا ہے اور افسروں کے سامنے بھی جرأت مندانہ اقدامات سے باز نہیں آتا۔

ایک عدد کے لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور بسا اوقات یہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتے، جھوٹ ان سے برداشت نہیں ہوتا، یہ خود بھی صادق القول ہوتے ہیں اور ہر حال میں سچائی ہی کو پسند کرتے ہیں، اپنے علم و عقل و فہم، فراست، ذہانت اور مستقل مزاجی کی وجہ سے ان میں اچھا افسر اور ناظم بننے کی صلاحیت ہوتی ہے، خود اعتمادی اور قوت ارادی کی وجہ سے ان میں آگے بڑھنے اور نمایاں ہونے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، لیکن ان میں ایک خوبی یا خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ قانون سے بالاتر ہوکر زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ایک عدد والے سے کسی کی غلامی برداشت نہیں ہوتی، ایک عدد کے حاملین جب بولنا شروع کرتے ہیں تو پھر بولتے ہی رہتے ہیں، ان میں اچھی گفتگو کرنے کی اہلیت ہوتی ہے اور یہ سامعین کو متاثر کرنے کے فن سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ مشکلات سے نہیں گھبراتے، مشکلات کا مقابلہ کرنا اور برے حالات میں سینہ تان کے کھڑے ہوجانا ان کی فطرت ہوتی ہے۔

ایک عدد کے حاملین چونکہ خود اعتباری کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اس لئے اپنے خیالات پر بھی یہ نظر ثانی نہیں کرتے، کوئی بھی فیصلہ جرأت کے ساتھ کرتے ہیں اور پھر اسی پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ ناکامیوں کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں، اس لئے ہر حال میں اور ہر صورت میں، ہر کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں اور جرأت و استقلال کی وجہ سے یہ اکثر و بیشتر مختلف امور میں کامیابی سے ہمکنار ہو ہی جاتے ہیں۔ ہر مجلس میں ان کی کوشش یہ رہتی ہے کہ یہ نمایاں رہیں اور ان کی کچھ خوبیوں کی وجہ سے لوگ انہیں اہمیت بھی دیتے ہیں اور ان کو مخصوص جگہ پر بٹھاتے ہیں۔

ایک عدد کے لوگ وفا شعار بھی ہوتے ہیں، یہ سوچ سمجھ کر محبت کرتے ہیں لیکن جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو پھر دل سے کرتے ہیں

اور دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، مرد ہو یا عورت جس کا عدد ایک ہوتا ہے وہ اپنے شریک حیات کے لئے نعمت غیر مترقبہ بن جاتا ہے۔ ایک عدد کے لوگ سنجیدہ مزاج بھی ہوتے ہیں، ان کا مزاج بھی سنجیدگی سے بہرہ ور ہوتا ہے اور تمسخر اور چھچھورپن سے یہ کوسوں دور رہتے ہیں، کسی کو ستانا یا کسی کا مذاق اُڑانا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا، حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں، خود بھی عزت کے خواہش مند ہوتے ہیں اور دوسروں کی عزت کرنے کے بھی پابند ہوتے ہیں۔

ایک عدد کے حاملین نفع حاصل کرنے کے حریص ہوتے ہیں، لیکن اگر ان کو کسی کام میں نقصان ہو جائے تو پرواہ نہیں کرتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ایک ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور آپ دوسروں پر بھی بھرپور بھروسہ کرتے ہیں اور بہت جلدی سے کسی سے بدگمان نہیں ہوتے، آپ کے اندر اقتدار حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دیانت دار ہیں اور دیانت داروں کو اہمیت دیتے ہیں، آپ حسن پسند ہیں، وفا شعار بھی ہیں، آپ جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو اس کو نبھاتے ہیں، آپ کے اندر خودنمائی کا عیب بھی ہے، آپ ہر محفل میں خود کو نمایاں کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں، لیکن سنجیدگی اور متانت کو آپ کبھی نظر انداز نہیں کرتے، آپ شاہ خرچ ہیں اور اس شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر قرض کی لعنت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں، ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن آپ اپنوں میں شامل نہیں رہتے، آپ الگ تھلگ زندگی گزارنے کا مزاج رکھتے ہیں، لیکن غرور اور تکبر سے آپ کوسوں دور رہتے ہیں، عاجزی آپ کی زندگی کا ایک حصہ ہے، لیکن خود کو محفوظ رکھنا بھی آپ کی ایک فطرت ہے، اکثر رشتے دار آپ کے تنہائی پسند والے مزاج کی وجہ سے آپ سے شاکی رہتے ہیں، لیکن آپ کو کسی کی شکایت اور تنقید کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، آپ اپنے مزاج پر کبھی نظر ثانی نہیں کرتے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں، آپ غموں اور مشکلوں سے بھی دوچار ہیں، لیکن پھر بھی آپ کو ایک طرح کا اطمینان حاصل ہے اور یہی اطمینان آپ کی سب سے بڑی دولت ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔

آپ کا کلی عدد ۹ ہے۔ اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ آپ کی دوستی ۴ اور ۹ عدد والے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ تعلقات نبھائیں گے۔ ۶ اور ۷ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو راس نہیں آئیں گی۔ ان لوگوں اور چیزوں سے اگر آپ حتی الامکان پرہیز کریں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۹ ہے۔ یہ ایک مکمل عدد ہے، یہ عدد کامیابی اور خوش حالی کا عدد مانا جاتا ہے۔ مصنف، انتظامیہ میں حکومت سے وابستہ لوگ، عروج پانے والے لوگ عام طور سے اس عدد سے وابستہ ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ مرکب عدد آپ کا بھی ہے، اس لئے اس عدد سے مکمل فائدے حاصل کرنے کے لئے آپ کو مطلب پرستی، خود غرضی اور ضد سے احتراز کرنا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵ ہے، مفرد عدد ۶ ہوا، یہ عدد آپ کا دشمن عدد ہے اور اس عدد کی وجہ سے آپ کی زندگی میں کئی بار کئی بھونچال آئیں گے اور آپ کا سفینہ حیات کئی بار ہچکولے کھائے گا۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے اور یہ آپ کی تقدیر کا عدد ہے۔ یہ عدد آپ کے لئے عام سا عدد ہے۔ یہ بہ ذات خود آپ کے لئے نہ فائدے مند اور نہ نقصان دہ۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ اپنا رول ادا کرے گا۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۱۹ اور مفرد عدد ایک ہوتا تو آپ کو بام عروج تک پہنچنے کے لئے کوئی طاقت نہ روک پاتی، آپ اس دنیا میں آفتاب و ماہتاب کی طرح دمکتے اور ایک دنیا آپ کی روشنی سے فیضیاب ہوتی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو ہفتے کے دن کرنے کی کوشش کریں۔ بدھ، جمعرات اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہم ہیں۔ البتہ اتوار، پیر، منگل کو اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، یہ اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے، اس پتھر کو ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور انشاء اللہ سکون دل کی دولت بھی میسر رہے گی۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو امراض معدہ، گٹھیا کا درد، امراض قلب و دماغ، ٹانگوں اور پیروں کی تکالیف، امراض چشم، بلڈ پریشر کی شکایت ہو سکتی ہے۔ آپ کے لئے لیموں، کھجور، سنگترہ، ادرک، شہد وغیرہ مفید ثابت ہوں گے، ان کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے آپ اپنی تندرستی کو برقرار رکھیں۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۹۹ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۶۵ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۱	۹۴	۹۷	۸۳
۹۶	۸۴	۹۰	۹۵
۸۵	۹۹	۹۲	۸۹
۹۳	۸۸	۸۶	۹۸

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، جیسے سرکہ، شہتوت وغیرہ۔

آپ فطری طور پر ایک اچھے انسان ہیں، آپ کا مزاج ایک اعتبار سے شاہانہ ہے، آپ ہر جگہ اپنی بالادستی قائم رکھنا چاہتے ہیں، آپ لوگوں کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اور آپ لوگوں کا دل جیتنے کی فکر میں ہمیشہ تن من دھن سے اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں، آپ کے حاسدوں کی تعداد زیادہ ہے، لیکن آپ کو آپ کے معیار سے گرانا آسان بات نہیں ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خود اعتباری، یقین محکم، فہم و فراست، زبردست حوصلہ، آزاد خیالی، قوت اختیار، غیرت و خودداری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں ہیں: خودنمائی، قدامت پرستی، شاہ خرچی، لغو باتیں، خوشامد پسند، ایک طرح کی اتراہٹ وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے، اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش ہمیشہ جاری رکھیں تا کہ آپ کی شخصیت دنیا کے سامنے اور زیادہ نکھر کر سامنے آسکے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲	۵	۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر زبردست قسم کی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہے، آپ باتیں خوب کرتے ہیں اور اپنی باتوں سے سامعین کو متاثر بھی کر لیتے ہیں۔ آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے، لیکن آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ضد اور انا بھی موجود ہے، اس لئے آپ کسی درجہ میں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں اور اپنی بات کے سامنے کسی اور کی بات چلنے نہیں دیتے۔

۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے، لیکن آپ اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو مکمل کر دنیا کے سامنے پیش نہیں کر پاتے، جبکہ آپ کو اپنے منصوبہ اور اپنے عزائم دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں بھی کبھی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں کافی بیدار رہتے ہیں اور علمی کاموں میں لاپرواہی اور سستی آپ کو خاصا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے بہت سی الجھنوں کا سبب بنتی ہے۔

۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے غفلت اور بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ گھریلو مسائل میں آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی اور بزدلی کی علامت ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کا خوف موجود ہے، آپ اگرچہ خود اعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں لیکن اس کے باوجود آپ مختلف امور میں اپنی ذات پر انحصار نہیں کرتے اور ہر موقعہ پر کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی سے وحشت ہوتی ہے، آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اکثر جذباتی ہو جاتے ہیں جب کہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ آپ اپنے جذبات کو ہمیشہ اپنے کنٹرول میں رکھیں، آپ لوگوں کی مدد کرتے ہوئے بھی اکثر کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں اور دل پھینک قسم کے انسان بن جاتے ہیں، یہ بے جا سخاوت آپ کے لئے نقصان دہ بن جاتی ہے، مدد اور تعاون کے سلسلوں میں ہر انسان کو راہ اعتدال پر قائم رہنا چاہئے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کا کردار اگرچہ مضبوط ہے، لیکن عورتوں کے بارے میں کافی ڈانواڈول ہو جاتے ہیں، محبت کے معاملے میں آپ غیر محتاط بن جاتے ہیں، لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ اپنے کردار کی حفاظت ہر حال میں کرتے ہیں اور محبت اور عیاشی کے فرق کو سمجھتے ہیں، عورتوں کے معاملے میں آپ کو محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کے فوٹو سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ رشتے داروں سے مطمئن ہیں۔ درحقیقت آپ کے رشتے داروں میں اگر لوگ آپ کے حاسد ہیں اور آپ کی مقبولیت سے جلتے ہیں بے شک غم عقل کی زکوۃ ہے پے در پے ملنے والے غموں نے آپ کی عقل کے اندر ایک طرح کا نکھار پیدا کر دیا ہے۔ ہم نے آپ کی شخصیت کا خاکہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے، اس خاکہ کو پیش نظر رکھ کر اپنی زندگی گزاریں، اپنی خامیوں کو دور کریں اور اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں تاکہ آپ ایسے انسان بن جائیں کہ آپ کی طرف انگلی اٹھانا ممکن نہ رہے۔ لوگوں کی بے جا تنقید سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن اپنی ذات میں ایسی کمزوریاں نہیں ہونی چاہئیں کہ مخلصین کو اپنی زبان کھولنی پڑے۔

طب وصحت

مفید سلسلہ



گیس گولہ

لیموں: پیٹ میں گانٹھ کی طرح ابھار کو "گیس گولہ" کہتے ہیں۔ یہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے، دو چمچ لیموں کا رس گرم پانی میں ملا کر پلانے سے "گیس گولہ" میں آرام ملتا ہے۔

ارنڈ کا تیل: ارنڈ کا تیل دو چمچ گرم دودھ میں ملا کر پینے سے اس میں آرام ہوتا ہے۔

نمک: سوندھا نمک ایک حصہ، دیسی چینی چار حصے ملا کر آدھا چمچ گرم پانی سے روزانہ تین بار لینے سے "گیس گولہ" میں میں فائدہ ہوتا ہے۔

اجوائن: اجوائن ایک چمچ، سیاہ نمک ایک چوتھائی چمچ، دونوں کو پیس کر چھاچھ میں ملا کر پینے سے گیس گولہ میں آرام ملتا ہے۔

تلی کا غذا سے علاج

لیموں: لیموں کو درمیان سے کاٹ کر اور اس کو گرم کر کے تھوڑا سا نمک لگا کر کئی دنوں تک کھانا کھانے سے پہلے چوسنے سے بڑھی ہوئی تلی اپنے قدرتی سائز میں آجاتی ہے۔

آم: ۷۰ گرام آم کا رس، ۱۵ گرام شہد میں ملا کر روزانہ صبح ۳ ہفتہ پینے سے تلی کی سوجن اور زخم میں فائدہ ہوتا ہے، اس دوران کھٹائی نہ کھائیں۔

پپیتا: تلی میں روزانہ پپیتا کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

گاجر: گاجر کا اچار بنا کر کھانے سے تلی کم ہو جاتی ہے۔

کریلا: کریلے کا رس ۲۵ گرام ایک کپ پانی میں ملا کر روزانہ تین بار پینے سے تلی کٹ جاتی ہے۔

بینگن: تازہ لمبے بینگن کی سبزی کھاتے رہنے سے بڑھی ہوئی تلی میں آرام ملتا ہے۔

اجوائن: ۱۵ گرام اجوائن، صبح مٹی کے برتن میں ایک کپ پانی میں بھگو دیں، دن میں اندر اور رات کو باہر اوس میں رکھیں، دوسرے دن صبح چھان کر پی لیں، اسے لگاتار پندرہ دن پئیں، اس کو پینے سے اگر تلی بڑھتی ہوئی ہو تو ٹھیک ہو جاتی ہے۔

مٹی: تلی کی بیماری میں ایک ماہ تک پیٹ پر گیلی مٹی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بتھوا ساگ: کچے بتھوے کا رس یا بتھوا ابال کر اس کا ابلا ہوا پانی پئیں، اس سے تلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

آنتوں کے زخموں کا غذا سے علاج

سیب: آنتوں میں زخم ہونے پر سیب کا رس پیتے رہنے سے آرام ملتا ہے۔

بیر: یہ آنتوں کے زخم کو ٹھیک کرتا ہے۔

آنتوں کی بیماریوں کا غذا سے علاج

چھاچھ: چھاچھ پینے سے آنتوں کی بیماریوں میں فائدہ رہتا ہے۔

شہد: آنتوں کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے تین چمچ پسا ہوا آنولہ رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں، صبح اسے چھان کر چار چمچ شہد میں ملا کر پئیں۔

مولی: مولی کا رس آنتوں میں اینٹی سپٹک کا کام کرتا ہے۔

دہی: اینٹی بائیوٹکس دینے کے بعد آنتوں کے بیکٹیریل فلورا پر پڑے برے اثرات کو دہی سے بچایا جا سکتا ہے۔

پھلوں کا رس: آنتوں کے السر کے مریض پھلوں کا رس پی سکتے ہیں، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پھلوں کا رس زیادہ لینے سے

ہائیڈروکلورک ایسڈ بنتا ہے، جو معدے کے السر کے مریض کے لئے نقصان دہ ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

آنتوں اور السر کے مریضوں کو انڈے اور دالیں استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

آنتوں کی سوجن کا غذا سے علاج

گاجر: بڑی آنت کی سوجن میں گاجر کا رس ۱۸۵ گرام، ۱۵۰ گرام کھیرے کا رس، ۱۶۰ گرام ملا کر پئیں۔

دہی: آنتوں کی سوجن دور کرنے کے لئے دہی کا زیادہ سے استعمال دن میں کئی بار کریں، روٹی کم سے کم کھائیں، جب بھی بھوک لگے، دہی کھائیں۔

معدے کے السر کا غذا سے علاج

لہسن: معدے کے السر کو ٹھیک کرنے کے لئے چار کلی (تری) کچا لہسن کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہئے۔

بتھوا ساگ: بتھوا معدے کو طاقت ور بناتا ہے۔

کیلا: سبز کچے کیلے کی سبزی بغیر نمک مرچ کھائیں، یا کچے کیلے کو خشک کر کے پیس کر اس کے پاؤڈر کے تین چمچ صبح شام ٹھنڈے پانی سے پھانک لینے سے معدے کا السر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

غشائے مخاطی کا غذا سے علاج

(MUCUS)

یہ غشائے مخاطی ایک جھلی ہوتی ہے، جو منہ سے لے کر پوری آنتوں تک استر کرتی ہے۔

سونٹھ: سونٹھ پیس کر برابر مقدار میں گڑ ملالیں، روزانہ مٹر کے دانے کے برابر دو گولیاں صبح اور شام کھائیں، غشائے مخاطی سے رطوبت (آنول) آنا بند ہو جائے گا۔

نیم: اگر فضلے کے ساتھ غشائے مخاطی سے رطوبت (آنول) آتی ہو تو نیم کے سب پتوں کو دھو کر چھاؤں میں خشک کرلیں، پھر پیس لیں اسے آدھا چمچ صبح شام کھانے کے بعد دوبار ٹھنڈے پانی سے پھانک لیں، کچھ دن لیتے رہنے سے آنول بند ہو جاتا ہے۔

لہسن: آدھے چمچ گھی میں پانچ کلی (تری) لہسن کی ملا کر چبائیں، آنوں بننا بند ہو جاتا ہے۔

سونف: سو گرام سونف کو بھون کر پیس لیں، اس میں سو گرام پسی ہوئی مصری ملائیں، کھانا کھانے کے بعد اس کے دو چمچ صبح و شام ٹھنڈے پانی سے پھانک لیں۔ سونف کا تیل پانچ بوند، اس میں چمچ چینی ڈال کر روزانہ چار بار لینے سے آنوں آنا بند ہو جاتا ہے۔

دھنیا: بچے کو آنوں ہو تو دھنیا اور سونٹھ کا کاڑھا پلائیں، فائدہ ہوگا۔

اسبغول: ایک چائے کا چمچ اسبغول کا گرم دودھ میں ڈال کر رات کو استعمال کریں، صبح دہی میں اسبغول کا چھلکا بھگو کر اور زیرہ ملا کر پئیں، چار دن لگاتار استعمال کرنے سے آنوں نکلنا بند ہو جائے گا۔

ہرڑ اور بیل کا خشک گودا ایک ایک حصہ، اسبغول تین حصے، ان تینوں کو پیس کر ملالیں۔ دو چمچ صبح شام گرم دودھ کے ساتھ پھانک لینے سے آنوں نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

دردِ قولنج کا غذا سے علاج

(COLITIS)

آنتوں میں زخم (ایسٹرینو کولائٹس) ہو جانے سے بڑی آنت میں سوجن، اور زخم سا ہو جاتا ہے، جس سے پتلے دست آنے لگتے ہیں اور فضلے کے ساتھ آنوں اور خون بھی نکلتا ہے۔

گاجر: گاجر میں وٹامن بی کمپلیکس ملتا ہے جو نظامِ ہضم کو طاقتور بناتا ہے، دردِ قولنج اس سے دور ہو جاتا ہے۔

بڑ: بڑ کے پیڑ کے نیچے جو جٹائیں لٹکتی ہیں ان میں انگلی کی موٹائی کی جٹائیں ایک کلو لے کر ایک ایک انچ کے ٹکڑے کاٹ لیں، اسے پانچ کلو پانی میں اُبالیں۔ ابلتے ہوئے جب ایک کلو پانی رہ جائے، تب ٹھنڈا کر کے چھان لیں۔ اور کانچ کی بوتل بھرلیں، اس کے دو چمچ صبح شام پئیں۔ دردِ قولنج اور السر کے زخم بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

پانی: کھانا کھانے کے بعد ایک گلاس گرم گرم پانی، جتنا گرم پیا جا سکے، لگاتار پیتے رہیں، اس سے دردِ قولنج ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کھانے سے بے رغبتی کا غذا سے علاج

کھانے کی خواہش نہ ہونا بے رغبتی کہلاتا ہے۔

انار: سیاہ مرچ آدھا چمچ، زیرہ ایک چمچ، بھنا ہینگ چنے کی دال کے برابر، سوندھا نمک حسب ذائقہ، انار دانہ ستر گرام۔ ان سب کو پیس لیں، یہ ذائقے دار انار کا چورن بن جائے گا۔ اس کے کھانے سے بے رغبتی ختم ہوتی ہے، دل خوش ہو جاتا ہے۔

فالسہ: بے رغبتی میں فالسہ سوندھا نمک اور سیاہ مرچ کے ساتھ کھانا بہترین ہے۔

مولی: کھانے کے ساتھ مولی پر نمک، سیاہ مرچ ڈال کر دو ماہ تک روزانہ کھائیں، اس سے فائدہ ہوگا۔

پودینہ: ایک گلاس پانی میں تین گرام پودینہ، زیرہ، ہینگ، سیاہ مرچ، نمک ڈال کر گرم کر کے پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مونٹھ: نمکین مونٹھ کی دال کھانے سے بے رغبتی دور ہوتی ہے۔

دھنیا: دھنیا، چھوٹی الائچی، سیاہ مرچ ہم وزن پیس کر چوتھائی چمچ گھی اور چینی ملا کر لینے سے بے رغبتی ختم ہو جاتی ہے۔

شکر: کھانے پینے کی خواہش نہ ہونے پر ایک کپ پانی میں حسب ذائقہ شکر، املی اور باریک پسی ہوئی چوتھائی چمچ، سیاہ مرچ ملا کر چھان کر روزانہ چار بار پلانے سے کھانے پینے کے بارے میں بے رغبتی دور ہوگی۔

پیٹ کے کینسر کا غذا سے علاج

لہسن: لہسن کے استعمال سے پیٹ کا کینسر نہیں ہوتا۔ کینسر ہونے پر لہسن کو پیس کر پانی میں گھول کر کچھ ہفتے پینے سے پیٹ کا کینسر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد تین بار روزانہ لہسن لینے سے پیٹ صاف رہتا ہے یہ پیٹ کے پٹھوں میں سکڑن پیدا کرتا ہے جس سے آنتوں کو کام کم کرنا پڑتا ہے۔

یہ گردوں کو فعال کرتا ہے، جس سے آکسیجن اور خون پیٹ کی باریک نالیوں (Capillaries) کو ملتا ہے۔

ڈبل روٹی: اگر پیٹ کے کینسر سے بچاؤ کرنا ہو تو کھانے میں ڈبل روٹی کی مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ یہ جدید تحقیق جرمنی کے ماہر غذائیات پروفیسر گردئن نے کی ہے۔ ڈبل روٹی اور کینسر ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ کیوں کہ ماہرین غذائیات نے معلوم کیا ہے کہ ڈبل روٹی دوسری خوردنی اشیاء کے برعکس جلدی ہضم ہو جاتی ہے، جس سے آنتوں کو کینسر ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔

بدبو دور کرنے کے طریقے

دہی: جسم سے بدبو آنے پر دہی اور بیسن ملا کر جسم پر ملیں۔

تلسی: اگر ناک سے بدبو آتی ہو تو تلسی کے پتوں کا رس یا خشک پسے ہوئے پتے سونگھنے سے ناک کی بدبو دور ہو جاتی ہے اور کیڑے مر جاتے ہیں۔

پیاز: پیاز کھانے کے بعد "گڑ" یا "پان" کھائیں، اس سے پیاز کی بو دوسروں کو محسوس نہیں ہوگی۔

پیاز کھانے کے بعد دھنیا یا الائچی کھانے سے پیاز کی بو نہیں آتی۔

پیاز ڈال کر بنائی گئی ساگ سبزی میں سے پیاز کی بو دور کرنے کے لئے سبزی پکانے کے ساتھ تھوڑی سی چینی پانی میں گھول کر سبزی میں ڈال دیں اس سے پیاز کی بو نہیں آئے گی۔

برتنوں میں سے پیاز کی بو دور کرنے کے لئے نمک ملے نیم گرم پانی سے برتن صاف کرنے چاہئیں۔

لہسن: لہسن کھانے کے بعد خشک دھنیا چبانے سے اس کی بو نہیں آتی۔

مولی: مولی کھانے کے بعد گڑ کھانے سے ڈکار میں بدبو نہیں آتی۔

گاجر: گاجر کا رس پینے سے نظامِ ہضم مضبوط تر ہوتا ہے۔ فضلے سے بدبو اور زہریلے عناصر دور ہو جاتے ہیں۔

چنڈی کا علاج

لیموں: چنڈی پر لیموں کا رس لگانے سے یہ نرم پڑ جاتی ہے۔ اس پر ایک پھانک لیموں کی بھی باندھ سکتے ہیں۔ لیموں کے رس میں روئی بھگو کر بھی باندھ سکتے ہیں۔

ارنڈ کا تیل: دو ماہ تک صبح و شام ارنڈ کا تیل ملتے رہنے

سے چنڈیاں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔ تیل میں کپڑا بھگو کر پٹی باندھے رکھیں۔

پیاز: چنڈی ہونے پر پیاز کا رس تین بار روزانہ لگائیں، نرم ہونے پر چنڈی کو کاٹ دیں۔

کف، بلغم کا غذا سے علاج

(EXPECTORATION)

انگور: انگور کھانے سے پھیپھڑوں کو طاقت ملتی ہے، نزلہ کھانسی دور ہوتی ہے، بلغم باہر آجاتا ہے۔ انگور کھانے کے بعد پانی نہ پئیں۔

پودینہ: کف یا بلغم ہونے پر چوتھائی کپ پودینے کا رس اتنے ہی گرم پانی میں ملا کر روزانہ تین بار پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

کیلا اور شہتوت: کیلا اور شہتوت بلغم کو ختم کرتے ہیں۔

سرسوں کا تیل: کھانسی ہو، بلغم جمی ہو تو سرسوں کے تیل میں سوندھا نمک ملا کر مالش کریں، فائدہ ہوگا۔ اس سے سانس کی بیماری دب جاتی ہے اور کف کی گانٹھ نکل جاتی ہے۔

ہلدی: بلغم، ریشہ گرتا ہو تو آدھا چمچ ہلدی کو گرم، دودھ کے ساتھ پھانک لیں۔

بلغم کے باعث چھاتی میں گھبراہٹ ہو تو ہلدی، نمک، گرم پانی میں حل کر کے پلائیں۔

زکام، دمہ میں ریشہ گرتا ہو تو روزانہ تین بار دو گرام ہلدی گرم پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

سیاہ مرچ: نیم کے ۳۰ پتے، ۵ سیاہ مرچ پیس کر ۲ کپ پانی میں ابالیں۔ چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر ایک چمچ شہد میں ملا کر صبح و شام پلائیں، اس سے کھانسی، بلغم، گلے میں کف اٹکا رہنا ٹھیک ہو جائے گا۔

تلسی: کف یا بلغم ہونے پر ۵۰ گرام تلسی کے پتوں کے رس میں دو چمچ چینی ملا کر شربت بنالیں، اس کا ایک چوتھائی چمچ روزانہ پلائیں۔ کف ٹھیک ہو جائے گا۔ تلسی میں بلغم کو پتلا کر کے نکالنے کی خوبی ہے۔☆

تیسری قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف ممالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، و)

نشاء کی منگنی کی تیاریاں زور و شور کے ساتھ جاری تھیں، سرور صاحب کے گھر میں ہر وقت ایک ہنگامہ برپا رہتا تھا، وہ چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی کی منگنی کی تقریب ایک مثالی تقریب بن جائے۔ ان کے پاس اللہ کی عطا کردہ بے انتہا دولت تھی اور وہ اپنی بیٹی سے دیوانہ وار محبت کرتے تھے، وہ چاہتے تھے کہ ان کی لاڈلی کی منگنی اور شادی میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے۔ ان کا حلقہ احباب بھی بہت وسیع تھا اور اس کی منگنی کی تقریب میں ان کے احباب بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہتے تھے۔ شہناز اور اس کے بچوں کو سرور صاحب سے حد سے زیادہ محبت تھی اور نشاء پر بھی یہ لوگ جان چھڑکتے تھے، لیکن سہیل کی ناکام محبت کی وجہ سے ان کی خوشی بالکل بے جان سی ہو کر رہ گئی تھی، اگرچہ وہ سرور صاحب کی خوشی میں برابر کے شریک تھے، لیکن ان سب کے دل ہر وقت بجھے بجھے رہتے تھے، لیکن حیرتناک بات یہ تھی کہ وہ سہیل جو حد سے زیادہ نشاء سے محبت کرتا تھا وہ مطمئن تھا اس کی کسی حرکت سے یہ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ وہ نشاء کی شادی سے اور اس منگنی سے جو نشاء کے پرائی ہو جانے کا ایک لازم تھی، بہت خوش تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنے ماموں کی بات سننے کے بعد اس کے دل میں ماموں کی عزت و عظمت بہت بڑھ گئی تھی۔ اسے شکایت تھی تو اپنی ماں سے جس کی پست ہمتی نے اس کی محبت کا قتل کر دیا تھا، وہ کئی دن سے اپنی ماں سے بات بھی نہیں کر رہا تھا اور اس کی ماں شہناز بھی اپنے اس بیٹے سے آنکھیں نہیں ملا پا رہی تھی جو اس وقت اس کی کائنات تھا۔ وہی شہناز کا آخری سہارا تھا۔ شوہر کے بعد جوان بیٹا ہی عورت کی پتوار ہوتا ہے، جس کا سہارا لے کر عورت بڑے بڑے طوفانوں کا مقابلہ کر سکتی ہے، لیکن احساس کمتری کی وجہ سے شہناز سرور صاحب سے اس خواہش کا اظہار نہ کر پائی جو پوری ہو سکتی تھی اور شہناز کی پست ہمتی کی وجہ سے سہیل اور نشاء کی محبت کا قتل ہو گیا تھا۔

خاص منگنی کے دن جب سرور صاحب کے گھر میں مہمانوں کا ہجوم تھا اور نشاء کی منگنی کی رسم بالکل شادی کی طرح ادا ہو رہی تھی، لڑکے والے بھی دو تین بسیں بھر کر اپنے مہمانوں کو اس طرح لا رہے تھے جیسے وہ بارات لے کر آ رہے ہوں۔ آج سہیل نے بھی شیروانی پہن رکھی تھی وہ خود بھی ایک دولہا محسوس ہو رہا تھا اس کی بہنیں اسے دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو رہی تھیں۔ شہناز بھی اسے دیکھ کر پھولے نہیں سما رہی تھی۔ سہیل بہت خوب صورت لگ رہا تھا، بہنوں نے اپنے بھائی سے کہا، سہیل بھیا!

آج آپ کو نظر لگ جائے گی۔

چلو، اچھا تو ہے مر جاؤں گا۔

مریں آپ کے دشمن، مسکان نے کہا۔ بھیا! آپ سے کچھ کہنا

چاہتی ہیں۔

لیکن میں کچھ سننا نہیں چاہتا۔

سہیل بھیا، گڑیا بولی۔ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں، کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ نشاء کی کسی اور سے منگنی کی ذمہ دار ہماری امی ہیں۔

جی ہاں، امی اور صرف امی۔ اور میں امی کو اس گناہ کی سزا ضرور دوں گا، اگر میں زندہ رہا۔

توبہ توبہ۔ آپ بھیا کیسی باتیں کررہے ہیں، مسکان نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر مارتے ہوئے کہا۔

بھلا آپ امی کو کیا سزا دے سکتے ہیں؟ ذرا ہمیں بتائیں تو سہی، گڑیا نے پوچھا۔

میں جلد ہی دبئی چلا جاؤں گا اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

یہ سن کر سب بہنیں بھتا دقار رو گئیں اور شہناز تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

لیکن اسی وقت کسی خاتون نے آکر کہا۔ ساجدہ باجی آپ کو یاد کررہی ہیں اور آپ رو کیوں رہی ہیں، خیریت تو ہے؟

شہناز نے کچھ نہیں کہا اور وہ اپنے آنسو اپنے ڈوپٹے کے پلو سے پونچھتے ہوئے اسی خاتون کے ساتھ چل دیں۔ شہناز دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ کیسی ہے یہ دنیا، نہ کھل کر ہنسنے دیتی ہے اور نہ ہی کھل کر رونے دیتی ہے۔

جب شہناز ساجدہ کے پاس پہنچی تو اس نے بہت گرم جوشی کے ساتھ اس سے لپٹتے ہوئے کہا۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے، دیکھو اُس کونے میں تین لڑکیاں بیٹھی ہوئی ہیں، تینوں کتنی اچھی لگتی ہیں ان میں سے دو لڑکیاں میری سہیلی صنوبر کی ہیں، صنوبر کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے، بے چارے کینسر کے مریض تھے، ابھی ایک سال پہلے ہی ان کی موت ہوئی تھی، کافی سرمایہ اور جائیدادیں چھوڑ کر گئے ہیں، ان کے کوئی لڑکا نہیں تھا بس یہ دونوں لڑکیاں ہی ہیں، تیسری لڑکی صنوبر کی بہن کی لڑکی ہے، یہ بھی اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے، اس کے باپ انجینئر ہیں اور خوب دولت کمارہے ہیں۔

مجھے تم نے کس لئے بلایا ہے؟ شہناز نے پوچھا۔

تم بھی بے وقوف ہی ہو، ارے ان میں سے کسی ایک لڑکی کو سہیل کے لئے پسند کرو، اگر کوئی لڑکی تمہیں پسند آگئی تو میں بات بنانے کی کوشش کروں گی۔ تو جن عورتوں کے بیٹے جوان ہوجاتے ہیں انہیں محفل میں شرکت کرتے وقت یہ تاک جھانک تو کرنی ہی چاہئے کہ کونسی لڑکی کیسی لگ رہی ہے اور لڑکیاں بھی تو اسی لئے بن سنور کر محفلوں میں آتی ہیں کہ کوئی انہیں پسند کرے۔ دیکھو ان تینوں کو دیکھو کس قدر کھل کھلا رہی ہیں۔

لیکن ساجدہ باجی میرا دل ابھی پریشان ہے۔

آخر کیوں؟

بس یوں ہی۔

چلو پھر بات کریں گے۔ ساجدہ یہ کہہ کر اپنے دوسرے مہمانوں کی طرف مخاطب ہوگئی۔ منگنی کی تقریب کافی دھوم دھام کے ساتھ اختتام تک پہنچی۔ سرور صاحب نے اپنے ہونے والے داماد کو پچاس لاکھ روپے کی ایک گاڑی بھی دی اور لاکھوں روپے کا سامان بھی دیا۔ لڑکے اور لڑکی کے فوٹو ایک ساتھ اُتارے گئے۔ سہیل اس منظر سے بہت رنجیدہ تھا، لیکن اپنے ماموں کی عزت و وقار کی خاطر وہ بار بار ہنسنے کی کوشش بھی کررہا تھا، لیکن شہناز کی نظر جب بھی اپنے بیٹے کے چہرے پر پڑتی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے اور وہ بے اختیار بلک اٹھتی تھی، اس کے دل میں بار بار یہ خیال آتا تھا کہ کاش اس نے اپنے بھائی سے نشاء کا ہاتھ مانگ لیا ہوتا تو کتنے اچھے گھر میں اس کا بیٹا دولہا بن کر جاتا اور سہیل اور نشاء کی محبت کی بیل منڈھے چڑھ گئی ہوتی۔ شہناز کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے روٹھے ہوئے بیٹے کو کس طرح منائے گی اور کس طرح اس کا دل جیتے گی۔ تقریب سے نمٹ کر رات کو سب لوگ سرور صاحب کے گھر سے رخصت ہوگئے، لیکن شہناز کو سرور صاحب نے روک لیا۔ سہیل اور اس کی بہنیں گھر واپس آگئیں۔

سہیل اور اس کی بہنیں سوگوار تھیں۔ گڑیا نے بتایا کہ نشاء کوہ قاف کی پری لگ رہی تھی، گڑیا کہہ رہی تھی کہ آج مجھے یہ اندازہ ہوا تھا کہ نشاء کتنی خوب صورت ہے، اس کا چہرہ، سہیل بھیا میں خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ سکتی ہوں کہ اس کا چہرہ اللہ میاں نے یقیناً اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، اس کی آنکھیں جیسے کسی خوبصورت جھیل میں دو کنول، نہیں بلکہ میرے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں اس کی آنکھوں کو کس چیز سے تشبیہ دوں، لیکن بھیا اس کی کالی کالی بڑی بڑی خوب صورت آنکھوں میں آنسو تھے، وہ مجھے حیرت سے تک رہی تھی اور رو رہی تھی۔ ایسا محسوس ہورہا تھا کہ عارضی طور سے دلہن بن کر وہ اپنی آنکھوں سے اپنی محبت کی اُس لاش کا دیدار کررہی تھی جو کفن سے محروم اس کے سامنے پڑی ہوئی تھی اور اس بے چاری لاش کو کوئی کاندھا دینے والا بھی نہیں تھا۔

چھوڑو ان باتوں کو دلنواز نے کہا۔ ہماری دعا ہے کہ وہ جہاں جائے خوش رہے اور ہم اپنے بھیا کی شادی نشاء سے بھی زیادہ خوب صورت لڑکی سے کریں گے۔

میں نے تو ایک لڑکی آج دیکھ بھی لی ہے۔ اتنی خوبصورت ہے، اتنی خوب صورت ہے کہ بس میں کیا بتاؤں۔

بکواس بند کرو۔" سہیل چیخا" تم سب مجھے بے وقوف سمجھتی ہو کیا، مت کرو اس طرح کی باتیں سمجھو تمہارا بھائی مرچکا ہے، اس کے کفن دفن کی تیاری کرو اور یاد رکھو نہیں کروں گا میں کبھی شادی، اللہ کی قسم میں امی کو یہی سزا دوں گا اور یہ سزا میں انہیں دے کے رہوں گا، میں دبئی چلا جاؤں گا اور پھر تم سب کو دوبارہ اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا۔

گھر کا ماحول سوگوار ہوگیا۔ بہنیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں، سہیل اپنے کمرے میں چلا گیا، اسے عجیب طرح کی گھٹن محسوس ہورہی تھی وہ اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتا تھا لیکن اس کا ذہن پریشان تھا اور دل کی گھبراہٹ کچھ عجیب طرح کی تھی، اس کا دل جس کے لئے دھڑکتا تھا وہ کسی اور کی ہوچکی تھی اور وہ اُف بھی نہیں کرسکتا تھا کیوں کہ نشاء کو کسی اور دروازے تک پہنچانے میں اس کی ماں کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ ماموں سرور کی باتیں سن کر اس کو اندازہ ہوگیا تھا کہ اگر اس کی ماں نے نشاء کا ہاتھ مانگ لیا ہوتا تو اس کے ماموں یہ ہاتھ پکڑانے میں ایک پل کی بھی دیر نہ کرتے۔ آج سہیل کی نظروں میں صرف اس کی ماں قصوروار تھی جس نے اپنے چاہنے والے بھائی پر اعتبار ہی نہیں کیا تھا اور اس لا اعتباری کی سزا صرف سہیل ہی کو نہیں بلکہ اس نشاء کو بھی بھگتنی پڑی جس نے برسہا برس شہناز کی بہو بننے کے خواب دیکھے تھے۔

رات کو سونے سے پہلے سرور صاحب نے شہناز کو اپنے کمرے میں بلایا اور کہا۔

شنو کتنی بڑی غلطی کی تم نے۔ میں نے تو نہ جانے کب سے یہ چاہا تھا کہ سہیل کو اپنا داماد بناؤں لیکن میں لڑکی کا باپ تھا، بے شک تم میری چہیتی بہن ہو، لیکن اس دنیا کے کچھ اصول ہیں ان اصولوں کے تحت تمہارا فرض تھا کہ تم نشاء کا ہاتھ مجھ سے مانگتیں اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ نشاء تم سے کتنی محبت کرتی ہے وہ بات بات پر پھوپھی کا کلمہ پڑھتی ہے۔

بھائی جان، ابھی تو صرف منگنی ہوئی ہے، کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ میری خاطر سہیل کی خاطر اور اپنی لاڈلی نشاء کی خاطر آپ اپنا فیصلہ بدل دیں۔

نہیں ہرگز نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ میں اپنی زبان سے ہٹ کر اپنی ناک نہیں کٹوا سکتا اور غلطی تو تمہاری ہے اس کی سزا میں کیوں بھگتوں۔

اور بھائی صاحب! جب میری اس غلطی کی سزا جب میرے بچے بھگتیں گے تو سوچئے میرے دل پر کیا گزرے گی اور بھائی جان آپ کو تو معلوم ہے کہ میری ساری زندگی تو رو رو کر ہی کٹ رہی ہے۔ آج سب سے بڑا سہارا میرا سہیل ہی تو ہے اور میں تو سہیل کی نظروں سے گر کر آج میں اپنی نظروں سے بھی گر گئی ہوں۔

ہمارے تمہارے درمیان میں تو کوئی تکلف نہیں ہے۔ بہن۔ تو تم نے کبھی مجھ سے ہی کہا ہوتا۔" ساجدہ بولی"

بات یہ ہے ساجدہ" سرور صاحب بولے" اس شہناز نے کبھی مجھ پر اعتبار ہی نہیں کیا، یہ سمجھتی رہی کہ میں مال داری کے زعم میں مبتلا ہوں اس لئے میں اس کو جھڑک دوں گا۔ کاش اس نے مجھ پر بھروسہ کیا ہوتا تو اس وقت کئی دل ایک ساتھ نہیں ٹوٹ جاتے۔ بس اب صبر کرو اور میری بیٹی کے اچھے مستقبل کی دعائیں کرو۔ تم جانتی ہو کہ میں پلٹ کے دیکھنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ سہیل مجھے بہت پسند تھا، میں اس کو اپنا داماد بنا کر فخر محسوس کرتا، لیکن اب وقت گزر چکا ہے، شاید تقدیر کو یہی منظور تھا۔ اب تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ تم سہیل کو بھی سمجھالینا اور اس بات کو یہیں ختم کردینا۔ یاد رکھنا نشاء سہیل کی بہن ہے اور سہیل کو خود آگے بڑھ کر نشاء کی شادی کرانی ہے۔

شہناز، سرور صاحب کے کمرے میں سے آکر برآمدے میں لیٹ گئی، آہستہ آہستہ سب محو خواب ہوگئے۔ شہناز کو تو نیند ہی آرہی تھی رات کو ۳ بج گئے تھے، الٹے سیدھے خیالات نے اس کا ناک میں دم کر رکھا تھا، اس کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ سہیل کو کس طرح منائے گی اور اس کی خفگی کس طرح دور کرے گی۔ اسی کشمکش میں وہ کروٹیں بدل رہی تھی، اچانک اس کو یہ محسوس ہوا کہ جیسے اس کا سر کوئی سہلا رہا ہے، وہ گھبرا کر

بیٹھ گئی۔ اس نے دیکھا نشا، اس کے پاس بیٹھی تھی، نشاء نے پوچھا۔

پھوپھی جان کیسی طبیعت ہے؟ آپ اب تک جاگ رہی ہیں؟

شہناز کوئی جواب نہیں دے سکی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اس وقت ایک اور ایک کر کے سارے غم قطار در قطار اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اس کو اس کی محرومیوں کا احساس دلانے لگے۔ اس نے زندھی ہوئی آواز میں بولنا شروع کیا۔

میری بچی میں بالکل بے قصور ہوں۔ میں سوچا کرتی تھی کہ تم ہیرا ہو، تم بے مثال ہو، میرے بھائی فرشتہ صفت ہیں، لیکن وہ سرمایہ دار ہیں۔ ان کے پاس دولت کی ریل پیل ہے، ان کا اپنا ایک مزاج ہے اور میں۔ میں دکھوں کی ماری ایک بیوہ، کتنی ساری لڑکیوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھتی ہوں، اتنی ساری نندوں کے ہجوم میں کون اپنی بیٹی مجھے دے گا اور تم جیسی چندے آفتاب چندے ماہتاب بیٹی کیسے میری بہو بن سکتی ہے۔ میری بچی میں جانتی تھی کہ سہیل تم سے بہت محبت کرتا ہے، وہ تمہارا ہاتھ مانگنے کے لئے مجھ سے بچوں کی طرح ضد کرتا رہا، لیکن تم کوئی کھلونا نہیں تھیں کہ میں تمہیں اس کے حوالے کر دیتی، میری محرومیوں اور مجبوریوں نے اور خاندان والوں کی بے جا مخالفتوں نے مجھے احساس کمتری میں مبتلا کر دیا تھا، لاکھ چاہنے پر بھی میں یہ خواب نہ دیکھ سکی کہ میں اپنے بھائی کی سمدھن بن جاؤں اور جب سہیل کی ضدوں کے سامنے میں نے ہتھیار ڈال دیئے تو اللہ نے تمہاری سگائی کسی دوسرے کے ساتھ کرا دی۔ اپنے بھائی سے بات کرنے کے بعد آج مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ میں کتنی بڑی غلط فہمی کا شکار تھی، اس غلط فہمی نے میرے بیٹے کے ارمانوں کا قتل عام کر دیا۔ میں سہیل کو کیسے مناؤں گی، میں اسکے دل میں اپنا اعتبار کس طرح قائم کروں گی، اس کی محبت کے ساتھ ساتھ میری ممتا کا بھی خون ہو گیا۔ آج سارا دن اس نے ایک بار بھی مجھے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ کاش اس کے باپ زندہ رہتے اور میں مر جاتی۔ شہناز بے حد جذباتی ہو گئی اور سسکیوں اور ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی۔

نشاء نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ پھوپھی جان آپ غم نہ کریں، یہ سب کچھ تقدیر کے کھیل ہیں اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے، میں سہیل کو سمجھاؤں گی، وہ کل بھی آپ کا فرماں بردار تھا، کل بھی آپ کا فرمانبردار رہے گا۔ میں آپ کو پانی لا کر دیتی ہوں اس کے بعد نشاء نے شہناز کو پانی پلایا، پھر بولی۔ پھوپھی جان، آپ کو میری قسم اب آپ سو جائیے، میں کل کلاں کو سہیل سے بات کر لوں گی اور میں آپ کو سہیل کی نظروں میں کبھی گرنے نہیں دوں گی۔

نشاء نے تسلی آمیز گفتگو کے بعد شہناز کو سکون ہو گیا اور پھر اس کی آنکھ لگ گئی۔

صبح کو اس کی جب آنکھ کھلی تو گھر میں کہرام مچا ہوا تھا، بھیانک خبر یہ تھی شہناز کے گھر میں رات سے خون برس رہا ہے اور گڑیا کو خطرناک قسم کے دورے پڑ رہے ہیں۔ سہیل شہناز کو لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ شہناز بغیر ناشتہ کئے ہوئے سہیل کے ساتھ روانہ ہو گئی، اپنے گھر جا کر اس نے دیکھا کہ ہر طرف خون بکھرا ہوا ہے۔ گڑیا اپنے ہوش میں نہیں ہے اور دوسری بچیاں بھی سہمی ہوئی ایک کونہ میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ سہیل کا انداز بالکل بدلا ہوا ہے اس کی آنکھوں میں بدگمانیاں تیر رہی تھی اور اس کا سلوک اپنی ماں اور بہنوں کے ساتھ ایسا نہیں تھا جیسا کبھی ہوا کرتا تھا۔

بھیا مسجد کے امام صاحب کو بلا لو، مسکان نے مشورہ دیا۔

پھر وہی بکواس۔ ”سہیل چیخا“ ان جہالتوں سے تم لوگ کب باز آؤ گے، اس کو چکر آتے ہیں۔ میں ابھی ڈاکٹر کو لے کر آ رہا ہوں اور یاد رکھو میں ان الٹی سیدھی باتوں کو برداشت نہیں کروں گا۔

بیٹا۔ شہناز نے لرزتے ہوئے کہا۔ گڑیا کو تو دورے پڑتے ہیں، لیکن یہ گھر میں جو خون برس رہا ہے یہ سب کیا ہے۔

مجھے کچھ نہیں معلوم۔ ”سہیل نے نفرت آمیز لہجہ میں کہا“ لیکن میں ہر بار کہوں گا کہ اثرات کی بات کرنا جہالت ہے، جہالت ہے جہالت ہے۔ اور ماں سن لو میں دبئی چلا جاؤں گا میں اس طرح کے ماحول میں نہیں رہ سکوں گا۔

یہ کہہ کر سہیل گھر سے باہر چلا گیا اور جب وہ ڈاکٹر کو لے کر آیا تو گھر میں سرور صاحب، ان کی بیوی ساجدہ اور نشاء وغیرہ بھی آ چکی تھیں۔ نشاء گڑیا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی، بہنیں رو رہی تھیں اور سب کا چہرہ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے چہرے پر کسی نے ہلدی مل دی ہو۔

ڈاکٹر نے نبض اور بلڈ پریشر وغیرہ چیک کر کے کہا۔ عام طور پر ایسا کسی ٹینشن کی وجہ سے ہوتا ہے، بچی کو ڈپریشن ہے، میں نے نیند کا انجکشن دے دیا ہے، یہ کم سے کم چھ گھنٹے سوتی رہے گی اور جب اٹھے گی تو ٹھیک

اٹھے گی، اس کو خود سے اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔

دیکھو، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔” سرور صاحب نے کہا“ یہ کس طرح کے دورے ہیں، ہم کھوج نکالنے کی کوشش کریں گے اور یہ گھر میں خون کیوں برستا ہے اس کی وجہ بھی معلوم ہو جائے گی، گھر کے ماحول کو صحیح رکھ کر اور تم سب اپنی ماں کا خیال رکھو، یہ بے چاری بہت پریشان ہے۔ سرور صاحب اور ان کی بیوی جب واپس جانے لگی تو انہوں نے نشاء سے بھی واپس چلنے کے لئے کہا، لیکن نشاء نے جواب دیا آپ جائیے میں شام کو آ جاؤں گی۔ میں گڑیا کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ سرور صاحب نے کہا ٹھیک ہے تم گڑیا کے ساتھ ساتھ اپنی پھوپھی کا بھی خیال رکھنا، اس کی صورت دیکھو انگور کی سوکھی ہوئی بیل کی طرح سوکھ رہی ہے اس کو سمجھاؤ اور اس کو تسلی دو۔

سہیل سوچ رہا ہے، اس کے ماموں کتنے اچھے سسر ثابت ہوتے، اگر نشاء اس کی بیوی بن جاتی تو زندگی کے سارے غم دھل جاتے اور گھر کے آنگن میں خوشیوں کے پھولوں کے سوا کچھ بھی نہ ہوتا۔

اس کے بعد سہیل اپنے کمرے میں چلا گیا اور نشاء اس کی بہنوں کے ساتھ بیٹھ گئی اور ان کا دل بہلانے لگی۔ اس دوران عرشی نے کہا۔ نشاء باجی، بھیا بہت دکھی ہیں اور امی سے ناراض بھی ہیں۔ کیا آپ بھیا کو سمجھا سکتی ہیں؟

چلو کوشش کرتی ہوں، یہ کہہ کر نشاء سہیل کے کمرے میں چلی گئی۔

کمرے کے دروازے پر پہنچ کر نشاء نے کہا۔ کیا میں اندر آ سکتی ہوں۔

اجازت کی کیا ضرورت ہے۔

شکریہ، نشاء نے کہا اور وہ سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند منٹ بالکل خاموشی رہی۔

پھر خاموشی کا طلسم نشاء ہی نے توڑا، اس نے کہا۔

بہت اُداس ہو۔

جس انسان کا سب کچھ ختم ہو گیا ہو، کیا وہ اُداس نہیں ہوگا۔ میری تو دنیا ہی ویران ہو گئی، اب مجھے ہر طرف اندھیرا نظر آتا ہے، آخر یہ سب کچھ اتنی جلدی کیوں ہو گیا، سہیل رونے لگا، وہ بار بار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال پکڑ رہا تھا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

نشاء سہیل کو دیکھتی رہی، پھر اس نے بردبار لہجے میں کہا۔

سہیل خود کو سنبھالو، مردوں کو اس طرح نہیں رونا چاہئے، بالکل اچھا نہیں لگتا، مجھے دیکھو۔ جو غم تمہیں ملا ہے وہی غم مجھے بھی تو ملا ہے، لیکن میں نہ اپنے ماں باپ سے خفا ہوں اور نہ تمہاری امی سے۔ سہیل انسان کتنی بھی کوشش کر لے، لیکن وہ قسمت میں لکھے ہوئے کسی غم کو مٹا نہیں سکتا۔ سہیل تم یہ مت سمجھنا کہ میں اپنی منگنی سے خوش ہوں، میں صرف تمہاری بن کر زندگی گزارنا چاہتی تھی، لیکن میں کیا کروں اپنے ماں باپ کی خاطر اور اپنے خاندان کی عزت کی خاطر میں نے خود کو بے حس بنا لیا ہے۔ میں نے سوچ لیا ہے کہ عمر بھر میں ایک زندہ لاش کی طرح جیوں گی اور اُف تک نہ کروں گی، کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ زبان کھولنے میں رسوائی ہے۔

تمہارا فلسفہ اچھا ہے لیکن معاف کرنا میں اس فلسفے پر عمل نہیں کر سکتا۔ آخر خدا کو کیا ہو گیا ہے میری برسہا برس کی دعاؤں کو اس نے رد کر دیا ہے، اس نے مجھ پر رحم نہیں کھایا، ہم کیوں اس سے دعائیں کرتے ہیں، جب وہ ہماری سنتا ہی نہیں۔

توبہ کرو۔ کیسی اوٹ پٹانگ باتیں کر رہے ہو، کیا معلوم ہمارے مانگنے میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہو، ورنہ خدا تو سب کی سنتا ہے، وہ سب کو عطا کرتا ہے۔

مجھے خدا کے ساتھ ساتھ اپنی ماں سے بھی شکایت ہے، میں نے ہزار بار ان سے کہا کہ ماموں سے بات کر لو لیکن وہ ٹالتی رہیں، ان کا کیا بگڑ جاتا اگر وہ میری بات مان لیتیں۔

تم سمجھتے نہیں سہیل۔ تقدیر نے تمہاری امی کو جو غم دیئے ہیں، ان غموں کی وجہ سے ان کی سوچ و فکر مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ رشتے داروں نے انہیں اتنے زخم دیئے ہیں کہ ان کا پورا جسم ایک ناسور بن کر رہ گیا ہے۔ سہیل تم سے زیادہ میں تمہارے گھر کے حالات سے واقف ہوں، تم دبئی چلے گئے تھے، تمہیں کچھ نہیں معلوم کہ تمہاری امی اور تمہاری بہنوں پر کیا گزری، میں نے ان کو محنت مزدوری کرتے دیکھا کہ میں نے کئی بار یہ بھی محسوس کیا کہ دو دو وقت تمہارے گھر کھانا نہیں پکا۔

یہ غلط ہے۔ ”سہیل نے چیخ کر کہا۔“

یہ بالکل صحیح ہے، لیکن تمہاری امی نے تمہیں کبھی نہیں بتایا کہ وہ فقر و فاقہ کا شکار ہیں۔ محض اس لئے کہ تم دبئی میں ہو، تم پریشان ہو جاؤ گے اور

تمہارے قدم اُکھڑ جائیں گے اور بہنیں تمہاری امی کی حکم کی پابند تھیں اس لئے وہ بھی تمہیں صورت حال سے خبر دار نہ کرسکیں۔

امی نے اس دن جب ماموں سے بات کی تو انہوں نے صاف صاف کہا کہ میں تو منتظر تھا کہ تم نشاء کا ہاتھ مجھ سے مانگو۔ امی کی کتنی بڑی غلطی تھی کہ انہیں اپنے بھائی پر بھروسہ ہی نہیں تھا۔

سہیل تم سمجھتے نہیں ہو۔" نشاء بولی" پھوپھی شہناز نے تمہارے والد کی زندگی میں اور تمہارے والد کی وفات کے بعد رشتے داروں کے بخشے ہوئے اتنے غم اور اتنے دکھ برداشت کئے ہیں کہ اب آکر ہر رشتے سے ان کا اعتبار اٹھ چکا تھا، انہیں یقین ہوگیا تھا کہ

رشتے ناطے پیار وفا سب باتیں ہیں باتوں کا کیا
کوئی کسی کا نہیں یہ سب جھوٹے ناطے ہیں ناطوں کا کیا

پھوپھی کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے غریب ہوکر خود کو غریب سمجھا، وہ ان غریبوں میں سے نہیں ہیں جن کی جیب میں ایک دمڑی نہیں ہوتی لیکن جو وقت کے فرعون محسوس ہوتے ہیں، جو ہر موقعہ پر سینہ تانے ایسے کھڑے رہتے ہیں جیسے حاکم وقت یہی ہوں، انہوں نے یہ بات سمجھ لی تھی کہ ان کا کوئی نہیں ہے، انہیں صرف ایک رشتے پر یقین تھا اور وہ رشتہ تھا سہیل کا رشتہ، ان کا ایمان تھا کہ ایک دن سہیل آئے گا اور خوشیوں کی برکھا ان کے گھر میں برسنے لگے گی، یہ مائیں کتنی بے وقوف ہوتی ہیں سہیل۔

"یہ کہتے ہوئے نشاء کی آواز بھرا گئی" یہ اپنے بیٹوں کے بارے میں کتنی خوش فہمیوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ آہ وہ بیٹے جو ایک ذرا سی بات پر ماں کے زندگی بھر کے احسانات پر ٹھوکر مار دیتے ہیں، وہ بیٹے جو اس درد کو بھی محسوس نہیں کرپاتے جو ہر وقت اولاد کی خاطر ماؤں کے سینے میں دھڑکتا ہے اور ماں بھی وہ جو غریب ہو بیوہ ہو، تم نہیں سمجھو گے سہیل ایک غریب ماں اپنی اولاد کے ارمانوں کے قتل پر اپنے آپ کو کتنی بار مایوسی کی تاریک قبر میں اُتارتی ہے۔ جب اولاد کی تمنائیں پامال ہوتی ہیں، جب اولاد کی حسرتوں کا قتل عام ہوتا ہے تم نہیں سمجھو گے کہ ایک غریب اور بیوہ ماں پر اس وقت کیا گزرتی ہے لوگ دنیا میں ایک بار مرتے ہیں لیکن ایک ماں کو اپنی زندگی میں نہ جانے کتنی بار مرنا پڑتا ہے اور نہ جانے کتنی بار کفن پہننا پڑتا ہے۔

نشاء تمہیں کیا ہوگیا ہے؟

میں پاگل ہوگئی ہوں یہ سن کر کہ تم پھوپھی سے خفا ہو، آخر ان کا قصور کیا ہے، ان بے چاری کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے غریب ہوکر خود کو غریب سمجھا، انہوں نے لاچار ہوکر خود کو لاچار سمجھا کہ انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ ان کا بھائی جو کسی کی نہیں سنتا ان کی فرمائش کو ٹھوکر مار دے گا اور اس وقت ان کے شہزادے کی بہت توہین ہوجائے گی جو انہیں برداشت نہ تھی، تمہاری توہین ہوجانے کے اندیشے سے وہ اپنا مدعا بیان نہ کرسکیں اور جب انہیں یہ اندازہ ہوا کہ اگر وہ بھائی سے بات کرلیتیں تو ان کی مراد تو پوری ہوجاتی تو انہیں کتنا ملال ہوا اور انہوں نے کتنی بار خود کو کوسا، کتنی بار خود پر لعنت بھیجی، اس کا اندازہ تم نہیں کرسکتے سہیل، اس کا اندازہ مجھے ہے۔ میں نے انہیں کل سے ایک بار بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، وہ اپنے شوہر کی موت پر بھی اتنی غم زدہ نہیں ہوئی تھیں جتنی غم زدہ وہ اپنے بیٹے کی ایک خوشی پامال ہونے پر نظر آرہی ہیں۔ تم تو ان بہنوں کی بھی پرواہ نہیں کررہے ہو بھیا بھیا کہتے ہوئے جن کی زبان خشک ہوجاتی ہے۔ اتنا بول کر نشاء چپ ہوگئی، پھر کھڑے ہوتے ہوئی بولی، مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی سہیل۔ محبت صرف تم نے نہیں کی، محبت میں نے بھی کی ہے، مجھے بھی تم سے بچھڑنے کا غم عمر بھر رلائے گا، لیکن سہیل میری یہ بات یاد رکھنا اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا۔

ہمیں دل میں اپنی مرحوم محبت کی لاشوں کو سنبھالتے ہوئے اپنے اپنے فرض ادا کرنے چاہئیں۔ آج میں صاف صاف یہ بھی بولتی ہوں کہ تمہاری میری جدائی کی ذمہ دار تمہاری ماں نہیں، میرا باپ ہے۔ جب وہ تمہیں پسند کرتے تھے تو انہوں نے اپنی شان اور غیرت کو برقرار رکھنے کے لئے خود پہل نہیں کی بے شک بڑے تھے لیکن اگر خود تمہارا ہاتھ میرے لئے مانگ لیتے تو کیا ان کی شان میں فرق آجاتا۔ وہ اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ بھیک مانگے تو تمہاری ماں مانگے اور بھیک مانگے بغیر وہ ان کو کچھ نہ دیں۔

سہیل میں جارہی ہوں، تمہاری بہن بیمار ہے اور ایک اعتبار سے تمہاری ماں مرچکی ہے۔ اگر تم سچ مچ نشاء کے سہیل ہو تو پھر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے کمربستہ ہوجاؤ، اپنی بہنوں کو وہ خوشیاں دو جن خوشیوں کے خواب یہ برسوں سے دیکھ رہی ہیں اور اس ماں کا یہ بوجھ اپنے کاندھے پر رکھ لو جس نے پل پل تمہارے لئے دعائیں کی ہیں۔ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہاری نہ ہوکر بھی زندگی بھر تمہاری رہوں گی، محبت جسموں کے ملاپ کا نام نہیں ہے، محبت تو دو روحوں کے بغل گیر ہونے کا نام ہے۔ جن کی

محبت صرف جسموں تک محدود ہوتی ہیں وہ محبت نہیں کرتے وہ عیاش ہوتے ہیں، وہ جسموں کے کھلاڑی ہوتے ہیں، خدا حافظ۔ نشاء یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی اور روتی ہوئی سہیل کے گھر سے نکل گئی۔

عرشی اور مسکان اس کے پیچھے بھاگیں لیکن وہ نہیں رکی اور آندھی اور طوفان کی طرح سہیل کے گھر سے چلی گئی۔ سہیل اپنے کمرے سے باہر نکلا تو اسے پتہ چلا کہ نشاء چلی گئی ہے۔ سہیل نے گڑیا کی طرف دیکھا وہ بدستور سوئی ہوئی تھی اور اس کی امی شہناز بھی بے خبر سو رہی تھی۔ شہناز کا چہرہ ہلدی کی طرح بالکل زرد ہورہا تھا اور اس کے انگ انگ سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ زندگی کی ہر جنگ ہار چکی ہے۔ سہیل پر نشاء کی باتوں کا بہت اثر ہوا اور سوتی ہوئی ماں کے پاس آکر کھڑا ہوگیا، پھر جھک کر اس نے اپنی امی کی پیشانی چوم لی۔ عرشی مسکان اور دلنواز نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا، وہ سمجھ گئیں کہ نشاء نے سہیل کو ٹھیک کردیا ہے، اس کے بعد سہیل اٹھا اور اس نے ایک ایک کرکے اپنی تینوں بہنوں کو اپنے سینے سے لگایا اور سب سے اپنے نمرے رویے کی معافی مانگی۔ عرشی نے پوچھا سہیل بھیا نشاء باجی نے کیا کہا۔

سہیل نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیتے ہوئے کہا اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا۔

تھوڑی دیر کے بعد شہناز کی آنکھ کھل گئی، وہ خوف زدہ ہوگئی، وہ سمجھ رہی تھی کہ اس کا بیٹا اس سے خفا ہے اور اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں ہے۔ اسی خوف کے ساتھ وہ اپنے بستر سے اٹھی لیکن یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئی جب سہیل نے اس کے قریب آکر کہا۔ امی مجھے معاف کردیجئے، میں پاگل سا ہوگیا تھا، لیکن نشاء نے میری آنکھیں کھول دیں۔ امی اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ نشاء سے محبت کی ناکامی میری بدنصیبی ہے، میرے برے سلوک سے آپ کو جو بھی تکلیف پہنچی ہو اس پر میں شرمندہ ہوں، میں کبھی آپ کا دل نہیں دکھاؤں گا، بس اتنی سی گزارش ہے کہ آپ ابھی میری شادی کی باتیں نہ کریں، ابھی میں آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور میں اب اپنی شادی تب ہی کروں گا جب میری چاروں بہنوں کی شادی ہوجائے گی۔ یہ کہہ کر وہ اپنی ماں سے لپٹ گیا، شہناز رونے لگی، وہ تڑپ اٹھی، اس کا جسم فرطِ خوشی میں کانپنے لگا، یہ جسم کی کپکپاہٹ بھی عجیب ہوتی ہے، یہ خوف سے بھی ہوتی ہے، دُکھ کی شدت میں بھی ہوتی ہے اور خوشی اور مسرت کے موقعوں پر بھی ہوتی ہے۔

سہیل نے ماں کو تسلی دی اور بار بار اپنی ماں کے چہرے کو چوما، کچھ دیر کے بعد گڑیا بھی ہوش میں آگئی اور گھر کا ماحول بالکل بدل گیا، مسکان نے ماں کو بتایا کہ بھیا کے رویہ میں یہ تبدیلی نشاء باجی کے سمجھانے سے آئی۔ انہوں نے سہیل بھائی کے کمرے میں جاکر بہت لمبی بات کی اور پھر وہ روتے ہوئے اپنے گھر چلی گئی۔

کاش نشاء میری بہو بن جاتی، شہناز نے حسرتناک لہجہ میں کہا، تو میرے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہوتے۔ اللہ اسے خوش رکھے اور سسرال کا چین وسکون عطا کرے۔

اس کے بعد حالات نارمل رہے۔ سہیل اور اس کی بہنوں میں خوب جمی رہی۔ سرور صاحب کے گھر والوں کے ساتھ بھی ان سب کا میل ملاپ پہلے سے بھی زیادہ ہوگیا، لیکن نشاء پھر سہیل کے گھر آنے سے کترانے لگی، البتہ کبھی کبھی فون پر وہ سہیل سے باتیں کرلیا کرتی تھی، لیکن ان باتوں میں عشق ومحبت کی گرم جوشی نہیں تھی، بس ایک رشتہ تھا جسے دونوں نبھا رہے تھے۔

پھر ایک دن ان کے گھر میں ایک بڑا حادثہ ہوا، گڑیا پر پھر پاگل پن کے سے دورے پڑنے لگے، اس وقت پھر گھر میں آپس میں طناطنی شروع ہوئی۔ سہیل اس بات پر اڑا رہا کہ اثرات کوئی چیز نہیں ہوتے، یہ صرف مولویوں کی ڈھکوسلے بازی ہوتی ہے اور شہناز اور اس کی بیٹیاں گڑیا پر جن کا سایہ ثابت کرتے رہے، ڈاکٹروں نے گڑیا کو جواب دے دیا تھا، مجبور ہوکر سہیل کا ایک دوست کسی عامل کو لایا۔ عامل نے بتایا کہ ثمران نام کا ایک جن گڑیا پر سوار ہے، لیکن سہیل ہی کے گھر میں عامل کو خون کی قے ہوئی اور سہیل ہی کے گھر میں اس کا انتقال ہوگیا

عامل کی موت نے سہیل کو بہت متاثر کیا۔ اس کو کسی حد تک یہ محسوس ہوا کہ جنات وغیرہ کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے، لیکن اس کا ذہن پھر بھی اُن سب باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھا جو اس کی بہنیں اور اس کے خاندان کی عورتیں اس کے کانوں میں انڈیلتی تھیں۔

گڑیا پر بدستور دورے پڑتے رہے اور گھر میں خون برابر برستا رہا اور ایک دن تو حد ہی ہوگئی .... اُف میرے خدا (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

تندرستی برقرار رکھنے اور امراض سے نجات پانے کے
۱۰۰ نسخے

احمد حمید الدین، حیدرآباد

اللہ تعالی نے سبزیوں، پھلوں، اناج وغیرہ میں انمول طاقت رکھی ہے۔ اسی لئے ان کے استعمال سے مختلف بیماریوں، ان کی علامات اور پیچیدگیوں پر قابو پانا ممکن ہے۔ ذیل میں مختلف سبزیوں اور پھلوں وغیرہ کے استعمال پر مشتمل ۱۰۰ آزمودہ نسخے دیئے جارہے ہیں۔

قدرتی طریقہ علاج بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ مجھے اس بات کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کئی دفعہ جہاں ایلو پیتھک دوائیاں کچھ نہ کرسکیں، قدرتی طریقہ علاج نے جادوئی اثر دکھایا۔ سیکڑوں مریضوں نے ان نسخوں پر عمل کر کے فائدہ اٹھایا۔ ان آزمودہ نسخوں کے لئے طب کی مشہور کتابوں سے استفادہ کیا اور بڑی بوڑھیوں اور بزرگوں سے مشورہ لیا گیا۔ ان نسخوں کو استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ بیماری کی مکمل تشخیص اور علاج کے لئے اپنے ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کیجئے۔

(۱) گھیکوار کا گودا صبح شام منہ پر لگانے سے چہرے کے داغ دھبے آہستہ آہستہ دور ہوجاتے ہیں۔

(۲) پیشاب کی جلن دور کرنے کے لئے پانی زیادہ استعمال کیجئے۔

(۳) زیادہ پیاس لگے تو ککڑیاں کھایئے، پیاس کسی صورت نہ بجھے تو دودھ کی کچی لسی بنا کر دو تین گلاس پئیں، پیاس ختم ہوجائے گی۔

(۴) پاؤں کے تلوے جلتے ہوں تو صبح شام گھیکوار کے گودے سے تلوؤں کی مالش کریں۔

(۵) دل کی تیز دھڑکن اور پیٹ میں گیس بننے سے روکنے کی خاطر سونف اور خشک دھنیا ایک ایک چھٹانک صاف کر کے پیس لیں، اس آمیزے میں ڈیڑھ چھٹانک شکر ملائیں، صبح شام ایک ایک چمچ لیں۔

(۶) نظر بہتر بنانے کے لئے سات بادام پیس کر آدھا آدھا چمچ سونف و مصری کے ساتھ روزانہ لیں۔

(۷) گرمیوں میں آنکھ کی سرخی اور جلن دور کرنے کے لئے پانچ یا سات آملے لیں۔ مٹی کے پیالے میں رات کو بھگودیں، صبح پانی چھان کر اس سے آنکھوں پر چھینٹے ماریں۔

(۸) بچوں میں پیٹ کے کیڑوں سے نجات کے لئے کمیلہ کا ۳ گرام سفوف صبح شام دیں۔

(۹) پاؤں کی ایڑیاں پھٹنے اور جلن سے بچانے کے لئے ایک تولہ کچا سہاگہ، ایک تولہ پھٹکری، ایک تولہ گندھک لے کر پیس لیں، اس میں پٹرولیم جیلی ملا کر رات کو سوتے وقت ایڑیوں پر لگائیں، چند دنوں میں افاقہ ہوجائے گا۔

(۱۰) موٹاپا کم کرنے کے لئے پسی کلونجی آدھا چمچ ایک پانی میں اُبال کر صبح نہار منہ اور شام کو لیں، ایک گلاس پانی میں کلونجی تیل کے چار پانچ قطرے اور ایک لیموں کا رس ڈال کر صبح شام متواتر ایک ماہ استعمال کرنے سے موٹاپا کم کیا جاسکتا ہے۔

(۱۱) زکام کے خاتمے کے لئے تھوڑی سی چینی دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال کر اس کا دھواں سونگھیں۔

(۱۲) ہرے دھنیے کا پانی نکال کر سونگھنے سے چھینکوں کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

(۱۳) نکسیر کا خون بند کرنے کے لئے بھی ہرے دھنیے کا پانی نکال کر سونگھیں۔

(۱۴) ناک کی بدبو دور کرنے کے لئے چٹکی بھر پھٹکری تھوڑے سے پانی میں حل کر کے ناک میں ڈالیں۔

(۱۵) چھوٹے بچوں میں پیشاب کی جلن دور کرنے کے لئے پانی میں پیاز کچل کر ۶۰ گرام چینی ملالیں، صبح شام دو سے تین چمچ یہ آمیزہ پلائیں۔

(۱۶) بدہضمی اور الٹیاں روکنے کے لئے ۳۰ گرام پیاز، پودینہ کے چند پتے اور سات عدد کالی مرچ اچھی طرح ملا کر کھایئے۔

(۱۷) صبح شام سلاد کے طور پر پیاز کا استعمال بدہضمی روکتا اور جسمانی طاقت بڑھاتا ہے۔

(۱۸) بھوک بڑھانے کی خاطر پھلوں کے سرکے میں پیاز اور ادرک کاٹ کر ملائیے، پھر پودینے کے پتے، لہسن کے دو چار ٹکڑے اور تھوڑی سی کشمش ملا کر کھانے میں بطور سلاد استعمال کریں۔

(۱۹) سر کے زخم اور خارش دور کرنے کے لئے نیم کی نبولیاں پیس کر پانی میں ملا کر گاڑھا لیپ بنا کر رات کو بالوں میں اچھی طرح لگائیں۔

(۲۰) سردیوں میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سوجن دور کرنے کے لئے گھیا (لوکی) کو دو کش کرا سے ہاتھ پاؤں پر اچھی طرح ملیں، ایک گھنٹے بعد ہاتھ پاؤں دھو لیں اور پھر پٹرولیم جیلی لگائیں۔

(۲۱) کھانسی روکنے کے لئے صبح دوپہر شام ملیٹھی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

(۲۲) آنکھوں کی جلن دور کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں اور برف سے ٹکور کریں۔

(۲۳) زخم کی سوجن دور کرنے کے لئے پیاز جلا کر اس میں ہلدی ملا کر لیپ بنائیے اسے پھر زخم پر لگائیں۔

(۲۴) دائمی قبض دور کرنے کے لئے صبح شام زیتون کا تیل معتدل مقدار میں استعمال کریں۔

(۲۵) پیٹ کے جملہ امراض روکنے کے لئے اسپغول کا چھلکا بلاناغہ استعمال کریں۔

(۲۶) ہچکی روکنے کے لئے دیسی گھی میں سوجی کا حلوہ بنا کر کھائیے یا منہ میں برف کی ڈلی رکھیں یا آہستہ آہستہ گنڈیریاں چوسیں۔

(۲۷) بچوں کو بخار زیادہ ہو جائے تو فوراً نہلا دیں یا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کریں۔

(۲۸) دست اور قے روکنے کے لئے سونف اور پودینہ کا قہوہ بنا کر پیجئے۔

(۲۹) پاؤں نرم و ملائم کرنے کے لئے سونے سے دس منٹ پہلے پاؤں تازہ پانی میں بھگوئیے، اس پانی میں چند قطرے روغن زیتون اور تھوڑا سا نمک ملا لیں، خشک کر کے پٹرولیم جیلی یا سرسوں کا تیل لگائیں، سردیوں میں نیم گرم پانی استعمال کریں۔

(۳۰) کولیسٹرول کم کرنے کے لئے ایک ایک چمچ آملہ اور مصری ملا کر روزانہ صبح نہار منہ ایک گلاس پانی کے ساتھ لیں۔

(۳۱) زہریلا کیڑا کاٹ لینے کی صورت میں لہسن کا تیل اور شہد ملا کر زخم والی جگہ پر لگائیں۔

(۳۲) بچوں میں پیٹ کے کیڑے ختم کرنے کے لئے کلونجی پانی میں ابال کر اس کا پانی رات کو سونے سے پہلے پلائیں۔

(۳۳) جوڑوں کا درد روکنے کے لئے نیم کے پتوں کے تیل کی مالش کریں۔

(۳۴) کھانسی دور کرنے کے لئے ایک ایک چمچ شہد اور ادرک کا رس ملا کر روزانہ صبح دوپہر شام تین سے پانچ روز تک لیں۔

(۳۵) لہسن جلا کر سرکے اور شہد میں ملا کر لگانے سے پھوڑے پھنسیاں اور نشان دور ہو جاتے ہیں۔

(۳۶) ذیابیطس قابو کرنے کے لئے بغیر چھنے آٹے میں تازہ یا پسی ہوئی میتھی ملا کر روٹی بنائیے اور روزانہ ناشتے میں کھائیں۔ دو سے تین ہفتوں میں شوگر کنٹرول ہو جائے گی۔

(۳۷) دانت کا درد دور کرنے کے لئے لونگ استعمال کیجئے۔

(۳۸) بلڈ پریشر قابو میں لانے کے لئے انڈے، مچھلیاں، لوبیا، مٹر، ناشپاتی اور کیلا زیادہ استعمال کریں۔

(۳۹) کولیسٹرول کی سطح کم کرنے کے لئے جئی کا آٹا اور گاجر زیادہ کھائیے۔

(۴۰) سونف کا زیادہ استعمال آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے۔

(۴۱) شکر اور سونف ہم وزن لے کر اسے کوٹ لیں۔ سر کے چکر دور کرنے کے لئے صبح شام ایک چمچ پانی کے گلاس میں لے لیں۔

(۴۲) صبح نہار منہ روزانہ دو سے تین گلاس پانی پئیں، نظام ہضم درست ہو جائے گا۔

(۴۳) دانتوں کی چمک برقرار رکھنے کے لئے صبح و شام نیم کی مسواک استعمال کریں۔

(۴۴) برص کے داغ دور کرنے کے لئے خالص شہد ایک چمچ، عرق پیاز ایک چمچ اور نمک آدھا چمچ ملا کر داغوں پر لگائیں۔

(۴۵) حمل میں گرمی، قے اور سر درد دور کرنے کے لئے آلو بخارہ زیادہ استعمال کریں۔ آلو بخارہ کا شربت بنانے کے لئے پانچ چھ آلو بخارے رات کو پانی کے گلاس میں بھگو دیں۔ صبح تھوڑی سی چینی اور نمک ملا کر آلو بخارے مسل دیں، برف ڈال کر استعمال کیجئے۔

(۴۶) موٹاپا دور کرنے کے لئے اپنی خوراک سے ہر قسم کی

چکنائی، مشروبات اور مٹھائیوں کا استعمال بالکل ترک کر دیں۔

(۴۷) تازہ پھل اور سبزیاں زیادہ سے زیادہ کھائیے۔

(۴۸) دل کی بیماریوں سے بچنے کے لئے صبح و شام سیر کیجئے اور مرغن غذاؤں سے پرہیز کریں۔

(۴۹) مچھروں کی بھرمار سے بچنے کے لئے ایک چمچ میتھی دانہ ایک کپ پانی میں ابال لیں، ٹھنڈا کر اور چھان کے سونے سے پہلے دو تین ہفتے تک پئیں۔

(۵۰) ڈکار دور کرنے کے لئے کھانے کے بعد ادرک کے باریک ٹکڑوں پر نمک چھڑک کر آہستہ آہستہ چبا کر کھائیں اس کے علاوہ سالن میں ادرک اور لہسن کا استعمال زیادہ کریں۔

(۵۱) خون کی کمی دور کرنے کے لئے انار کا رس زیادہ پئیں، چقندر کا استعمال بطور سلاد کریں اور سیب بھی خوب کھائیں۔

(۵۲) ہاتھ یا پاؤں میں پسینہ زیادہ آتا ہو تو پانی میں لیموں کا رس یا سرکہ ملا کر دن میں تین بار اور سونے سے پہلے دھوئیں، افاقہ ہوگا۔

(۵۳) پیٹ میں ہر وقت گیس رہتی ہو تو میتھی کے بیج کھائیں، گردے اور مثانے کی پتھری نکالنے کے لئے روزانہ نہار منہ پانچ عدد انجیر کھائیں یا پتھر چٹ پودے کے پتے چبائیں۔

(۵۴) آنکھوں کے گرد حلقے دور کرنے کے لئے صبح سویرے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رگڑیں اور گرم گرم انگلی آنکھوں کے گرد حلقے پر پھیریے۔

(۵۵) جسم کی چربی پگھلانے کے لئے نہار منہ پانی میں شہد اور چند قطرے لیموں ڈال کر روزانہ لیں۔

(۵۶) مسوڑھوں سے خون بہتا ہو تو جامن کے دو تین پتے دھو کر چبائیے اور آمیزے کو مسوڑھوں پر ملیں۔

(۵۷) بچوں میں ناک کی نکسیر روکنے کے لئے انہیں ککڑی اور کھیرا کھلائیے۔

(۵۸) ناخن مضبوط کرنے کے لئے روزانہ چند ہفتے تک ہلکے گرم زیتون کے تیل میں تھوڑی دیر ناخنوں کو ڈبو کر رکھیں۔

(۵۹) بدہضمی اور بھاری پن سے بچنے کے لئے کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ بطور سویٹ ڈش لیں۔

(۶۰) دانتوں میں خون آنے سے روکنے کے لئے ایک لیموں کا رس، ایک پیالی نیم گرم پانی اور آدھا چمچ نمک ملا کر صبح و شام غرارے کریں۔

(۶۱) پھنسیوں پر فالسے کے پتے باریک پیس کر لگانے سے وہ ختم ہو جاتی ہیں۔

(۶۲) قے روکنے کے لئے چھوٹی الائچی یا املی استعمال کریں۔

(۶۳) چھوٹے بچے نمکول کا پانی نہ پئیں تو دو چمچ شہد، آدھا چمچ نمک، ایک چمچ چینی اور تین چار قطرے لیموں ڈال کر دو گلاس پانی میں حل کر کے گھریلو نمکول بنا لیں۔ اسہال اور قے کی صورت میں بچوں کو دیجئے۔

(۶۴) ہاتھ جلنے کی صورت میں متاثرہ جگہ گاجر پیس کر اس کا لیپ لگائیں۔

(۶۵) بھاپ سے ہاتھ جل جائے تو متاثرہ جگہ آلو کے ٹکڑے کاٹ کر ملیں۔

(۶۶) آملہ کا مربہ کھانے سے بار بار نکسیر آنا بند ہو جاتی ہے۔

(۶۷) پیٹ میں شدید درد ہو تو بڑی الائچی، دارچینی، سونف، پودینہ کا قہوہ بنا کر پئیں۔

(۶۸) آواز بیٹھ جائے تو نیم گرم پانی میں ہلکا نمک ملا کر غرارے کریں یا ملیٹھی چبائیں۔ ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے بھی گلا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

(۶۹) انجیر کھانے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔

(۷۰) ٹیکے کی جگہ سوجنے کی صورت میں برف سے ٹکور کریں۔

(۷۱) آنکھوں کو طراوٹ دینے سے ہری گاجروں کا استعمال زیادہ کریں۔

(۷۲) ہرے دھنیے کا عرق چھالوں پر لگانے سے وہ دور ہو جاتے ہیں۔

(۷۳) دانتوں میں درد دور کرنے کے لئے لونگ پیس لیموں کے رس میں ملا کر درد والی جگہ پر لگائیں۔

(۷۴) خراب اور کٹے پھٹے ہونٹ ٹھیک کرنے کے لئے گلاب کا پھول آدھا پیس کر اس میں ذرا سا مکھن لگا کر ایک ہفتہ تک ہونٹوں پر لیپ کریں۔

(۷۵) زخموں میں پیپ آنے سے روکنے کے لئے دو تا تین جاپانی پھل روزانہ کھائیں۔

(۷۶) جسمانی کمزوری دور کرنے اور وزن میں اضافہ کی خاطر روزانہ دودھ کا ملک شیک لیں، رات کو گیارہ بادام اور ایک چمچ کشمش

آدھی پیالی پانی میں بھگو لیجئے، صبح بادام اور کشمش کے دانے کھا کر بچا ہوا پانی پی لیں۔

(۷۷) لیکوریا اور ٹانگوں میں مستقل درد ختم کرنے کے لئے تین ہفتے تک روزانہ صبح کے وقت سات بادام کھایئے۔

(۷۸) آپریشن وغیرہ کے زخم اور نشان دور کرنے کے لئے گھیکوار کے گودے میں تھوڑا سا زیتون کا تیل ڈال کر گرم کر کے روزانہ لگائیں۔

(۷۹) ہاتھوں میں کھجلی اور خارش روکنے کے لئے گیا (لوکی) کچل کر صبح شام اس کا رس ہاتھوں پر اچھی طرح ملیں۔

(۸۰) دل کی گھبراہٹ دور کرنے اور ہائی بلڈ پریشر روکنے کے لئے ایک پیالی خالص شہد، پھلوں کا سرکہ ایک پیالی اور دیسی لہسن (آٹھ دانے) تینوں اچھی طرح پیس کر آمیزہ فریج میں رکھ دیں۔ ایک ہفتے بعد صبح و شام ایک چمچ لیں۔

(۸۱) سر کی خشکی دور کرنے کی خاطر چقندر کے پتے اُبال کر روزانہ اس پانی سے سر دھوئیں۔

(۸۲) موسم گرما میں پیشاب کی جلن اور رکاوٹ دور کرنے کے لئے "کرما" استعمال کریں۔

(۸۳) جلنے کی صورت میں متاثرہ جگہ پر فوری طور پر کسٹر آئل لگائیں۔

(۸۴) خارش دور کرنے کے لئے ہر یل کے تیل میں کافور ملا کر متاثرہ جگہ پر لگائیں۔

(۸۵) شہد کی مکھی یا بھڑ کے کاٹنے کی صورت میں نمک سرکہ میں ملا کر متاثرہ جگہ پر لگا کر ڈنک نکال کر دیں، درد اور سوجن کم ہو جائے گی۔

(۸۶) آدھے سر کا درد دور کرنے کے لئے لیموں کے چھلکے پیس کر اس میں تیل زیتون کا ملا کر سر پر لیپ کریں۔

(۸۷) نیند نہ آتی ہو تو سونے سے پہلے پاؤں کے تلوؤں پر خالص سرسوں کے تیل کی مالش کریں اور دو چمچ شہد کھالیں۔

(۸۸) سخت ہاتھوں کو نرم و ملائم رکھنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے لیموں کا عرق، گلیسرین میں ملا کر ہاتھوں میں ملیں۔

(۸۹) منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے دن میں دو تین بار سونف چبا کر کھائیں۔

(۹۰) آواز بیٹھ جائے تو ایک گلاس پانی میں دو چمچ سونف ڈال کر ہلکی آنچ میں پکائیں۔ جب ایک اُبال آجائے تو پانی ٹھنڈا کر کے پی لیجئے، چینی اور دار چینی بھی ڈال لیں۔ اس قہوے کو دن میں دو تین بار استعمال کریں۔

(۹۱) جسم میں کسی جگہ کانٹا چبھ جائے تو تھوڑا سا گڑ لے کر اس میں پیاز کاٹ کر ملائیں اور متاثرہ جگہ باندھ دیں، کانٹا خود بخود نکل آئے گا۔

(۹۲) پاؤں کے چھالے دور کرنے کے لئے رات کو سوتے ابلے ہوئے انڈے کی سفیدی لگالیں۔

(۹۳) لو لگنے کی صورت میں پیاز کا رس، لیموں اور تھوڑا سا نمک ڈال کر پیجئے۔

(۹۴) چھوٹے بچوں میں کھانسی ختم کرنے کے لئے تھوڑی سی کالی مرچ، الائچی پیس کر شہد کے آدھے چمچ میں ملا کر صبح و شام دیں۔

(۹۵) چہرے کی جھریاں دور کرنے کے لئے سو گرام عرق گلاب، ۱۵ گرام روغن بادام اور پندرہ گرام پھٹکری لے کر چار انڈوں کی سفیدی ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب آمیزہ یک جان ہو جائے تو اُتار لیں۔ سوتے وقت اس سے چہرے کی مالش کریں۔

(۹۶) کیل مہاسے دور کرنے کے لئے انڈے کی سفیدی پھینٹ کر چہرے پر پندرہ منٹ تک لگائیں، بعد میں صابن سے منہ دھو کر صاف کر لیں۔

(۹۷) زکام سے بچنے کے لئے قہوے میں ادرک اور دار چینی ملا کر استعمال کریں۔

(۹۸) دانتوں کے کیڑے ختم کرنے کے لئے چنبیلی کے پتے پانی میں اُبال لیں اس میں تھوڑا سا نمک ملا کر غرارے کریں۔

(۹۹) صبح چاق و چوبند اور تر و تازہ رہنے کے لئے ایک پیالی گرم دودھ میں ایک چمچ شہد ڈال کر سونے سے پہلے روزانہ لیں۔

(۱۰۰) بار بار پیشاب آنے سے روکنے کے لئے سونے سے پہلے اخروٹ کھائیں، چھوٹے بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جاتا ہو تو انہیں سونے سے قبل تل کے لڈو یا باجرے کی کھچڑی کھلایئے۔

پھل و سبزیاں اپنے اپنے موسم میں بیماریوں کا بہترین علاج ہیں۔ ان کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں، رات کو بھوک رکھ کر کھانا بھی بیماریوں سے بچنے کا گر ہے۔ رات گئے شادی، بیاہ وغیرہ کے کھانے بھی بیماری بڑھنے کا سبب بنتے ہیں، اس لئے بے دریغ کھانے سے پرہیز کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی گل بدن دیکھنے میں اللہ میاں کی گائے لگتے ہیں، لیکن ہیں اتنے چالاک کہ کوے بھی ان سے تربیت حاصل کرنے کے خواہش مند نظر آتے ہیں۔ صوفی گل بدن نے بے ہوش و حواس ایسے ایسے ہوشیار لوگوں کے کان کترے ہیں کہ جن کی ہوشیاری ضرب المثل تھی۔ مولوی گلفام کو کون نہیں جانتا، بائیں ہاتھ سے قوم کا اُلّو بناتے ہیں اور دائیں ہاتھ سے اپنی جیب گرم کر لیتے ہیں، لوگ دن دہاڑے لٹ جاتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔ ناقدری کا دور دورہ ہے ورنہ ایسے چنکاری مولویوں کو ایوارڈ عطا کئے جانے چاہئیں، ان مولوی گلفام کو بھی صوفی گل بدن نے چکمہ دے دیا تھا اور صرف یہی نہیں بلکہ انہیں وہ آئینہ بھی دکھا دیا تھا جس آئینہ کو مولوی حضرات عام طور پر دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

مجھے یاد ہے کہ کئی سال پہلے صوفی گل بدن میرے گھر آئے تھے، آتے ہی حسب عادت انہوں نے ناشتے کی فرمائش کی، ناشتے سے استفادہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی تشریف آوری کا مقصد مجھ سے یہ مشورہ کرنا ہے کہ میں کونسا ایسا کاروبار کروں کہ جس میں نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

میں نے خالصتاً سنجیدگی کے ساتھ کہا کہ بھائی تعویذ گنڈوں کی دکان کھول لو، یہ وہ کاروبار ہے جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ مولانا حسن الہاشمی کو دیکھ لیجئے، جب سے وہ اس کام پر لگے ہیں ان کی دونوں انگلیاں تر بتر ہیں اور پیشاب پاخانہ کی جگہ بھی مکھن اور اصلی گھی باہر نکل رہا ہے۔

فرضی صاحب میں سنجیدہ ہوں۔

تمہاری قسم میں تم سے زیادہ سنجیدہ ہوں، آپ محلہ ابوالمعالی میں جا کر دیکھ لو انہوں نے کتنی بڑی کوٹھی کھڑی کر لی ہے، ان کے رشتے دار بے چارے حسد کی آگ میں تپ رہے ہیں، جلن اور حسد کی وجہ سے ہاشمی صاحب کا عروج اور ان کی ترقی ہے، ان کے ایک رشتہ دار کو میں نے دیکھا کہ ان کی دیوار سے اپنی کمر کھجاتے ہوئے ان کی غیبت کر رہا تھا اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کو حرام بتا رہا تھا، اسی وقت ہاشمی صاحب کے گھر سے شربت بٹنا شروع ہوا اور میں نے یہ دیکھا کہ وہ صاحب تین چار گلاس لے کر ایک ہی سانس میں چڑھا گئے۔ اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ حلال و حرام کی بحث محض ایک دکھاوا ہوتی ہے، لوگ خود کو متقی ثابت کرنے کے لئے اس طرح کے تقوے کی جگالی کرتے ہیں اور موقع مل جائے تو کسی حرام کو نہیں چھوڑتے۔ جن صاحب کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ شکل و صورت سے یہودی لگتے ہیں، لیکن جب بات کرتے ہیں تو اس طرح کرتے ہیں جیسے مفتی کی سند لے کر ابھی ابھی عالم برزخ سے نمودار ہوئے ہوں۔ بھئی کچھ بھی کہو حسن الہاشمی کے مزے ہیں۔ ویسے تو کما ہی رہے ہیں اور یوں بھی کما رہے ہیں کہ حاسدین اور جل جل کر روزانہ خاک ہونے والے ان کی غیبتیں کرتے ہیں اور اپنی بچی کچی ہوئی نیکیاں بھی ان کے نامۂ اعمال میں منتقل کرا دیتے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام۔

فرضی صاحب میری طبیعت تعویذ گنڈوں کی طرف نہیں چلتی، پھر اس میں بھی کچھ نہ کچھ خرچ ہوتا ہے۔" صوفی گل بدن نے کہا" اور میں تو ایسا کاروبار کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں ایک روپیہ بھی لگانا نہ پڑے اور خشخاش کے دانے کے برابر بھی محنت نہ کرنی پڑے۔ سنا ہے کہ ہاشمی صبح پانچ بجے اٹھ جاتے ہیں اور بے چارے سارا دن قلم گھستے رہتے ہیں اور سنا ہے

کہ زعفران، گلاب جل اور مشک وغیرہ کا استعمال بھی پوری ایمانداری کے ساتھ کرتے ہیں اور ملازمین کو تنخواہ بھی دیتے ہیں اور انہیں کمیشن بھی عطا کرتے ہیں، اس میں تو ان کا اچھا خاصا خرچ ہو جاتا ہوگا، نہ بابا نہ۔ مجھے اتنے پاپڑ اس طرح نہیں بیلنے ہیں مجھے تو ایسا دھندہ بتایئے جس میں صرف آوے، جانے کی اور خرچ کرنے کی کوئی بات نہ ہو اور محنت اتنی بھی نہ کرنی پڑے جتنی محنت ایک انسان کو انگڑائی لینے میں کرنی پڑتی ہے۔

پھر صوفی گل بدن صاحب، میں نے سنجیدگی کی ساری تانیں توڑتے ہوئے کہا۔ ''مجھے غور و فکر کرنے کا موقعہ دو کہ اس دنیا میں کونسا کاروبار ایسا ہو سکتا ہے جس میں ایک روپیہ خرچ ہوئے بغیر وارے کے نیارے ہو جائیں اور جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے۔

انہوں نے کہا۔ آپ اچھی طرح سوچ لیجئے، مجھے تو وقت ہی وقت ہے، یہ کہہ کر وہ صوفہ پر لیٹ گئے، میں سمجھ گیا کہ اب یہ قیامت تک اٹھنے والے نہیں، میں نے اپنی عقل کے سارے گھوڑے دوڑا دیئے۔ تا کہ کسی منزل پر پہنچ سکوں، کافی غور و فکر کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی کہ میں انہیں پیری مریدی کا مشورہ دوں، یہ کاروبار بھی آج کل ایسا چل رہا ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ نہ انکم ٹیکس اور نہ کوئی حساب کتاب، لیکن تھوڑا بہت تو اس میں خرچ کرنا ہی پڑے گا۔ صوفی صواد ضواد نے بھی ایک خانقاہ بنائی ہے، جس میں لوگوں کو زبردستی مرید بنایا جاتا ہے، لیکن خانقاہ بنانے میں ان کے اچھے خاصے خرچے ہو گئے ہیں، لیکن خانقاہ پر ابھی بہار نہیں آئی ہے، بہ مشکل تمام چند درجن مرید بنے ہیں جس سے صوفی صواد ضواد کا چائے پانی کا بھی خرچ نہیں نکل رہا ہے اس لئے یہ مشورہ صوفی گل بدن کیسے قبول کر لیں گے۔ میری سوچ و فکر ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھی کہ انہوں نے ایک قیامت خیز انگڑائی لی اور ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئے اور لہک کر بولے آ گیا۔

کیا آ گیا، میں نے پوچھا۔

آئیڈیا۔ پیسے صرف پوسٹر بازی پر خرچ ہوں گے اور دولت کے انبار لگ جائیں گے، بھئی ہمیں بھی تو بتاؤ، ایسا کونسا کاروبار ہے جو صرف پوسٹر بازی سے چل پڑے گا۔

ہم پلاٹ بیچیں گے، سو گز کے، دو سو گز کے، پانچ سو گز کے، فرنٹ کے، کارنر کے، مخصوص مقامات کے، لینے والے انشاء اللہ منہ مانگے دام دیں گے اور بکنگ کے لئے لمبی لمبی قطاریں لگ جائیں گی اور بڑے بڑے مولوی اور شیخ وقت بھی خدا کی دی ہوئی توفیق سے لائن میں کھڑے نظر آئیں گے اور اللہ میاں نظر بد سے محفوظ رکھیں، عورتیں بھی صبح سے شام تک اپنی باری کا انتظار کر رہی ہوں گی، خوبصورت، خوبرو اور دلربا قسم کی عورتیں۔

لیکن حضور والا'' میں نے اپنی چونچ کھولی'' جب آپ کے جیب میں بیڑی کا بنڈل خریدنے کے بھی پیسے نہیں ہوں گے تو آپ اتنی بڑی زمین کیسے خریدیں گے کہ لمبی لمبی قطار والوں کا پیٹ بھر سکیں اور اب تو دیوبند میں زمین بھی نایاب ہوتی جا رہی ہے، اس وقت تو حالت یہ ہے کہ ایک ایک پلاٹ کو بیچنے کے لئے اور خریداروں کو رجھانے کے لئے کئی کئی درجن دلال ادھر سے اُدھر بھاگے پھر رہے ہیں اور بے تکے قسم کے پلاٹوں کے بھی ایسے ایسے فائدے بتا رہے ہیں کہ لوگ بے چارے اپنی بیویوں کے زیور گروی رکھ کر پلاٹ بک کرانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ زمین کی قلت کی وجہ سے ایک پلاٹ کئی کئی بار فروخت ہو رہا ہے اور دلال لوگ ایک پلاٹ پر کئی کئی بار کمیشن وصول کر رہے ہیں، پھر آپ اتنی بڑی زمین کہاں سے دستیاب کریں گے کہ شائقین کی فرمائش پوری کر سکیں۔

انہوں نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیا، پھر وہ بردبار لہجہ میں بولے۔ فرضی صاحب ہمیں ایک گز زمین بھی خریدنی نہیں پڑے گی، ہمیں صرف پروپیگنڈہ کرنا پڑے گا اور لوگوں کی بدعقیدگی اور خوش فہمی کا فائدہ اٹھانا ہے۔ فرضی صاحب آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ہماری قوم عقل کے نام پر پیدل ہے اور یہ مفت میں جنت حاصل کرنے کی فکر میں لگی رہتی ہے، اس قوم کے لوگ اسی لئے پیروں فقیروں کے چکر میں لگے رہتے ہیں کہ کسی کی دعا سے وارے کے نیارے ہو جائیں اور کسی پیر کا دامن پکڑ کر جنت الفردوس میں چھلانگ لگا دیں۔

یہ سب تو ہے، لیکن پلاٹ خریدنے اور بیچنے کا چکر کیسے چلے گا؟

انہوں نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ہم اس قوم کی بے وقوفیوں اور خوش عقیدگیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اعلان کریں گے کہ ہم عرش الٰہی پر پلاٹوں کا کام کر رہے ہیں، پہلے آیئے پہلے پایئے، پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ نیک بندوں اور صحابہ کرام سے قرب حاصل کرنے کا

سنہرا موقعہ وغیرہ۔ اس طرح کے خوبصورت نعروں کے ساتھ ہم میدان میں آئیں گے اور جھوٹ موٹ ہی پہلا پلاٹ حضرت پیر ذوالفقار علی صاحب کا جنت الفردوس کے قریب بک کرا دیں گے۔ آج کل ان کے نام کا سکہ چل رہا ہے، ان کا نام سنتے ہی ہزاروں صحیح عقیدے والے لوگ بھی ہماری خوشامدیں شروع کر دیں گے، کیوں کہ تمام سلیم الفطرت لوگ یہ چاہیں گے کہ ہمارا مکان حضرت پیر صاحب کے اغل بغل ہی میں بن جائے تو اچھا ہے۔

کیا یہ جائز ہے؟'' میں نے دبے لہجہ میں پوچھا۔''

تم جواز ان بت کدہ میں صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہو کیا وہ جائز ہے۔ تبلیغی جماعت کے لوگ مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ دعوت کے کام میں لگے ہوئے ہیں، کیا ایسا دعویٰ کرنا جائز ہے؟ جماعت اسلامی والے اپنے ایک بالشت کے چہرے پر اسلامی حکومت قائم نہیں کر پاتے اور ان کا شور وغل یہ ہے کہ وہ پوری دنیا کو اسلامی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں تو کیا یہ شور وغل اور کیا یہ اچھل کود جائز ہے؟ جب کہ ان کے اپنے گھروں میں اسلامی قانون نافذ نہیں ہے؟ فرضی صاحب جو لوگ تصوف کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں، انہوں نے خانقاہیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ مولوی ابتلاء و رنج والم کے بیٹے گل میاں نے بھی اپنی ایک خانقاہ بنائی ہے جب کہ وہ ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتا لیکن دن دہاڑے پیر بن کر بیٹھ گیا ہے اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو کھلم کھلا بے وقوف بنا رہا ہے۔ کیا اس طرح کے تماشے جائز ہیں؟

میں کب یہ کہتا ہوں کہ یہ باتیں جائز ہیں۔'' میں نے جواباً کہا'' لیکن اگر اس دنیا میں لوگ برے کاموں میں مبتلا ہوں یا فریب دہی ان کا مشغلہ ہو تو اس کو دلیل بنا کر ان کے نقش قدم پر چلنا ٹھیک نہیں ہے۔

یار میں تمہارے پاس اس لئے نہیں آیا تھا کہ تم مجھے پند و نصیحت کے شربت پلاؤ، میں تو اس لئے آیا تھا کہ تم میری حوصلہ افزائی کرو اور میری کمر تھپ تھپاؤ۔

چلو میں آپ کی کمر بھی ٹھیک تھپا دوں گا، لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ دنیا بہت ایڈوانس ہو گئی ہے وہ زمانے لد گئے جب پیر فقیر جو کچھ کہہ دیا کرتے تھے لوگ یقین کر لیا کرتے تھے۔ اب پہلے تو لو پھر بولو والا زمانہ ہے۔ اب آنکھیں بند کر کے کوئی کسی کی بات پر یقین نہیں کرتا۔

آپ کے خیال میں اس وقت جب ہم ایک دوسرے سے بات کر رہے ہیں۔ اس دنیا میں عقل مندوں کی تعداد زیادہ ہے یا بے وقوفوں کی؟'' انہوں نے ایک عجیب سا سوال کیا۔''

مجھے ان کے اس سوال کا صحیح جواب دینا پڑا۔ میں نے کہا، جہاں تک موازنہ والی بات ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دور میں بھی جو دور ترقی کہلاتا ہے بے وقوفوں کی تعداد عقل مندوں سے کہیں زیادہ ہے۔

بس، انہوں نے سینہ پھلا کر کہا، تو پھر مجھے ایک بات اور بتا دیں اس دنیا کے لاکھوں بے وقوفوں میں سے اگر چند سو بے وقوف ہمارے حصے میں آ گئے تو ہمارا بیڑہ پار ہو جائے گا۔

تو کیا آپ کو اس کام میں دلالوں کی ضرورت پڑے گی۔'' میں نے پوچھا۔''

دلالوں کی ضرورت کہاں نہیں پڑتی، اس کاروبار میں پڑے گی اور دلالوں کو ہم معقول کمیشن بھی دیں گے۔

اگر اس کار خیر کے لئے ہمیں آپ کی خدمات حاصل ہو جائیں تو ہم لوہے کو چاندی بنانے میں اور بھی جلدی کامیاب ہو جائیں گے۔

میں تو معذرت چاہتا ہوں آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں حسن الہاشمی کا ملازم ہوں۔ میں اس طرح کے کسی کام میں اگر ملوث ہو گیا تو وہ مجھے ایک مجلس میں تین ہزار طلاقیں دیدیں گے اور پہرے اتنے لگا دیں گے کہ حلالے کی نوبت تک نہیں آنے دیں گے۔

آپ ملازمت کر رہے ہیں یا غلامی؟

لیکن بھائی اس غلامی میں بہت مزے ہیں۔'' میں نے کہا'' ان کے کئی ملازم اس غلامی سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے، ان کا حشر بہت برا ہوا جو بھی اب انہیں دیکھتا ہے ان پر ترس کھانے لگتا ہے، کیوں کہ ان سب کی صورتیں جنگل بیابان کی طرح ہو گئی ہیں۔ میرے نزدیک عقل مند ہی ہے وہ ہیں جو ملازمت کی کرسی سے چپکے ہوئے ہیں، کیوں کہ ان کو گئے گزرے ملازمین کا یہ قول یاد آ جاتا ہے۔

من نہ کردم شما حذر بکنید

اور اگلے دن صوفی گل بدن کی طرف سے ایک شاندار پوسٹر شہر کی

دیواروں پر لگ گیا۔اس پوسٹر سے قارئین بھی استفادہ کریں۔

خوش خبری خوش خبری خوش خبری

عرش الٰہی پر پلاٹ بک کئے جارہے ہیں، اب آپ مرنے کے بعد اپنی مرضی سے اپنا مکان تعمیر کرسکتے ہیں۔خوش گوار ماحول اور صاف ستھری آب وہوا،اس کالونی کا نام فرشتوں کے مشورے سے "اولیاء وقت کالونی" رکھا گیا ہے۔ کچھ پلاٹ فرنٹ پر بھی ہیں،ان کا ریٹ کچھ زیادہ ہے،دو یا تین پلاٹ حوض کوثر کے سامنے ہیں، ان کی مانگ بہت ہے، ان کو قرعہ اندازی کے ذریعہ ہی فروخت کیا جائے گا۔ جنت الفردوس سے ملحق بھی چند پلاٹ خالی ہیں، ان کو ان حضرات کے لئے باقی رکھا گیا ہے،جن کا ذوق معیاری ہو، پہلے آؤ پہلے پاؤ کے تحت یہ پلاٹ ان لوگوں کے نام بک ہوں گے جو ہمارے دفتر تک پہلے پہنچ جائیں۔سوچنے کا موقعہ نہیں ہے، جلد سے جلد ہمارے پاس پہنچئے، آپ عارضی گھروں کے لئے کتنا پیسہ برباد کرتے ہیں، اپنے دائمی مکان کے لئے جہاں آپ کو ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے، اس کی فکر کیجئے، بعد میں یہ مت کہنا کہ ہمیں خبر نہیں ہوئی۔کارنر کے ایک پلاٹ کے ساتھ جنت کی ایک حور مفت۔

تنقید کرنے والوں سے ہوشیار رہیں اور بدعقیدہ لوگوں سے چوکنا رہیں۔مفتیوں کے جھانسوں میں نہ آئیں۔

ایک بار پھر عرض ہے کہ پلاٹوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے، کروڑوں پلاٹ اجمیر شریف کے ذریعہ پہلے ہی بک ہوچکے ہیں، چند بچے کچے پلاٹوں کا ٹھیکہ بہ مشکل تمام ہمیں ملا ہے،اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔اس کالونی کا نقشہ بھی حاصل کرلیا گیا ہے، دفتر میں آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور خالی ہاتھ نہ آئیں، ہوسکتا ہے کہ آپ کے دفتر پہنچتے ہی صرف ایک ہی پلاٹ باقی رہ گیا ہو۔

آپ کا خیر خواہ

صوفی گل بدن

یہ پوسٹر میں نے بھی کسی طرح حاصل کرلیا اور میں نے اس کو بانو کو دکھایا اور ازراہ مذاق کہا۔

اس دنیا میں تو پلاٹ خریدنے کی نوبت نہیں آئی، کیوں کہ جیب کا حشر ہمیشہ کسی مادر زاد یتیم کی جھونپڑی کی طرح رہا، اب یہ ایک اشتہار نظروں سے گزرا تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ چلو عرش الٰہی پر کٹنے والی اس کالونی میں کیوں نہ اپنا نام درج کرالیں۔صوفی گل بدن کو فون کیا گیا، انہوں نے بتایا کہ آپ جیسے معیاری قسم کے لوگوں کے لئے قسطوں کی آسانی رکھی گئی ہے۔

بانو مجھے اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے میں بھنے ہوئے مرغے کی ایک ٹانگ ہوں اور وہ مجھے اگلے ہی پل چبالے گی اور میری درگت بھی بنائے گی، چند لمحے چپ رہنے کے بعد وہ بولی۔آپ ویسے تو بہت عقل مند بنتے ہیں اور اس طرح کی فریب کاریوں کو بھی سمجھ نہیں پاتے۔ عرش الٰہی پر پلاٹ؟ کس قدر احمقانہ بات ہے۔

دنیا کی یہ زمیں بھی اللہ میں نے مفت ہی پیدا کی تھی، لوگ اس کے کس طرح مالک بنے اور کس طرح پلاننگ کی شروعات ہوئی، اللہ ہی جانے، لیکن عرش الٰہی کو تو بخش دیجئے، اگر چاند پر بھی پلاننگ کا وعدہ کیا جاتا تب بھی کچھ نہ کچھ عقل میں آجاتا۔صوفی گل بدن عرش الٰہی پر ہی پھاوڑا چلا رہے ہیں۔

بیگم۔صوفی گل بدن صرف دیکھنے ہی میں معصوم عن الخطا لگتے ہیں، برتنے میں بہت چالاک ہیں، انہیں اندازہ تھا کہ چاند کی کھردری زمین پر کون رہنا پسند کرے گا۔انہوں نے عرش الٰہی کی زمین کو اس لئے ترجیح دی کہ عمر بھر کا خطاکار بھی کسی بھی طرح جنت میں گھسنے کے خواب دیکھتا ہے۔اگر مرنے سے پہلے ہی کسی کو دو گز زمین عرش الٰہی پر نصیب ہوجائے اور اس کے اڑوس پڑوس میں وقت کے اولیاء اور اصحاب رسولؐ کے مکانات ہوں تو اس کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ رہے گا۔

چلو ٹھیک ہے لیکن یہ عقل میں آنے والی بات نہیں ہے اور میں نہیں مانتی کہ لوگ اتنے بے وقوف ہوگئے ہیں کہ وہ اس طرح کے جھانسوں میں آجائیں گے اور پیسے پھینکنے شروع کردیں گے۔

میں نے کئی زاویوں سے سمجھایا۔صوفی گل بدن کا سلسلہ نسب بھی بیان کیا اور بانو کو بتایا کہ پچھلے پانچ سو برس میں ان کے خاندان میں کسی نے کوئی گناہ نہیں کیا اور فریب اور دھوکہ دینا تو ان کے نزدیک شجر ممنوعہ

ہے، لیکن ایسی چپڑی چکنی باتوں سے بھی بانو کسی طرح مان کر نہیں دی اور اس نے کہا کہ ہم کرائے کے مکان میں اچھے ہیں اور مرنے کے بعد اگر ہمیں دو گز نصیب ہوگئی تو وہی ہمارے لئے سب کچھ ہے اور یہ باتیں کہ عرش الٰہی پر پلاننگ، اُف توبہ ایسی احمقانہ باتوں پر تو میں کبھی یقین نہیں کرسکتی۔چاہے کہنے والا مادر زاد ولی ہی کیوں نہ ہو۔

بانو کی باتوں میں یقیناً دم تھا، خود میں بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ عرش الٰہی پر پلاٹ بک رہے ہیں اور لوگ قطار در قطار خریدنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، لیکن بعد میں یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ لوگوں نے باقاعدہ بکنگ شروع کردی اور لوگوں نے صوفی گل بدن کی باتوں پر یقین کرلیا۔ کتنے ہی لوگ آکر "اولیاء وقت کالونی" کا نقشہ دیکھتے تھے اور پھر اپنا پلاٹ بھی بک کرارہے تھے، کتنے ہی بدکردار اور گناہ گار لوگوں نے جنت کے اریب قریب اپنا گھر بنانے کے خواب دیکھنے شروع کردیے تھے۔میں نے سنا ہے کہ شہر کے ایسے لوگ جن کے پاس عقل سلیم موجود ہے اور جن کی عقل کو ابھی تک کسی طرح کی مرمت وغیرہ کرانے کی بھی کوئی ضرورت نہیں پڑی ہے وہ بھی اپنے ہاتھوں میں "اولیاء وقت کالونی" کا نقشہ لئے پھر رہے تھے اور ایک دوسرے کو ترغیب دے رہے تھے کہ بھئی اس کالونی میں اپنا پلاٹ ضرور بک کراؤ۔ شہر کے دلالوں کے مزے آگئے تھے۔انہوں نے پبلک کو رجھانے کے لئے پلاٹوں کی بکنگ ٹوپی اور لمبے لمبے کرتے پہن کر شروع کر رکھی تھی اور جنت کا ناک نقشہ اس طرح بیان کررہے تھے کہ علماء کو بھی پسینے چھوٹ گئے تھے۔ایک دلال تو ایک دن یہ تک کہہ رہا تھا کہ امت کی آزمائش کا یہی سب سے بڑا وقت ہے۔اگر امت اس آزمائش میں پوری اُتر گئی تو کچھ بعید نہیں اس امت کے سارے گناہ اگلے پچھلے سب معاف ہوجائیں اور امت ایک بار پھر باوقار ہوجائے۔

ہم صوفی گل بدن کو بے وقوف سمجھ رہے تھے وہ تو بڑے چالاک نکلے۔انہوں نے تو اس طرح ساری قوم سے اس قدر پیسہ بٹورا کہ بس اللہ کی پناہ۔سنا گیا ہے کہ خواتین اپنے زیور بیچ کر پلاٹ بک کرارہی تھیں، یہ بھی سنا ہے کہ کسی اچھے گھرانے کی ایک عورت نے یوں ہی ایک سوال صوفی گل بدن سے کرلیا تھا کہ آپ جو رسیدیں پلاٹوں کی جاری کررہے ہیں وہ تو سب اسی دنیا میں رہ جائیں گی، ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کونسا پلاٹ ہمارا ہے اور ہم اپنے پلاٹ پر قبضہ کیسے کریں گے۔صوفی گل بدن نے چراغ پا ہوکر کہا تھا۔تم نظام قدرت پر شک کررہی ہو، جب تم میدان حشر میں پہنچو گی اسی وقت فرشتے تمہیں رجسٹری کے کاغذات تمہارے حوالے کردیں گے اور باقاعدہ تمہیں وہاں پہنچا کر بتائیں گے کہ یہ تمہارا پلاٹ ہے۔اس پلاٹ پر باقاعدہ تمہارے نام کی تختی بھی لگی ہوگی اور اگر یقین نہیں ہے تو اپنے پیسے واپس لے لو، یہ کہہ کر انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ بھی ڈالا تھا، لیکن وہ عورت گھبرا گئی اور اس نے مزید رقم دیتے ہوئے کہا کہ آپ اس پلاٹ میں میرے شوہر کا بھی نام درج کردیں۔

اس طرح صوفی گل بدن خوب لوٹ مار کرتے رہے اور ان کے جال میں ایسے لوگ بھی پھنستے رہے جو خود کو باعتبار عقل تیس مار خاں سمجھتے تھے۔ان لوگوں نے بھی خوش فہمی میں مبتلا ہوکر عرش الٰہی پر پلاٹ بک کرالئے تھے اور جن علماء نے اس تحریک کی مخالفت شروع کر رکھی تھی یہ لوگ ان علماء کو بھی خود ساختہ فتووں سے نواز رہے تھے اور صوفی گل بدن کے بارے میں بازاروں میں باقاعدہ گشت کرتے ہوئے یہ فرمارہے تھے کہ صوفی گل بدن کا یہ کارنامہ ۲۱ویں صدی کا عظیم کارنامہ ہے۔پلاٹوں کا کاروبار تو سبھی کرتے ہیں لیکن صوفی گل بدن نے عرش الٰہی پر پلاٹ کاٹ کر اہل ایمان کی آبادکاری کا جو منفرد کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

شامت اعمال ایک دن یہ ہوا کہ میں نے مولانا حسن الہاشمی کا موڈ خوش گوار دیکھ کر صوفی گل بدن کا یہ کارنامہ میں نے ان سے بیان کردیا، وہ تو سن کر آگ بگولہ ہوگئے، پھر مجھ پر پھٹکار کی بارشیں برساتے ہوئے انہوں نے کہا۔

تم ہمیشہ سے غیر سنجیدہ ہو اور غیر سنجیدہ قسم کی تمام حرکتوں میں تمہیں بہت مزا آتا ہے۔عرش پر پلاٹ کاٹنے کی باتیں کرنا باقاعدہ کسی کالونی کا اعلان کرنا، پھر لوگوں سے پیسہ بٹورنا ایک کورا فریب ہے، مجھے حیرت ہے کہ تم اس طرح کی فضول باتوں کو کیوں ہوا دیتے ہو اور کیوں اس طرح کی باتوں کی اشاعت کرکے گناہ گار بنتے ہو۔

حضور! میں تو آپ سے صرف آپ کی رائے لے رہا تھا اور یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ کیا عرش پر پلاٹ کاٹنا ممکن ہے؟

انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا، جس طرح کوئی بھوکی بلی کسی چوہے پر داؤ لگاتی ہے، میں سہم گیا، کیوں کہ خدا رکھے میں اپنی بیوی کی

کا اکلوتا شوہر ہوں اور میری بیوی ان عورتوں میں سے ہے کہ جن کے بعد شوہروں کی کوئی ویٹنگ لسٹ بھی نہیں ہوتی۔ بے چاری شوہر مرا اور بیوی ہمیشہ کے لئے بیوہ۔ میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے عرض کیا۔ قبلہ! آپ ہمارے بڑے ہیں، اگر کسی بات کا ذکر کرکے ہم آپ سے مشورہ نہ کریں تو کہاں جا کر اپنا سر پھوڑیں، گھر میں بیوی کچھ سننے کو تیار نہیں۔ دفتر میں آپ کچھ سننے کے لئے آمادہ نہیں، آخر خدا کی دنیا میں مجھ سے سادہ لوح بندے کہاں جائیں اور کس سے فریاد کریں۔

وہ کچھ ٹھنڈے پڑ گئے، پھر بولے یہ بتاؤ اس تحریک کا حشر کیا ہوا؟ شہر میں کتنے بے وقوف ہیں جو عرش پر پلاٹ بک کرا رہے ہیں؟

حضور! یقین کیجئے صوفی گل بدن کے دفتروں میں انتارش ہے کہ عقل حیران ہے، ایک صاحب جو ابھی تازہ بتازہ حج کر کے آئے تھے انہوں نے چار پلاٹ بک کرالئے۔ سنا ہے جو پلاٹ حوض کوثر کے قریب ہیں ان کے ریٹ زیادہ ہیں، ایک پلاٹ جو مقام محمود کے قریب ہے اس کے ریٹ تکنے ہیں لیکن کئی لوگ اس کو گھیرنے کی تیاری میں ہیں۔

یہ سن کر وہ مسکرائے اور بولے اس قوم کا خدا ہی حافظ، میں اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں۔

قوت فکر و نظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

میں اپنے قارئین سے عرض کروں گا کہ اگر عرش پر پلاٹ بک کرنے کی خواہش ہو تو ناچیز کو یاد فرمالیں، چوری چھپے میں یہ خدمت کر گزروں گا۔ بشرطیکہ راز راز رہے اور کمیشن بغیر مانگے آپ مجھے عطا کردیں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اقوال یحییٰ برمکی

☆ جو اچھی بات سنو، لکھ لو اور جو لکھو اسے حفظ کرلو، جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔

☆ جب بادشاہ کی صحبت میسر ہو تو اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جس طرح عاقل عورت بے وقوف شوہر کو راضی کرتی ہے۔

☆ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا کہ گفتگو کرنے سے پہلے جس کی ہیبت مجھ پر چھا گئی ہو، اگر وہ شخص فصیح ہے تو میرے دل میں اس کی عظمت ہوتی ہے، ورنہ وہ میری نظر سے گر جاتا ہے۔

☆ غلاموں کی بے ادبی ان کے مالک کے علم کی دلیل ہے۔

☆ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ ہمارے واسطے قابل اقتدا ہیں اور جو ہمارے بعد آئیں گے ہم ان کے واسطے عبرت ہیں۔

☆ جو لوگ دولت دنیا کے طالب ہیں اگر وہ زمانہ کی سختیاں نہ اٹھا سکیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکام ہونے کی شکایات نہ کریں۔

☆ جس شئے کا دینا تجویز کرلیا گیا ہے پھر اس کے دینے میں توقف کرنا نہایت درجہ کی بخیلی ہے۔

☆ جس شخص میں فیاضی اور علم تکبر کے ساتھ ہو اس سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس میں بخل اور جہل علم کے ساتھ ہو۔

☆ عالم دانش مند وہی ہے جو حوادث روزگار سے ایسا ہی بے پرواہ ہو جیسے دریا اپنے میں کنکر پتھر پھینکے جانے سے ہوتا ہے۔

☆ عمر کے کسی حصے میں بھی عورت کو اپنی مرضی پر نہ چھوڑنا چاہئے۔

☆ انسان کے جسم سے خون خارج کرنے کے لئے دو نشتر ہیں جن میں پہلا نشتر مفلس کو دولت کثیر کی خواہش ہے اور دوسرا نشتر باوجود کمزوری کے دوسروں پر برہمی۔

دو شخصوں کو کمر میں پتھر باندھ کر دریا میں غرق کردینا چاہئے، ایک تو ایسے دولت مند کو جو اپنی دولت میں مستحق لوگوں کو شریک نہ کرے، دوسرے ایسے مفلس کو جو باوجود افلاس کے خدا تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

☆ چھ شخص محسنوں کے احسان کی وقعت اور پرواہ نہیں کرتے۔ (۱) فارغ التحصیل شاگرد اپنے استاد کی (۲) اہل و عیال والی اولاد اپنی ماں کی (۳) خواہشات نفسانی سے سیر آدمی عورت کی (۴) اہل غرض ایسے شخص کی جس سے غرض حاصل ہوگئی ہو (۵) طوفان سے بچا ہوا آدمی کشتی کی (۶) صحت کے بعد مریض طبیب کی۔

☆ جس طرح شہد کی مکھی پھول کو قائم رکھ کر اس میں سے صرف شہد لے لیا کرتی ہے، علیٰ ہٰذا حکمراں کو لازم ہے کہ رعایا کی حیثیت قائم رکھ کر ان سے محاصل وصول کرے۔

☆ راستی سے نیکی کی، مطالعہ سے علم کی، نیک روی سے حسن کی، نیک طریق سے خاندان کی، ناپ تول سے غلہ کی، پھیرنے سے گھوڑے کی، غور و پرداخت سے جانوروں کی اور سادہ لباس سے عورت کی عصمت کی حفاظت ہوتی ہے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۵ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون و چراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لۂ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری لہٰذا اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	زہرہ و مشتری	قران	۲۲-۱۳
۲ جولائی	قمر و شمس	مقابلہ	۳۹-۷
۳ جولائی	عطارد و مشتری	تسدیس	۲۳-۶
۵ جولائی	قمر و مشتری	مقابلہ	۶-۷
۶ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۴۹-۱۸
۷ جولائی	قمر و عطارد	تربیع	۴۵-۱۹
۸ جولائی	قمر و مریخ	تربیع	۲۵-۱۳
۹ جولائی	قمر و شمس	تربیع	۵۴-۱
۱۰ جولائی	قمر و عطارد	تسدیس	۵-۵
۱۱ جولائی	قمر و مشتری	تربیع	۲۵-۱۸
۱۲ جولائی	قمر و زحل	مقابلہ	۲۲-۳
۱۳ جولائی	قمر و مشتری	تسدیس	۵۱-۰۰
۱۴ جولائی	زہرہ و زحل	تربیع	۲۰-۱۲
۱۵ جولائی	قمر و مریخ	قران	۲۰-۱۳
۱۶ جولائی	عطارد و مریخ	قران	۴۳-۹
۱۸ جولائی	قمر و مشتری	قران	۲۰-۲۰
۲۰ جولائی	قمر و مریخ	تسدیس	۵۹-۱۲
۲۱ جولائی	قمر و عطارد	تسدیس	۳۲-۹
۲۱ جولائی	شمس و زحل	تثلیث	۳۷-۱۹
۲۲ جولائی	عطارد و زحل	تثلیث	۴۰-۲۳
۲۳ جولائی	قمر و مشتری	تسدیس	۳۱-۲۳
۲۴ جولائی	شمس و عطارد	قران	۵۳-۰۰
۲۵ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۱۷-۰۰
۲۶ جولائی	قمر و زہرہ	تربیع	۱۷-۱۹
۲۷ جولائی	قمر و عطارد	تثلیث	۵۵-۷
۲۸ جولائی	قمر و مشتری	تثلیث	۶-۱۹
۲۹ جولائی	قمر و نیپچون	تسدیس	۱۸-۱۲
۳۰ جولائی	قمر و مریخ	مقابلہ	۵۳-۱۶
۳۰ جولائی	قمر و زحل	تسدیس	۱۸-۰۰
۳۱ جولائی	قمر و شمس	مقابلہ	۱۳-۱۶

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اگست	قمر و عطارد	مقابلہ	۵۵-۷
۲ اگست	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۵-۰۰
۳ اگست	قمر و مریخ	تثلیث	۱۹-۲۳
۴ اگست	قمر و زحل	تثلیث	۵-۲
۵ اگست	زہرہ و مشتری	قران	۱۳-۳
۵ اگست	زہرہ و زحل	تربیع	۲۵-۲۰
۶ اگست	قمر و مریخ	تربیع	۳۷-۳
۷ اگست	عطارد و زحل	تربیع	۴۹-۱
۷ اگست	عطارد و مشتری	قران	۳۸-۱۲
۸ اگست	قمر و زحل	مقابلہ	۱۰-۹
۹ اگست	قمر و شمس	تسدیس	۵۹-۱۲
۱۰ اگست	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۲-۱۰
۱۱ اگست	قمر و عطارد	تسدیس	۴۰-۳
۱۲ اگست	قمر و زحل	تثلیث	۱۳-۲۳
۱۳ اگست	قمر و مریخ	قران	۲۹-۷
۱۳ اگست	قمر و شمس	قران	۲۳-۲۰
۱۵ اگست	قمر و مشتری	قران	۵۷-۱۳
۱۶ اگست	قمر و عطارد	قران	۱۷-۱۸
۱۷ اگست	قمر و زحل	تسدیس	۳۶-۲۲
۱۸ اگست	قمر و مریخ	تسدیس	۱۳-۱۴
۱۹ اگست	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۹-۱۹
۲۰ اگست	قمر و مشتری	تسدیس	۵۱-۱۸
۲۱ اگست	قمر و مریخ	تربیع	۳۱-۶
۲۲ اگست	شمس و زحل	تربیع	۹-۵
۲۳ اگست	قمر و زحل	قران	۳۰-۲۳
۲۴ اگست	قمر و زہرہ	تثلیث	۳۷-۱۱
۲۵ اگست	قمر و مشتری	تثلیث	۱۳-۱۵
۲۷ اگست	شمس و مشتری	قران	۳۱-۳
۲۹ اگست	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۷-۲۰
۳۱ اگست	قمر و عطارد	مقابلہ	۳۵-۲۱

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	زہرہ و مریخ	قران	۳۵-۱۰
۲ ستمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۳۱-۲۲
۳ ستمبر	قمر و شمس	تثلیث	۳۷-۷
۴ ستمبر	قمر و زحل	مقابلہ	۵۰-۱۵
۵ ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۳۵-۲
۶ ستمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۵۷-۰۰
۷ ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۵۷-۹
۸ ستمبر	قمر و شمس	تسدیس	۱۱-۳
۹ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۵۷-۶
۱۰ ستمبر	قمر و زہرہ	قران	۵۳-۱۴
۱۱ ستمبر	قمر و مریخ	قران	۴۹-۱
۱۲ ستمبر	قمر و مشتری	قران	۱۵-۹
۱۳ ستمبر	قمر و شمس	قران	۱۱-۱۴
۱۴ ستمبر	قمر و زحل	تسدیس	۴۷-۷
۱۵ ستمبر	قمر و عطارد	قران	۳-۱۶
۱۶ ستمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۵۱-۹
۱۷ ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۱۷-۱۳
۱۸ ستمبر	قمر و زہرہ	تربیع	۳-۷
۱۹ ستمبر	قمر و مریخ	تربیع	۱۷-۱
۲۰ ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۳۱-۱
۲۱ ستمبر	قمر و شمس	تربیع	۴۷-۱۴
۲۲ ستمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۲۵-۱۰
۲۳ ستمبر	قمر و شمس	تثلیث	۲۰-۰۰
۲۵ ستمبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳۰-۹
۲۶ ستمبر	مریخ و زحل	تربیع	۱۳-۶
۲۸ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۸-۲
۲۸ ستمبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۱-۱۲
۲۹ ستمبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۳-۱۳
۳۰ ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۲۱-۵
۳۰ ستمبر	شمس و عطارد	قران	۸-۲۰

فہرست نظرات عاملین کی سہولت کے لئے

جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۵ء

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۴ جولائی	زہرہ و زحل	تکمیل	دن ۱۲ بجکر ۱۷ منٹ
۱۵ جولائی	عطارد و مریخ تربیع	ابتدا	دن ۳ بجکر ۳۱ منٹ
۱۵ جولائی	زہرہ و زحل تربیع	خاتمہ	شام ۷ بجکر ۲۸ منٹ
۲۰ جولائی	شمس و زحل تثلیث	ابتدا	دن ۳ بجکر ۵۹ منٹ
۲۱ جولائی	شمس و زحل تثلیث	تکمیل	شام ۴ بجکر ۳۷ منٹ
۲۲ جولائی	عطارد و زحل تثلیث	ابتداء	دن ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ
۲۲ جولائی	شمس و زحل تثلیث	خاتمہ	شام ۵ بجکر ۱۷ منٹ
۲۲ جولائی	عطارد و زحل تثلیث	تکمیل	رات گیارہ بجکر ۲۱ منٹ
۲۳ جولائی	شمس عطارد قران	ابتداء	صبح ۳ بجکر ۲۲ منٹ
۲۳ جولائی	عطارد و زحل تثلیث	خاتمہ	صبح ۱۰ بجکر کر ۳۳ منٹ
۲۴ جولائی	شمس و عطارد و قران	تکمیل	رات ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ
۲۵ جولائی	شمس عطارد و قران	خاتمہ	دن ۱۱ بجکر ۱۳ منٹ
۲۹ جولائی	مشتری زحل تربیع	ابتداء	رات ۱۱ بجکر ۴۴ منٹ
۳ اگست	زہرہ و زحل تربیع	ابتداء	صبح ۶ بجکر ۵۹ منٹ
۳ اگست	زہرہ و مشتری قران	ابتداء	دن ۱۰ بجکر ۳۱ منٹ
۳ اگست	مشتری زحل تربیع	تکمیل	شام ۴ بجکر ۶ منٹ
۵ اگست	مریخ زحل تثلیث	ابتداء	رات ۱۲ بجکر ۴۴ منٹ
۵ اگست	زہرہ و مشتری قران	تکمیل	رات ۳ بجکر ۶ منٹ
۵ اگست	زہرہ و زحل تربیع	تکمیل	رات ۲ بجکر ۲۵ منٹ
۵ اگست	زہرہ و مشتری قران	خاتمہ	رات ۱۰ بجکر ۳ منٹ
۶ اگست	مشتری و زحل تربیع	خاتمہ	رات ایک بجکر ۳۳ منٹ
۶ اگست	عطارد و زہرہ قران	ابتداء	صبح ۹ بجکر ۱۷ منٹ
۶ اگست	عطارد و زحل تربیع	ابتداء	دن ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ
۶ اگست	مریخ زحل تثلیث	تکمیل	دوپہر ایک بجکر ۵۸ منٹ
۶ اگست	عطارد و زہرہ قران	تکمیل	شام ۷ بجکر ۴۵ منٹ
۶ اگست	عطارد و مشتری قران	ابتدا	رات ۹ بجکر ۲۷ منٹ
۶ اگست	زہرہ و زحل تربیع	خاتمہ	رات ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ
۷ اگست	عطارد و زحل تربیع	تکمیل	رات ایک بجکر ۱۵ منٹ
۷ اگست	عطارد و زحل تربیع	خاتمہ	صبح ۸ بجکر ۴۳ منٹ
۷ اگست	عطارد و مشتری قران	تکمیل	دن ۱۲ بجکر ۳۱ منٹ
۷ اگست	عطارد و مشتری قران	خاتمہ	رات ۸ بجکر ۲۱ منٹ
۸ اگست	مریخ زحل تثلیث	خاتمہ	رات ۳ بجکر ۲۶ منٹ

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵ اگست	شمس و زہرہ قران	ابتدا	صبح ۹ بجکر ۳۰ منٹ
۱۶ اگست	شمس و زہرہ قران	تکمیل	رات ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ
۱۶ اگست	شمس و زہرہ قران	خاتمہ	صبح ۸ بجکر ۲۶ منٹ
۲۱ اگست	شمس و زحل تربیع	ابتدا	رات ۳ بجکر ۲۵ منٹ
۲۲ اگست	شمس و زحل تربیع	تکمیل	صبح ۵ بجکر ۱۰ منٹ
۲۲ اگست	شمس و زحل تربیع	خاتمہ	شام ۶ بجکر ۳ منٹ
۲۵ اگست	شمس و مشتری قران	ابتدا	شام ۷ بجکر ۲۵ منٹ
۲۶ اگست	عطارد و زحل تسدیس	ابتدا	رات ۳ بجکر ۲۵ منٹ
۲۶ اگست	عطارد و زحل تسدیس	تکمیل	رات ۹ بجکر ۳۱ منٹ
۲۷ اگست	شمس مشتری قران	تکمیل	رات ۳ بجکر ۳۱ منٹ
۲۷ اگست	عطارد و زحل تسدیس	خاتمہ	شام ۵ بجکر ۲۰ منٹ
۲۷ اگست	شمس و مشتری قران	خاتمہ	شام ۷ بجکر ۳۵ منٹ
۳۱ اگست	زہرہ و مریخ قران	ابتداء	صبح ۲ بجکر ۵۹ منٹ
یکم ستمبر	زہرہ و مریخ قران	تکمیل	صبح ۱۰ بجکر ۳۶ منٹ
۲ ستمبر	زہرہ و مریخ قران	خاتمہ	رات ایک بجکر ۹ منٹ
۱۱ ستمبر	عطارد و زہرہ تسدیس	ابتداء	صبح ۷ بجے
۱۸ ستمبر	عطارد و زہرہ تسدیس	خاتمہ	صبح ۹ بجکر ۳۹ منٹ
۲۲ ستمبر	شمس زحل تسدیس	ابتدا	رات ۹ بجکر ۲۸ منٹ
۲۳ ستمبر	شمس و زحل تسدیس	تکمیل	رات ۱۲ بجکر ۵ منٹ
۲۴ ستمبر	مریخ زحل تربیع	ابتدا	صبح ۱۰ بجکر ۴۹ منٹ
۲۵ ستمبر	شمس و زحل تسدیس	خاتمہ	رات ۲ بجکر ۲ منٹ
۲۶ ستمبر	مریخ زحل تربیع	تکمیل	صبح ۹ بجکر ۲۱ منٹ
۲۷ ستمبر	مریخ زحل تربیع	خاتمہ	صبح ۴ بجکر ۴۳ منٹ
۳۰ ستمبر	شمس و عطارد قران	ابتدا	صبح ۸ بجکر ۲۵ منٹ
۳۰ ستمبر	شمس و عطارد قران	تکمیل	شام ۸ بجکر ۹ منٹ
یکم اکتوبر	شمس و عطارد قران	خاتمہ	رات ایک بجکر ۱۵ منٹ
۵ اکتوبر	عطارد و زحل تسدیس	ابتدا	شام ۵ بجکر ۳۳ منٹ
۷ اکتوبر	عطارد و زحل تسدیس	تکمیل	صبح ۵ بجکر ۱۲ منٹ
۸ اکتوبر	زہرہ و زحل تربیع	ابتدا	رات ۹ بجکر ۴۱ منٹ
۱۱ اکتوبر	زہرہ و زحل تربیع	تکمیل	صبح ۵ بجکر ۵۸ منٹ
۱۱ اکتوبر	زہرہ و زحل تربیع	خاتمہ	رات ۹ بجکر ۴۸ منٹ
۱۳ اکتوبر	عطارد و زحل تسدیس	خاتمہ	صبح ۳ بجکر ۲۶ منٹ

شرف قمر

۱۰ر جولائی صبح ۳ بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۰ر جولائی صبح ۶ بج کر ۳۱ منٹ تک۔ ۶ راگست صبح ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ سے ۶ راگست دوپہر ۱۲ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۲ر ستمبر شام ۵ بج کر ۱۵ منٹ سے ۲ر ستمبر شام ۷ بج کر ۲۹ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ مثبت کام کرنے کے لئے عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲۳ر جولائی دن ۱۱ بج کر ۲۷ منٹ سے ۲۳ر جولائی دوپہر ۱۲ بج کر ۳۶ منٹ تک۔ ۲۰ راگست شام ۶ بج کر ۵۷ منٹ سے ۲۰ راگست رات ۸ بج کر ۵۷ منٹ تک۔ ۱۷ر ستمبر رات ایک بج کر ۱۶ منٹ سے ۱۷ر ستمبر رات ۳ بج کر ۱۷ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کام کرنے کا صحیح وقت، ان اوقات سے عاملین فائدہ اٹھائیں اور ناحق کسی کو ستانے والے کام نہ کریں۔ ناجائز قسم کے تعلقات ختم کرانے کے کام کریں تو بہتر ہے۔ اپنی عاقبت کسی بھی حالت میں نظر انداز نہ کریں اور اللہ کی گرفت سے ڈریں۔

تحویل آفتاب

۲۳ر جولائی رات کو ۹ بجے آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔

۲۳ راگست شام ۴ بج کر ۶ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳ر ستمبر دوپہر ایک بج کر ۱۶ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں بھی لوگ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی ضروریات اور خواہشات اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رکھیں، انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

اوج شمس

۱۱ر جولائی رات ۸ بج کر ۴۹ منٹ سے ۱۲ر جولائی رات ۹ بج کر ۵۷ منٹ تک شمس حالت اوج میں رہے گا۔ جن حضرات سے شرف شمس کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ ترقی، رزق کی فراوانی اور حصول اقتدار کے لئے عمل کا بہترین وقت ہے۔ عاملین اس وقت کی قدر کریں اور خدمت خلق کے لئے اس وقت کو اہمیت دیں۔

رجعت واستقامت

عطارد۔ ۸ر جولائی حالت استقامت در برج سرطان شام ۴ بجے

عطارد۔ ۲۳ر جولائی حالت استقامت در برج اسد شام ۵ بج کر ۲۷ منٹ

عطارد۔ ۲۷ راگست حالت استقامت در برج میزان رات ۹ بج کر ۱۸ منٹ

عطارد۔ ۱۷ر ستمبر حالت رجعت در برج میزان رات ۱۱ بج کر ۴۰ منٹ۔

زہرہ۔ ۱۹ر جولائی حالت استقامت در برج سنبلہ صبح ۴ بج کر ۳۰ منٹ۔

زہرہ۔ ۳۰ر جولائی حالت رجعت در برج سنبلہ سہ پہر ۳ بج کر ۱۹ منٹ۔

زہرہ۔ ۳۱ر جولائی حالت استقامت در برج اسد رات ۸ بج کر ۳۱ منٹ۔

زہرہ۔ ۶ر ستمبر حالت استقامت در برج اسد دوپہر ۲ بجے۔

مریخ۔ ۹ راگست حالت استقامت در برج اسد صبح ۵ بج کر ۲ منٹ۔

مریخ۔ ۲۵ر ستمبر حالت استقامت در برج سنبلہ صبح ۷ بج کر ۲۷ منٹ۔

منزل شرطین

۷ر جولائی رات ۱۰ بج کر ۷ منٹ۔

۳ راگست صبح ۴ بج کر ۵۵ منٹ۔

۳۱ راگست دوپہر ۲ بج کر ۴ منٹ۔

۲۸ر ستمبر رات ۹ بج کر ۱۴ منٹ۔

قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے بہترین وقت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حروف تہجی کی زکوۃ ادا کرنے والے حضرات روزانہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، اگر باموکل پڑھیں تو افضل ہے۔

غفلت نہ برتیں۔ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں

قران وشمس

دوستی، محبت، تگس اور نفرت وعداوت ختم کرنے کے لئے اس وقت سے فائدہ اٹھائیں، اس وقت میں بنائے گئے نقش انشاءاللہ تیر کی طرح کام کریں گے۔

یہ وقت سعید ۱۵ راگست صبح ۹ بجکر ۳۰ منٹ سے شروع ہوگا۔ اس وقت پر شباب آئے گا۔ ۱۲ راگست صبح ۱۲ بجکر ۵۱ منٹ پر ۱۶ راگست صبح ۸ بجکر ۲۶ منٹ پہ یہ وقت ختم ہو جائے گا۔ اس وقت یہ نقش بنائیں، انشاءاللہ زبردست فائدہ ہوگا۔

۷۸۶

۳۷	۳۰۶	۱۱۱
۱۸۵	یہاں مقصد لکھیں	۲۶۹
۲۳۲	۱۴۸	۷۳

قران عطارد ومشتری

ابتدا: ۶ راگست رات ۹ بجکر ۲۷ منٹ۔

مکمل: ۷ راگست دن ۱۲ بجکر ۳۱ منٹ۔

اختتام: ۷ راگست رات ۸ بجکر ۲۱ منٹ۔

جو لوگ اچھی ملازمت کے خواہش مند ہیں یا جو لوگ اقتدار کے آرزومند ہیں، یا جو لوگ کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ وقت نہایت موثر اور قیمتی ہے۔

اس وقت ۳۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے مندرجہ ذیل نقش تیار کریں، پھر اس پر ۳۵۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں۔ یہ نقش مذکورہ تمام مقاصد میں انشاءاللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔

نقش کے نیچے اپنا مقصد ضرور لکھیں۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۷
۱۱۰	۱۱۳	۱۲۰	۱۰۷
۱۱۹	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۴

قران عطارد وزہرہ

ابتدا: ۶ راگست صبح ۹ بجکر ۱۷ منٹ۔

مکمل: ۶ راگست شام ۷ بجکر ۵۳ منٹ۔

اختتام: ۷ راگست رات ۱۲ بجکر ۱۲ منٹ۔

میاں بیوی کی محبت کے لئے یہ وقت نہایت موثر اور قیمتی ہے۔ اس وقت دو نقش تیار کئے جائیں۔ ایک نقش پھل دار درخت پر لٹکائیں اور ایک نقش طالب کے گلے میں ڈالیں۔ دونوں ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

یاودود	یاوھاب	یاعزیز
یاعزیز	یاودود	یاوھاب
یاوھاب	یاعزیز	یاودود

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

(نام مطلوب) (نام طالب)

تسدیس عطارد وزحل

ابتدا: ۲۲ راگست رات ۳ بجکر ۲۵ منٹ۔

مکمل: ۲۶ راگست رات ۹ بجکر ۴۱ منٹ۔

اختتام: ۲۷ر شام ۵ بجکر ۲۰ منٹ۔

یہ وقت بہت قیمتی ہے۔ اس وقت میں حل مشکلات اور خواہشات کی تکمیل کے لئے ۱۰۰ مرتبہ یہ پڑھیں یارَبّ یارَبّ یارَبّ یاکریم، پھر یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔

انشاءاللہ چند دنوں بعد نقش باذن اللہ اثر دکھائے گا۔

۷۸۶

۱۵۶۰	۱۵۷۳	۱۵۷۱	۱۵۶۷
۱۵۷۴	۱۵۶۶	۱۵۶۱	۱۵۷۳
۱۵۶۵	۱۵۶۹	۱۵۷۶	۱۵۶۲
۱۵۷۵	۱۵۶۳	۱۵۶۴	۱۵۷۰

اوجِ شمس

یہ وقت ۱۱ جولائی رات ۸ بجکر ۴۹ منٹ سے شروع ہوکر ۱۲ جولائی رات ۹ بجکر ۵ منٹ تک رہے گا، رات کو جب یہ وقت شروع ہو مندرجہ ذیل نقش تیار کرلیں اور اگلے دن جب سورج طلوع ہو اس وقت سورج کی طرف دیکھتے ہوئے سورۂ شمس کی تلاوت کریں۔ اگر حافظ نہ ہوں تو مشرق کی طرف رخ کرکے قرآن شریف میں دیکھ کر سورۂ شمس کی تلاوت کریں۔ انشاءاللہ یہ نقش رزق میں اضافہ کرنے کا موثر ذریعہ بنے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۰۳	۶۳۹۵	۶۵۰۱
۶۳۹۷	۶۵۰۰	۶۵۰۲
۶۳۹۹	۶۵۰۳	۶۳۹۶

تسدیس شمس وزحل

ابتدا: ۲۲ ستمبر رات ۹ بجکر ۲۸ منٹ۔

مکمل: ۲۳ ستمبر رات ۱۲ بجکر ۵ منٹ۔

اختتام: ۲۵ ستمبر رات ۲ بجکر ۴۳ منٹ۔

یہ وقت سعد ہے، ترقی روزگار اور طلب حاجت کے لئے موثر وقت ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل نقش تیار کریں اور درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں۔ نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

۷۸۶

۲۲۲۸	۱۷۸۳۳	۶۶۸۴
۱۱۱۳۰		۱۵۶۰۵
۱۳۳۷۷	۸۹۱۲	۴۳۵۶

قران عطارد و مشتری

ابتدا: ۶ راگست رات ۹ بجکر ۲۷ منٹ۔

مکمل: ۷ راگست دن ۱۲ بجکر ۳۱ منٹ۔

اختتام: ۷ راگست رات ۸ بجکر ۲۱ منٹ۔

ستارہ مشتری مال کا ستارہ ہے اور عطارد کو بھی تین تو تیں حاصل ہیں۔ جب ان دو ستاروں کا قران ہوتا ہے تو ترقی روزگار، ترقی کاروبار اور حصولِ ملازمت کے نقوش نہایت موثر ثابت ہوتے ہیں۔

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آیت اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ کے اعداد نکالیں جو ۲۲۴۳ ہیں۔ اس آیت کا موکل رفقائیل ہے۔ اگر نعیم ابن سلمہ کے لئے برائے ملازمت نقش بنانا ہو تو طریقہ یہ اختیار کریں۔

نعیم ابن سلمہ	ملازمت	ان اللہ ھوالرزاق	ذوالقوۃ المتین
اعداد: ۳۰۵	اعداد: ۵۱۸	اعداد: ۳۶۷	اعداد: ۱۷۷۳

نقش ذوالکتابت اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

نعیم ابن سلمہ	ملازمت	ان اللہ ھوالرزاق	ذوالقوۃ المتین
۳۶۸	۱۷۷۳	۳۰۶	۵۱۷
۱۷۷۲	۳۶۵	۵۲۰	۳۰۷
۵۱۹	۳۰۸	۱۷۷۱	۳۶۶

دیکھئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۳۰۶۴ برآمد ہوگی۔ یہ نقش کاروبار کی ترقی اور حصول روزگار کے لئے نہایت موثر ثابت ہوگا۔ اگر نقش خود نہیں لکھ سکتے تو کسی عامل سے بنوائیں۔ پہلے خانہ میں اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد لکھیں، ۴ خانوں تک ایک ایک عدد کا اضافہ کریں، باقی خانوں میں اعداد اور آیت وغیرہ جوں کے توں نقل کردیں۔ یہ تمام نقوش اگر مذکورہ اوقات میں تیار کئے جائیں تو انشاءاللہ عامل کو بھرپور کامیابی ملے گی۔ ہماری طرف سے ان نقوش کو استعمال میں لانے کے لئے عوام وخواص اور عاملین سبھی کے لئے اجازت ہے، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ سب کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

قسط نمبر: ۱۴۹

انسان اور شیطان کی کشمکش



"اے دریودھن! جب تم پیدا ہوئے تھے تو تمہیں دیکھتے ہی تمہارے چچا ودورا نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ تم ہستناپور کی تباہی اور بربادی کا باعث بنوگے۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ پانڈو برادران کے معاملے میں تم غلطی پر ہو اور خواہ مخواہ انہیں مصیبت میں ڈالنا چاہتے ہو۔ لہٰذا جو کچھ تم نے کہا ہے اس پر عمل کرنا ترک کردو۔"

دریودھن جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ سوچوں میں ڈوبا دھرت راشٹر چونکا اور اس نے اپنی بیوی اور بیٹے کو مخاطب کرکے کہا۔

"تم آپس میں کیوں جھگڑا کرتے ہو، میں فیصلہ کرچکا ہوں کہ میں اپنے بیٹے دریودھن کا دل نہیں توڑوں گا۔ میں ابھی اور اسی وقت ایک قاصد روانہ کرتا ہوں جو پانڈو برادران کو واپس بلائے۔ لہٰذا دھرت راشٹر نے اسی وقت ایک قاصد کو پانڈو برادران کے پیچھے پیچھے روانہ کیا۔ اس قاصد نے پانڈو برادران سے کہا کہ تم لوگوں کو تمہارے چچا دھرت راشٹر نے طلب کیا ہے اور اس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جوا ایک بار پھر کھیلا جائے اور جو اس جوئے میں ہار جائے اسے تیرہ سال کے لئے جنگلات میں بھیس بدل کر زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اپنے چچا کا یہ جواب سن کر پانچوں پانڈو بھائیوں نے اطاعت میں اپنی گردن کو خم کردیا تھا، پھر وہ واپس لوٹ آئے۔

اس ہال میں ایک بار پھر لوگ جمع ہوئے، وہی جوئے کا سامان تھا اور وہی سکونی تھا جسے دریودھن کی طرف سے یدھشٹر کے ساتھ جوا کھیلنا تھا۔ اس موقع پر یدھشٹر ناخوش اور بڑا خفا سا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے کہ وہ اپنے چچا اور ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کے فیصلے سے خوش نہیں تھا کہ ایک بار پھر پہلے کی طرح جوا کھیلا جائے، بہرحال اپنے چچا کا حکم مانتے ہوئے یدھشٹر ایک بار پھر جوا کھیلنے پر راضی ہوگیا تھا۔

جوئے کی ابتدا کرنے کے لئے سکونی یدھشٹر کے سامنے بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"سنو یدھشٹر! تمہاری اور ہماری قسمت اب اسی جوئے سے وابستہ ہے۔ جوئے کا صرف ایک ہی داؤ کھیلا جائے گا۔"

یدھشٹر نے جواب میں کچھ نہ کہا، بس خاموشی سے اپنی گردن جھکا دی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس شرط کو قبول کرتا ہے، اس کے بعد جب جوئے کی ابتدا ہوئی تو سکونی یہ داؤ بھی جیت گیا اور یدھشٹر ایک بار پھر پہلے کی طرح ہار گیا تھا۔

ہارنے کے بعد پانچ بھائی جنگل کی طرف جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ وہ پانچوں اٹھ کر باری باری وہاں بیٹھے ہوئے سب سرکردہ لوگوں سے ملے۔ کسی نے بھی اس سلسلے میں ان سے گفتگو نہ کی، ہاں جب وہ ودورا سے ملنے کے لئے آئے تو اس نے انہیں دعائیں دیں اور انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "نیکی کی قوتیں جنگل میں تم لوگوں کی حفاظت کریں گی اور کورو برادران کے خلاف جو تم لوگوں نے قسمیں کھائی ہیں ان کو پورا کرنے کا موقع ضرور ملے گا۔" پھر اس نے یدھشٹر کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ "یدھشٹر! تم بڑے بھائی ہونے کے علاوہ دوسروں کے لئے باپ کا درجہ رکھتے ہو، ہمت نہ ہارنا، تم دیکھو گے عنقریب تم لوگوں کے لئے اچھا وقت آئے گا اور ہاں تم اپنی ماں کنتی کو لے کر نہیں جاؤ گے، وہ جنگلوں کی اذیت برداشت نہیں کرسکے گی، وہ میرے ہاں میری بہن کی حیثیت سے رہے گی۔" ودورا کی یہ گفتگو سن کر پانچوں پانڈو بھائیوں کو خوشی ہوئی کیوں کہ انہیں اپنی ماں کی طرف سے ایک طرح کی تسلی ہوگئی تھی۔

اس موقع پر کنتی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی دروپدی کے پاس آئی۔ اس نے رخصت ہونے کے لئے دروپدی کو اپنے بازوؤں میں لپٹالیا اور

بڑے پیار سے اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔ "اے میری بیٹی! میرے ان بیٹوں کا خیال رکھنا، جو ہماری موجودہ صورت حال کے ذمے دار ہیں، میں جانتی ہوں کہ تم ایک بہت اچھی عورت ہو اور یہ بات بھی میرے علم میں ہے کہ میرے بیٹے تمہاری ہی وجہ سے زندہ ہیں، وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم بھی ان کو پسند کرتی ہو۔ میں رخصت ہونے کے اس موقع پر تمہیں دعا دیتی ہوں۔ دروپدی میری بیٹی! ہمت نہ ہارنا، مجھے امید ہے کہ ہمارے اچھے دن ضرور آئیں گے اور ایک روز ہم صرف اندر پرساد پر ہی نہیں بلکہ ہستناپور پر بھی حکومت کریں گے۔"

دروپدی نے کنتی کو یقین دلایا کہ وہ جنگل میں پانڈو برادران کا پوری طرح خیال رکھے گی۔ اس کے بعد پانڈو برادران وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ہستناپور کے سارے لوگ پانڈو برادران کے یوں رخصت ہونے پر بے حد اداس اور غم زدہ تھے۔ سارے لوگ ان کے ساتھ ہو لئے تھے اور یہ پیش کش کی تھی کہ وہ بھی ان پانچوں کے ساتھ تیرہ سال کے لئے زندگی بسر کریں گے۔ یدھشٹر نے ان کی ہمدردیوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کی منت سماجت کر کے انہیں واپس بھجوا دیا اس کے بعد وہ پانچوں بھائی اپنی بیوی دروپدی کو لے کر وہاں سے کوچ کر گئے تھے۔

عزازیل اپنا کام کرنے کے بعد ہستناپور سے جا چکا تھا۔ پانڈو برادران بھی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ اس کے بعد دھرت راشٹر جب اپنے کمرے میں آیا تو پانڈو برادران کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا اس سے وہ خوفزدہ اور اپنے آپ کو اکیلا سا محسوس کر رہا تھا۔ اس موقع پر اس نے اپنا ایک قاصد ودورا کی طرف بھیجا اور اسے اپنے پاس طلب کیا۔ ودورا جب دھرت راشٹر کے پاس آیا تو دھرت راشٹر نے ودورا کو مخاطب کر کے کہا۔ "آج میں اپنے کمرے میں خوف اور تنہائی محسوس کر رہا ہوں، میں تم سے جاننا چاہتا ہوں کہ پانڈو برادران جب یہاں سے روانہ ہوئے تو ان کے کیا تاثرات تھے۔؟" جواب میں ودورا غور سے دھرت راشٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"اے میرے بھائی! ہستناپور کے سارے شہری باہر نکل آئے تھے اور انہوں نے یہ پیش کش کی تھی کہ وہ ان کے ساتھ زندگی بسر کریں گے، بالکل ایسے ہی جیسے اجودھیا شہر میں رام کے ساتھ کیا تھا، جب اس نے شہر چھوڑ کر جنگل کی طرف رخ کیا تھا۔ یدھشٹر نے لوگوں کی منت سماجت کر کے انہیں واپس گھر جانے پر آمادہ کر دیا تھا اور میرے بھائی اس موقع پر میں نے دیکھا کہ لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ پانڈو برادران کے لئے فکرمند اور اداس تھے۔

روانگی کے وقت میں نے دیکھا کہ یدھشٹر آہستہ آہستہ اپنے بھائیوں سے آگے چل رہا تھا۔ اس نے ایک کپڑے سے اپنا منہ ڈھانپ رکھا تھا۔ بھیم سین بار بار اپنے پرقوت بازوؤں کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ عنقریب ان بازوؤں کو تمہارے اور تمہارے بیٹوں کے خلاف استعمال کرنے والا ہو۔ ارجن شہر سے نکلتے وقت راستے پر ریت بکھیرتا ہوا جا رہا تھا جو اس بات کا اظہار تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف ان ریت کے ذرات کی طرح تیراندازی کرے گا۔ میرے بھائی میں نے دیکھا سہادیو کے چہرے پر غم اور دکھ کی سیاہی تھی جب کہ نکولا کے چہرے بھی پریشانیوں کی دھول اور انتقام کی راکھ اڑ رہی تھی۔ میں نے دیکھا حسین دروپدی اپنا سر جھکائے ہوئے تھی، وہ رو رہی تھی اور اس کا چہرہ اس کے لمبے لمبے بالوں میں چھپا ہوا تھا، یہ ہے پانڈو برادران اور ان کی بیوی کی ہستناپور سے روانگی کے وقت کی کیفیت۔"

یہاں تک کہنے کے بعد ودورا تھوڑی دیر کے لئے رکا اور پھر دوبارہ بولا۔

"میرے بھائی پانڈو برادران کو بے عزت کرنے اور انہیں ان کی راج دھانی سے محروم کرنے اور ان کی ہر چیز چھین کر انہیں جنگل کا رخ کرنے کے تم ذمہ دار ہو، تم ایک بار انہیں ان کی ہر چیز دے کر انہیں واپس ان کے مرکزی شہر اندر پرساد کی طرف جانے کی اجازت دے چکے تھے پھر نہ جانے تمہیں کیا ہوا کہ تم نے انہیں واپس بلا کر جوا کھیلنے پر مجبور کیا اور میں جانتا ہوں کہ ایسا تم نے ضرور اپنے بیٹے دریودھن کے کہنے پر کیا تھا۔ پر یاد رکھو لوگوں کے اور پانڈو برادران کے ذہنوں میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ اس تباہی اور بربادی کے ذمہ دار تم ہو۔ تم پانڈو برادران کے حصے کی سلطنت بھی ہضم کرنا چاہتے تھے، سو وہ تم کر چکے لیکن یہ تمہارا رویہ لوگوں کے ذہنوں سے مٹ نہیں سکے گا۔ میرے بھائی پانڈو برادران کو یہاں سے نکال کر جو بیج تم نے بوئے ہیں ان کی فصل بھی عنقریب تم کاٹو گے۔ میں تمہارے سامنے پیش گوئی کرتا ہوں کہ عنقریب ایک برا وقت آئے گا، پانڈو برادران تم پر اور تمہارے بیٹوں پر غالب آئیں گے اور تمہارے

بیٹوں کو تباہ و برباد کرنے کے بعد وہ ہستناپور اور اندر پرساد کی مشترکہ ریاست پر حکومت کریں گے۔" یہاں تک کہنے کے بعد ودورا اٹھ کر چلا گیا تھا۔ ودورا کے الفاظ نے دھرت راشٹر کا سکون لوٹ لیا تھا۔ اب وہ دن رات پریشان اور غمگین رہنے لگا تھا اور اس وقت کا انتظار کرنے لگا تھا، جب پانڈو برادران کے لئے اور اس کے بیٹوں کے لئے مصیبت بن کر وارد ہونے والے تھے۔

ہستناپور سے نکلتے کے وقت کچھ برہمن اور سادھو بھی پانڈو برادران کے ساتھ ان جیسی زندگی بسر کریں گے۔ یدھشٹر نے ان سادھوؤں اور برہمنوں کو بڑا سمجھایا کہ انہیں بارہ سال تک جنگلوں کے دھکے کھانے ہیں، انہیں سبزی، پھل اور درختوں کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا ہوگا۔ اس نے ان برہمنوں پر یہ خدشات بھی ظاہر کئے کہ وہ پانچوں بھائی ان کے کھانے پینے کا انتظام نہیں کریں گے بلکہ ہر ایک کو خود اپنی خوراک کا بندوبست کرنا ہوگا۔ ایسی گفتگو کر کے یدھشٹر اپنی طرف سے برہمنوں کو واپس جانے کی ترغیب دینا چاہتا تھا لیکن ان برہمنوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا اور یہ عہد کیا کہ وہ خود اپنی روزی کا بندوبست کریں گے اور یہ کہ وہ خانہ بدوشی کی زندگی میں ضرور پانڈو برادران کا ساتھ دیں گے۔ یدھشٹر نے جب دیکھا کہ وہ برہمن کسی بھی صورت واپس جانے پر تیار نہیں ہیں تو وہ خاموش ہو رہا اور انہیں اپنے ساتھ رہنے دیا یہاں تک کہ پانچوں بھائی اپنی بیوی اور برہمنوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے کیاک کے جنگلات میں داخل ہوئے۔

اس جنگل میں رہتے ہوئے پانڈو برادران کو ابھی چند ہی ہفتے گزرے تھے کہ ایک روز کرشن دروپدی کا بھائی دھرشٹ دیوم اور کرشن کے کچھ اور دوست اور ان کے مسلح دستے پانڈو برادران سے ملنے کے لئے کیاک نے ان جنگلات میں داخل ہوئے۔ کرشن اور دروپدی کے بھائی دھرشٹ دوم کو پانڈو برادران اور دروپدی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ پہلے وہ ان سب سے پرجوش انداز میں گلے لگ کر ملا۔ پھر جب وہ سب ایک جگہ پر بیٹھ گئے تب کرشن نے پانڈو برادران کو مخاطب کر کے کہا۔

"میرے عزیزو! لگتا ہے کہ یہ زمین خون کی پیاسی ہو گئی ہے اور دریودھن، رادیو، سکونی اور دسونا جیسے گناہ گار اور بدترین اشخاص کا خون پینے کی خواہش مند ہے۔ پانڈو برادران مجھے تمہاری حالت دیکھ کر بے حد دکھ ہوا اور صدمہ ہوا ہے۔ میں تم لوگوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ تم کیوں اپنا مرکزی شہر اندر پرساد چھوڑ کر یہاں آئے ہو، صرف اس لئے کہ ہستناپور کے راجہ اور اس کے بیٹوں نے تم لوگوں کو ایسا کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔ سنو دھرت راشٹر اور اس کے بیٹے دریودھن نے جو تمہارے ساتھ جوئے کا مکروہ کھیل کھیلا تھا وہ ایک بدترین فریب تھا اور دھرت راشٹر اور اس کا بیٹا ہر حال میں تمہاری ریاست اور تمہاری ہر چیز پر قبضہ کرنے کے خواہش مند تھے۔ کاش میں مصروف نہ ہوتا اور جس وقت یہ جوا کھیلا گیا تھا اس وقت میں ہستناپور پہنچ جاتا اور اس جوئے کی ابتدا نہ ہونے دیتا۔ سنو پانڈو برادران میرے بھائیو! جس وقت تم دریودھن اور سکونی کے ساتھ ہستناپور میں جوا کھیل رہے تھے اس وقت میں اپنے چند ہمسایہ راجوں کے ساتھ برسر پیکار تھا اور اگر میری ان کے ساتھ جنگ نہ ہوتی تو میں یقیناً تمہاری مدد کے لئے ہستناپور پہنچ جاتا۔ بہرحال تم نے ہستناپور سے جنگل کی طرف آ کر غلطی کی ہے، اب بھی کچھ نہیں بگڑا تم میرے شہر دوارکا کی طرف چلو، وہاں میں اپنے لشکر کو تیار رکھوں گا اور تمہارے ساتھ مل کر ہستناپور پر حملہ آور ہوں گا اور مجھے امید ہے کہ میں ہستناپور پر حملہ کر کے دریودھن، رادیو، سکونی اور دسونا جیسے بدمعاشوں کے سر کاٹ کر تم بھائیوں کو ہستناپور کا راجہ بنانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

کرشن کی اس گفتگو کے جواب میں یدھشٹر کہنے لگا۔ "اے کرشن! اب ایسا ممکن نہیں ہے، میں نے جوا کھیل کر جو غلطی کی تھی مجھے اس کی یہ سزا ملی ہے کہ مجھے ان جنگلوں میں تیرہ سال خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنا ہوگی چونکہ میرے بھائی مجھے اپنے جسم کا ایک حصہ اور میں انہیں اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھتا ہوں۔ لہٰذا یہ بے چارے بھی میرے ساتھ اس سزا میں شامل ہو گئے ہیں، بہرحال میں دروپدی سے متعلق فکرمند ہوں، اس کو صرف میری غلطی اور گناہ کی وجہ سے ایسی کٹھن زندگی بسر کرنا پڑی ہے۔ سنو کرشن! اب میں اپنے ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتا۔ میں ایک ایسا انسان ہوں جو قسمت پر یقین رکھتا ہے اور میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ میری، میرے بھائیوں کی اور میری بیوی کی قسمت میں یہی لکھا ہے کہ ہم جنگل کی کٹھنائیاں برداشت کریں۔ لہٰذا تم ہستناپور پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر دو، چونکہ ہارنے کے بعد میں نے بھیشم، دھرت راشٹر، ودورا اور دوسرے اکابر کے سامنے تیرہ سال جنگل میں گزارنے کا عہد کر لیا تھا۔

لہٰذا میں اپنے عہد کو پورا کروں گا اور وعدہ شکنی کا داغ اپنے دامن پر نہیں آنے دوں گا۔"

یدھشٹر اور کرشن کی گفتگو سن کر قریب بیٹھی ہوئی دروپدی کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے پھر وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی تھی۔ اس موقع پر کرشن دروپدی کے پاس آیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے تسلی دینے لگا۔ دروپدی تھوڑی دیر تک خود کو سنبھالتی رہی پھر اس نے کرشن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے کرشن میرے بھائی! میری طرف دیکھو، میں پانچوں پانڈو بھائیوں کی ہر دلعزیز ملکہ دروپدی ہوں، میں دھرشٹ دوم کی بہن دروپدہ کی بیٹی اور کرشن کی بہن ہوں، اس کے باوجود بھی میرے ساتھ یہ زیادتی کی گئی اور مجھے جنگل کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔" یہ کہہ کر دروپدی تھوڑی دیر کے لئے رُکی پھر وہ غصے اور غضب کا اظہار کرتے ہوئے کہتی چلی گئی تھی۔

"سنو کرشن میرے بھائی! ہستناپور میں جہاں جوا کھیلا گیا تھا، مجھے بالوں سے پکڑ کر وہاں تک گھسیٹ کر لایا گیا۔ انہوں نے میرے ساتھ درندگی کا سلوک کیا اور مجھ سے یہ کہا کہ میں دریودھن اور اس کے بھائیوں کی لونڈی ہوں۔ کرشن جب مجھے بالوں سے پکڑ کر اور گھسیٹ کر سب لوگوں کے سامنے لایا گیا تو اس وقت بھیشم اور دھرت راشٹر سب وہاں موجود تھے، لیکن ان میں سے کسی کی زبان بھی میرے حق میں نہ کھلی۔ میں تمہیں اپنے شوہروں سے متعلق بھی بتاتی ہوں۔ انہوں نے میرے ساتھ وہاں سب کے سامنے کیا سلوک کیا۔ مجھے بھیم کی طاقت کا کیا فائدہ، مجھے ارجن کی تیر اندازی سے کیا حاصل، نکولا اور سہادیو کی جرأت اور خلوص سے کیا ملا اور یدھشٹر کی دھرم سے محبت کا کیا فائدہ ہوا، جب دریودھن کا بھائی دسوتا مجھے بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے اور گھسیٹتے ہوئے لایا تو یہ پانچوں بھائی بت کی طرح خاموش کھڑے رہے اور ان میں سے کوئی بھی میری مدد کو نہ آیا۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر بھیانک اور ہولناک کھیل ہو سکتا تھا کہ پانچ بھائیوں کی بیوی کو سب کے سامنے گھسیٹا گیا اور ان پانچوں نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا۔ یدھشٹر کو دھرم کا بڑا خیال ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ کیا دھرم یہ نہیں کہتا کہ جب کسی کی بیوی پر ظلم کیا جائے تو اس کا شوہر اس ظلم کے خلاف حرکت میں آئے اور چھاتی تان کر اپنی زبان کھولے۔ کیا ان پانچوں کو اس موقع پر میری مدد نہیں کرنا چاہئے تھی۔ میں جانتی ہوں کہ جب کوئی عورت اذیت یا مصیبت میں مبتلا ہوتی تو یہ پانچوں لپک کر اس کی مدد کرتے تو کیا میں بھی ایک عورت نہ تھی، بلکہ ان کی بیوی تھی۔ ان سب کو چاہئے تھا کہ نہ صرف یہ کہ اس موقع پر اپنی زبان کھولتے بلکہ دسوتا اور دریودھن کے خلاف حرکت کرتے، میرا پورا پورا دفاع کرتے، چونکہ تم نے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا اس ہمدردی کے جواب میں، میں نے اپنی زبان کھولی ہے، ورنہ میں کبھی بھی یہ الفاظ اور ایسی گفتگو کسی سے نہ کرتی۔" دروپدی خاموش ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

کرشن نے پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "دروپدی میری بہن! اگر تمہارے اچھے دن نہیں رہے تو یہ برے دن بھی بہت جلد گزر جائیں گے اور عنقریب تم دیکھو گی کہ ہر طرف تمہاری کامیابی کے دروازے کھل جائیں گے اور تم پہلے کی طرح اپنے شوہروں کے ساتھ پرسکون زندگی بسر کرو گی۔" کرشن کے اس طرح سمجھانے پر دروپدی نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اس نے اپنے آنسو پونچھ لئے اور کسی قدر خوشگوار انداز میں کرشن اور اپنے بھائی دھرشٹ دوم کے ساتھ گفتگو کرنے لگی۔ اس طرح کرشن اور دھرشٹ دوم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ چند دن تک اس جنگل میں پانڈو برادران کے ساتھ گزارے پھر وہ سب واپس اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

کرشن اور دروپدی کے بھائی دھرشٹ دوم اور اس کے ساتھیوں کی روانگی کے بعد جب کہ پانڈو برادران اور ان کی بیوی دروپدی اس جنگل میں آگ جلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یدھشٹر نے اپنے بھائیوں اور اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے میرے بھائیو! تم جانتے ہو کہ ہم سب جنگل کے اندر تیرہ سال گزارنے ہیں اور ساتھ ہی ہمیں آبادی سے دور بھی رہنا ہے تاکہ لوگ ہمیں پہچان نہ سکیں۔ ایسی زندگی بسر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اور اپنی زندگی کے لئے یہ جنگل جس میں ہم رہ رہے ہیں مناسب نہیں ہے، کیوں کہ اس جنگل کے اندر بہت سے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ ہر روز ان گنت لکڑہارے لکڑیاں کاٹتے ہیں اور اگر ہم نے یہاں بسیرا کر لیا تو ایک روز اس جنگل سے گزرنے والے لوگ اور یہاں کے لکڑیاں کاٹنے والے لکڑہارے ضرور ہماری اصلیت سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح سزا کے طور پر تیرہ سال کا مزید عرصہ جنگل میں ہمیں بے بسی کی حالت میں گزارنا ہوگا۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے کوچ کر کے کسی ایسے جنگل کا رخ کریں جہاں لوگوں کا آنا جانا نہ ہو اور کوئی ہمیں پہچان نہ سکے۔ اس بنا پر تم سب بھائیوں سے کہتا ہوں، مجھے مشورہ دو کہ یہاں سے نکل کر ہمیں کس طرف کا رخ کرنا چاہئے۔"

یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر اس کے چاروں بھائی خاموش رہے اور اپنی گردنیں جھکا کر کچھ سوچتے رہے، پھر ارجن بولا۔ "میرے بھائی! میرے ذہن میں ایک جنگل ہے جہاں پر ہم لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ اور پرسکون زندگی بسر کر سکیں گے۔ اس جنگل کا نام دواتون ہے وہاں پر پھلوں کی بھی کثرت ہے، اس کے علاوہ وہاں پرندے اور مور بھی پائے جاتے ہیں اور دوسرے چوپائے بھی کثرت سے ملتے ہیں جن کا شکار کر کے ہم آسانی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ میں نے ایک یاترا کے دوران اس جنگل کو دیکھا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے اس جنگل سے بڑھ کر بہترین ٹھکانہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ یدھشٹر اور دیگر بھائیوں نے ارجن کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ لہٰذا وہ کمیاک کے جنگل سے روانہ ہوئے اور چند روز تک لگاتار سفر کرنے کے بعد وہ دواتون جنگل میں پہنچ گئے۔

کوہستانی سلسلے میں واقع دواتون نام کا یہ جنگل کسی بہت بڑے اور سرسبز و شاداب باغ کی طرح تھا۔ یہاں پھل دار درختوں کی کثرت تھی۔ بے شمار پرندے اور چوپائے اس میں پائے جاتے تھے، جس کا بآسانی شکار کیا جا سکتا تھا۔ اس جنگل میں داخل ہونے کے بعد پانڈو برادران اس جگہ آئے جہاں کچھ رشی بھی قیام کئے ہوئے تھے۔ ان رشیوں نے پانڈو برادران کا بڑے پرجوش انداز میں استقبال کیا اور یوں پانڈو برادران دواتون نام کے اس جنگل میں رشیوں کے ساتھ رہتے ہوئے زندگی بسر کرنے لگے تھے۔ وہ برہمن اور سادھو جو ہستناپور سے ساتھ آئے تھے وہ بھی اسی جنگل میں ان کے ساتھ رہنے لگے۔

ایک روز پانڈو برادران اور ان کی بیوی دروپدی دواتون نام کے اس جنگل میں آگ کا الاؤ روشن کئے اس کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ جاڑے کا موسم تھا اور اس روز سردی بھی خوب پڑ رہی تھی۔ پانڈو برادران نے اپنے رہنے کے لئے ایک گھر بھی تعمیر کر لیا تھا اور اس گھر کا نام انہوں نے آسارام رکھا تھا، اپنے گھر سے باہر آگ کا الاؤ روشن کئے پانڈو برادران، دروپدی کے ساتھ بیٹھے اپنے آپ کو گرم رکھنے کے ساتھ ایک دوسرے سے محو گفتگو تھے کہ ان کے نزدیک یوناف اور بیوسا نمودار ہوئے۔ یوناف کو دیکھتے ہی پانچوں بھائی اور دروپدی اٹھ کھڑے ہوئے جب یوناف اور بیوسا ان کے قریب آ کر آگ کے پاس بیٹھ گئے، تب وہ بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ جم گئے۔ قبل اس کے کہ ان میں سے کوئی یوناف کو مخاطب کر کے اس سے کچھ کہتا۔ یوناف نے بولنے میں پہل کی اور یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہا۔

"سنو یدھشٹر! ہستناپور میں جو کچھ تم پر تمہارے بھائیوں پر اور تمہاری بیوی دروپدی پر بیتی مجھے اس کی خبر ہو گئی ہے، مجھے تمہاری حماقت پر دکھ اور افسوس ہوتا ہے کہ تم نے ہر چیز جوئے میں ہار دی جب کہ تم جانتے تھے کہ جوا کھیلنے میں سکونی کا کوئی جواب نہیں ہے اس کے باوجود تم نے جوا کھیلا اور اپنی ہر چیز اس میں ہار دی۔ تمہارا یہ رویہ، تمہارا یہ کام احمقانہ ہے اس لئے کہ دھرت راشٹر اور اس کا بیٹا دریودھن تو پہلے ہی یہ چاہتے تھے کہ تمہارے حصے کی ریاست پر بھی قبضہ کر کے اپنی دولت اور قوت میں اضافہ کریں، سو تم نے اپنی نادانی اور حماقت کی وجہ سے دھرت راشٹر اور دریودھن کو یہ موقع فراہم کیا اور اب تم دیکھتے ہو کہ جوئے کے ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ وہ تمہاری ہر چیز ہتھیانے میں ناکام ہو گئے ہیں، بلکہ تم سب کو تیرہ سال کے لئے خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

قسط نمبر:۵

مصباح الاعداد

حسن الہاشمی

علم الاعداد سے متعلق ایک ایسا سلسلہ جو آپ کے لئے حیرتناک ثابت ہوگا اور آپ اعداد کی مضبوط گرفت کے قائل ہو جائیں گے

ایک عدد والے لوگ متوجہ ہوں

اپنی کمزوریوں کی اصلاح کریں، جو خوبیاں آپ کے اندر موجود ہیں ان کی سلامتی کی فکر کریں، کسی کا بے جا دباؤ قبول نہ کریں اور نہ کسی پر بے جا دباؤ ڈالیں۔ آپ کے ضمیر کی یہ خواہش ہوگی کہ آپ لوگوں کی نظروں میں رہیں، خود کو نمایاں کرنا آپ کی کمزوری ہے اس کمزوری کو بھی سنجیدگی کا جامہ پہنائے رکھیں اور چھچھورپن سے بچیں، اپنے کاموں کو اپنے بل بوتے پر کریں، دوسروں کا سہارا تلاش نہ کریں، کیوں کہ آپ کی اپنی شخصیت کسی سفارش کی محتاج نہیں ہے، اپنے کاروبار کے سلسلے میں بھی دوسروں کا سہارا نہ پکڑیں، ذاتی طور پر خود دلچسپی لیں، لمبے لمبے منصوبے نہ بنائیں، منصوبے چھوٹے ہوں اور ان پر عمل زیادہ ہو تو کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، ہمیشہ صاف گوئی کا مظاہرہ کریں، تدبر اور سنجیدگی کو ہمیشہ برقرار رکھیں، خود اعتماد کا دامن کبھی اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑیں، کسی کی نقالی نہ کریں، کسی کی چیز پر اپنا حق نہ جتائیں، کیوں کہ ایسا کرنے سے آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے، اگر کسی سے محبت ہو جائے تو پھر ہر ممکن طور پر محبت نبھائیں اور محبت کی راہوں پر چلنے سے جو دشواری پیش آتی ہیں ان کو نظر میں رکھیں، محبت کی راہ میں ہر قدم احتیاط کے ساتھ رکھیں، ورنہ رسوائی آپ کے گلے پڑ جائے گی، بے شک آپ صاحب حوصلہ اور صاحب استحکام ہیں، مستقل مزاجی بھی آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ ہر معاملے میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں اور جذباتی باتوں سے مطلقاً پرہیز کریں۔

کامیابی کی چابی

اگر آپ ہمیشہ عقل وخرد کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام امور زندگی میں اعتدال اور توازن کو برقرار رکھیں گے تو کامیابیاں انشاء اللہ آپ کے قدم چومیں گی۔

دو عدد والے لوگ متوجہ ہوں

آپ کی اچھائیاں اور آپ کا تحمل آپ کی برائیوں پر پردہ ڈال دے گا، آپ کی بے عقلی بھی آپ کی اچھائیوں کا گلا نہیں گھونٹ سکتی، آپ کو چاہئے کہ کسی کی خاطر آپ اپنے اخلاق کو تباہ نہ کریں اور نہ ہی کسی کا بوجھ اٹھانے کی خاطر خود کو مصیبت میں ڈالیں، اپنی ذات پر پورا پورا بھروسہ رکھیں، ریت کے محل تعمیر کرنے کے بجائے کسی کاروبار میں دلچسپی لیں اور اس کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔ لوگ نکتہ چینی کریں گے اور آپ کی حوصلہ شکنی سے بھی باز نہیں آئیں گے، لیکن آپ کو ثابت قدم رہنا چاہئے، لوگوں کی تنقید سے متاثر ہو کر اپنے بڑھتے ہوئے قدم نہیں روکنے چاہئیں۔ ہر دور میں اپنی قوت ارادی کو ابھاریں اور خوابوں کی دنیا سے باہر نکل کر حقیقت پرست بننے کی کوشش کریں، اپنے دوست یا محبوب پر آنکھیں بند کر کے سب کچھ قربان نہ کر دیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ محبت پرست ہیں، لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ کا محبوب اور دوست آپ کے لئے وسیلۂ منفعت بھی بن سکتا ہے اور ذریعہ نقصان بھی، اپنے دوست اور محبوب پر اپنے تمام راز ظاہر نہ کریں اور یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ محبت کسی بھی وقت نفرت میں اور دوستی کسی بھی وقت دشمنی میں بدل سکتی ہے، تعلقات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے، ہمیشہ اچھے لوگوں سے دوستی کریں، کیوں کہ برے قسم کے دوست آپ کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے، دوسروں کی مدد کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنوں کی مدد کریں اور ہمیشہ اپنی مٹھی کو بند رکھیں، اپنے اہل خانہ سے بھی اپنی مالی حیثیت کو چھپائیں۔

کامیابی کی چابی

اگر کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ مستقل مزاج اور ثابت قدم رہیں، آگے بڑھتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ ☆

سات دنوں میں ہر طرح کی بندش کے خاتمے کا خاص عمل

(بندشوں میں جکڑے بھائیوں اور بہنوں کے لئے) خالد مقبول حفظہ اللہ

یہ عمل ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے بہت مفید ہے، جو کسی نہ کسی طرح بندشوں کا شکار ہیں۔ کاروبار میں بندش لگی ہو، رزق میں بندش لگی ہو، ملازمت بندش کی وجہ سے کہیں نہ مل رہی ہو، فیکٹری بندش کی وجہ سے بند ہو گئی ہو، کھیت بندش کی وجہ سے اجڑ گئے ہوں، بندش کی وجہ سے ترقی رک گئی ہو، بندش کی وجہ سے رشتے نہ ہو رہے ہوں، بندش کی وجہ سے بیماریاں جان نہ چھوڑتی ہوں اور صحت تباہ ہو گئی ہو، بندش کی وجہ سے اولاد نہ ہو رہی ہو یا اولاد نرینہ نہ ہو رہی ہو، بندش کی وجہ سے عزت ختم ہوتی جا رہی ہو۔ الغرض کسی بھی قسم کی بندش ہو گی اس عمل کے کرنے سے، ان شاء اللہ ختم ہو جائے گی۔ اور جس طرح کی بندش ہو گی اس مقصد کے حصول کے راستے کھل جائیں گے۔

طریقہ عمل

اس عمل کو نوچندی جمعرات یا شب جمعرات سے شروع کر کے لگاتار سات دن تک کریں۔ جتنے افراد پڑھنے والے ہوں، وہ سب باوضو ہوں اور پاک وصاف کپڑے پہنیں۔ کمرے میں سفید چادر بچھائیں اور خوشبو جلائیں۔ موبائل فون نہ ہوں اور نہ ہی کسی کا آنا جانا ہو۔ بچوں کو دور رکھیں۔ زیادہ مقدار میں پانی عمدہ بخور سامنے رکھ لیں۔

ہر پڑھنے والا اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ پھر سب مل کر ایک سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ جب تک سو مرتبہ آیت الکرسی نہ ہو جائے آگے کچھ نہ پڑھا جائے۔ پڑھنے کے بعد پانی اور بخور پر دم کریں۔

پھر ایک سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد پانی اور بخور پر دم کریں۔ اسی طرح ایک سو مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر پانی اور بخور پر دم کریں۔ آخر میں سو مرتبہ سورۂ ناس پڑھ کر پانی اور بخور پر دم کریں۔ پھر درود شریف گیارہ بار پڑھ لیں۔ مجلس میں جو بھی بڑا ہو یا نیک ہو اس سے دعا کروالیں۔

یہ پانی روزانہ صبح کو اور قبل مغرب پورے گھر کے پاک کونوں اور دیواروں پر چھڑکیں۔ مریض یہ پانی پیتا بھی رہے بلکہ سب گھر والے یہ پانی پئیں۔ قبل مغرب، بندش زدہ جگہ پر بخور کی دھونی دیں۔ اگر مریض ہے تو اس کے گھر میں بھی دھونی دیں اور اس کو بھی دھونی دیں۔

مریض کو چاہئے کہ نمازوں کی پابندی کرے اور ہر نماز کے بعد اول وآخر ایک ایک بار درود شریف اور تین تین بار آیت الکرسی، سورۂ فاتحہ، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے۔

ان شاء اللہ، صرف سات یوم میں ہی بندش کا خاتمہ ہوگا اور زندگی مثبت طرف گامزن ہوگی۔ اگر کچھ کمی رہ گئی تو اگلے ماہ دوبارہ سات یوم عمل کریں۔

نوٹ: عمل سے قبل جس مریض کی بندش لگی ہے، اس کی روحانی تشخیص کر لیں اور جو تشخیص کا نتیجہ آئے، وہ نوٹ کر لیں۔ اسی طرح اگر کسی جگہ کا معاملہ ہو تو اس جگہ کی بھی تشخیص کر لیں۔ پھر ایک ہفتہ کے عمل کے بعد دوبارہ تشخیص کریں اور خود دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاملہ کس حد تک بہتر ہو چکا ہوگا۔

اقوال زریں

☆ گوشہ نشینی اختیار کرنے میں چاہئے کہ مسلمانوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور خود خدمت خلق سے محروم نہ رہے۔

☆ کمزور پر حملہ کرنا بزدلی ہے، ہم پلہ پر بدخلقی ہے اور زبردست پر شوخ چشمی ہے۔

☆ جس کے پاس بیوی، گھر، نوکر اور سواری ہو وہ بادشاہ ہے۔

☆ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔

☆ سماع ورقص کو پسند کرنا تو درکنار ہم ذکر بالجہر کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)








علم الاسرار -/75 | اعداد کی دنیا -/55 | سورۂ مزمل کی عظمت وافادیت -/45 | تعلقات اعداد -/40 | اعداد بولتے ہیں -/120







علم الاعداد -/85 | کرشمۂ اعداد -/45 | اعداد کا جادو -/45 | بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30 | آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20



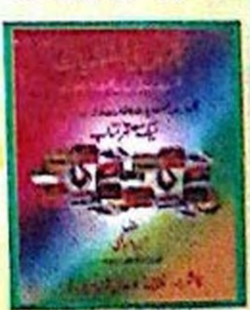
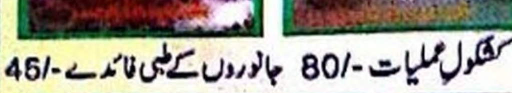




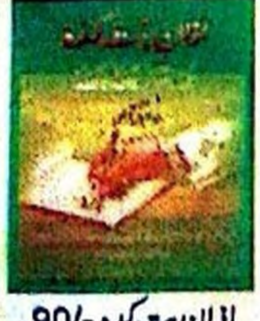
سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60 | سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/60 | سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/28 | مجموعۂ آیات قرآنی -/20 | علم الحروف -/60





پتھروں کی خصوصیات -/55 | اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250 | تحفۃ العاملین -/120 | کشکول عملیات -/80 | جانوروں کے طبی فائدے -/45




بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85 | اعمال ناسوتی -/20 | اعمال حزب البحر -/20 | اذانِ بت کدہ -/90 | مختلف پھولوں کی خوشبو -/100

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند